

وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ
عَالِمُ الْغُيُوبِ
لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ
لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ
لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ
مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ
يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَ أَيْدِيهِمْ
وَلَا يَشْعُرُ بِمَنْ يَعْبُدُ حَتَّىٰ يَأْتِيَ الْيَوْمَ
الَّذِي لَا رَيْبَ لَهُ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ
مَنْ يَخْتَارُ

الحمد لله الذي
بركت احب سام كتاب

خَيْرَةُ السَّالِكِ

فِي

تَاكِيلَةِ الْمُنَاسِكَةِ

ترجمہ جناب مولانا الاعظم السيد علی نقی لازال مجددہ النبی

باتہام مالک سید محمد حسن برادر سید محمد سلطان عاقل محرم

در کتب اینکھا ایسے کہ انکا طبع
مطہر رہا و حق باہرہ جہان



maablib.org

غلط نامہ متعلق اعمال مکہ و عظیمہ و مدینہ منورہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	صاحب	مرحوم	۱	۲	اور با وصف اس کے	اور مع ادس کے
۵	۱۰	ذخیرہ	ذخیرہ	۱۲	۱۲	امیر المومنین	امیر المومنین
۲	۳	و ذخیرہ الیوم	و ذخیرہ الیوم	۱۳	۱۳	اس کے	اس کے
۴	۴	اور ان	اور ان	۱۴	۱۴	و سے گردے	و سے گردے
ماشیہ	۴	معین	معین	۱۵	۱۵	قرآن اس کے	قرآن اس کے
۳	۳	بندہ	بندے	۱۵	۱۵	رومی	رومی
۵	۱۰	ستر ہزار درجہ	ستر ہزار درجہ	۵	۵	باختری	باختری
۶	۱۲	ستر ہزار بندہ	ستر ہزار بندہ	۱۶	۱۶	امادہ	امادہ
۶	۱۸	رواۃ	رواۃ	۱۱	۱۱	عجب تک	عجب تک
۶	۶	کے	کی	۶	۶	والثناء	والثناء
۶	۱	صحیح	صحیح	۱۸	۱۸	لنلی	لنلی
۶	۵	قرار دی گئی	قرار دیا گیا	۵	۲	فرضی	فرضی
۶	۶	ہوتی ہے	ہوتے ہیں	۶	۳	آرذتہ	آرذتہ
۶	۱۶	متحرک	متحرک	۶	۶	فَاعَانَتْنِی	فَاعَانَتْنِی
۶	۶	مدار و فضل	مدار و فضل	۶	۶	قَبْلَتْنِی	قَبْلَتْنِی
۸	۶	خلوص	خلوص	۶	۶	لَوْ یَقْطَعُ	لَوْ یَقْطَعُ
۹	۴	قلب کے	قلب کی	۶	۶	رَوْجُھُہ	رَوْجُھُہ
۶	۶	ویسے ہی	ویسے ہی	۵	۵	حرّ بنی	حرّ بنی
۶	۶	ادا کرتے	ادا کرتے	۶	۶	وہ بجائی	وہ بجائی
۱۰	۱۰	اپنی	اپنی	۵	۱۸	وَعْدَتْنِی	وَعْدَتْنِی
۱۱	۱	اوسکی	اوس کے				

بِزِيَارَتِي	بِزِيَارَتِي	۵	۴۹	مُحَمَّدٌ	مُحَمَّدٌ	۱۰	۱۹
الطَّيِّبِ	الطَّيِّبِ	۸	۵۰	لَا أَدْرِي إِلَّا أَسَافَةً	لَا أَدْرِي	۱	۱۹
وَأَذْرَعُ	وَأَذْرَعُ	۱۱	۵۱	نَعَزَمَ	نَعَزَمَ	۲	۲۰
يَهْدَاوُ	يَهْدَاوُ	۲	۵۲	مَنَاسِكِي	مَنَاسِكِي	۳	۲۱
بَانُونِ	بَانُونِ	۴	۵۳	فَتَمَّيْلِي	فَتَمَّيْلِي	۶	۲۲
عَبْدُكَ	عَبْدُكَ	۴	۵۴	الْمَتْنَعِ	الْمَتْنَعِ	۷	۲۳
لُحُوفِ هِرَ	طَوَاتِ هِرَ	۷	۵۵	وَالشَّيَابِ	وَالشَّيَابِ	۱۲	۲۴
پہونچنے	پہونچنے	۱۵	۵۶	وَالطَّيِّبِ	وَالطَّيِّبِ	۱۳	۲۵
حَدِيثِ مِیْنِ ہِرَ کہ	حَدِيثِ مِیْنِ ہِرَ کہ	۱۷	۵۷	لَبَّتِكَ	لَبَّتِكَ	۱۴	۲۶
زیادہ	زیادہ	۲۰	۵۸	أَلْقَرَبِ	أَلْقَرَبِ	۱۵	۲۷
چاہئے	چاہئے	۲۱	۵۹	تَمَامُهَا	تَمَامُهَا	۱۶	۲۸
عورتیں	عورتوں	۱۰	۶۰	عَرْضَةِ كِي	عَرْضَةِ كِي	۱۷	۲۹
وَالْحَرَمِ حَرَمُكَ	وَالْحَرَمِ حَرَمُكَ	۱۲	۶۱	مَكْرُوهَ كَبْهَا	مَكْرُوهَ كَبْهَا	۱۸	۳۰
وَوَالِدِي	وَوَالِدِي	۶	۶۲	مِقَابِلِ	مِقَابِلِ	۱۹	۳۱
أَخَوَانِي	أَخَوَانِي	۷	۶۳	سِیْنِ	سِیْنِ	۲۰	۳۲
عَلَى مِنَ الزَّرَقِ	عَلَى مِنَ الزَّرَقِ	۸	۶۴	وَأَنَّ	وَأَنَّ	۲۱	۳۳
وَحَاثِقِ	وَحَاثِقِ	۱۱	۶۵	السَّيْلِ	السَّيْلِ	۲۲	۳۴
لَا يَغْفِرُ	لَا يَغْفِرُ	۱۲	۶۶	رُكْبَةُ كَابَالِ	رُكْبَةُ كَابَالِ	۲۳	۳۵
بِہت	بِہت	۱۳	۶۷	أَوْتِنِ	أَوْتِنِ	۲۴	۳۶
نَوَ	نَوَ	۱۴	۶۸	فَوَدَّ	فَوَدَّ	۲۵	۳۷
نَعْمَائِهِ	نَعْمَائِهِ	۱۵	۶۹	وَعَلَى	وَعَلَى	۲۶	۳۸
أَلْحَمْدُ لِلَّهِ	أَلْحَمْدُ لِلَّهِ	۱۶	۷۰	سُرَادَارِ	سُرَادَارِ	۲۷	۳۹
وَحَا	وَحَا	۱۷	۷۱	وَعَلَى مِلَّةِ	وَعَلَى مِلَّةِ	۲۸	۴۰
الذَّنْبِ	الذَّنْبِ	۱۸	۷۲	خَيْرَهَا تِي	خَيْرَهَا تِي	۲۹	۴۱

مشترک الحرام	مستحق الحرام	۵	۱۰۷	الدائم	الدائم	۱	۸۰
اوسی حج	امت حج	۱۳	۱۰۹	غلب الاخراب	غلب الاخراب	۱۱	۸۱
اولیائک	اولیائک	۱۶	۱۱۲	ما بعد الموت	ما بعد الموت	۱۳	۸۲
تقبل	تقبل	۱۵	۱۱۳	اکله	اکله	۱۳	۸۳
واخلفنی	واخلفنی	۱۳	۱۱۴	مسجد الحرام کے	مسجد الحرام کے	۵	۸۴
ترکت بعدی	ترکت بعدی	۱۴	۱۱۵	اور سی	اور سی	۱۸	۸۵
جو	جو	۲	۱۲۲	مضمون کے	مضمون کے	۱۳	۸۶
جوئی	جوئی	۱۴	۱۲۴	و صدق	و صدق	۹	۸۷
اگر	اگر اگر	۱۳	۱۲۵	دور چلنا	دور چلنا	۱۰	۸۸
اور سنت ہی	اور سنت	۲	۱۳۱	فرمانبرداری	فرمانبرداری	۱	۸۹
اور جب درجہ	اور جب سجد	۵	۱۳۲	امر جوہ	امر جوہ	۴	۹۰
ترجعتی	ترجعتی	۸	۱۳۳	ادعو	ادعو	۱۲	۹۱
لازم ہے یہی	لازم ہے سی	۹	۱۳۴	نماز و نگو	نماز و نگو	۸	۹۲
اور	اور اور	۷	۱۳۵	ہونے والے کے	ہونے والے کے	۳	۹۳
ہونا	ہونا	۷	۱۳۶	اجنب	اجنب	۱۶	۹۴
انا	انا	۸	۱۳۷	ملک	ملک	۱۸	۹۵
پہلی	پہلی	۲	۱۳۸	مناسکی	مناسکی	۱۲	۹۶
کلینی علیہ الرحمہ نے	کلینی علیہ الرحمہ	۱۰	۱۳۹	ادبیتھا	ادبیتھا	۱	۹۷
امام رضا علیہ السلام	امام رضا علیہ السلام	۱۳	۱۴۰	خلیلک	خلیلک	۲	۹۸
اور میرا	اور میرا	۱۳	۱۴۱	دلک	دلک	۱۴	۹۹
وسلم میں زیادہ	وسلم زیادہ	۱۸	۱۴۲	نبتک	نبتک	۱۵	۱۰۰
ہزار ہا	ہزار ہا	۸	۱۴۳	اعظم	اعظم	۱۶	۱۰۱
منہجاً	منہجاً	۱۳	۱۴۴	منہجاً	منہجاً	۱۷	۱۰۲
ارادوا	ارادوا	۱۵	۱۴۵	ارادوا	ارادوا	۱۸	۱۰۳

۵	۲	ابابیل	ابابیل	۳۵	۱۱	محیط	محیط
۶		راعی	راعی	۴۲	۵	مضباح	مضباح
۷		رسول الله	رسول الله	۴۵	۷	من رجا	من رجا
۸	۲	البکور	البکور	۴۶	۴	خاتم النبیین	خاتم النبیین
۹	۳	الحجۃ	الحجۃ	۴۷	۴	الشهداء	الشهداء
۱۰	۴	ویردوں	ویردوں	۵۰	۱۰	اورنیر	اورنیر
۱۶	۱۲	حلتے	حلتے	۵۲	۱۸	اولم	اولم
۱۷	۱۵	لا انقطاع	لا انقطاع	۵۴	۱۰	خداوند تعالیٰ	خداوند تعالیٰ
۲۰	۱	اولیاء الله	اولیاء الله	۵۶	۳	مدنیہ کو جائے	مدنیہ کو جائے
۳۲	۱۰						

کتاب

MAAB 1431

تقریر طحسین دہ قلم فصاحت رقم جناب جامع
 فضل و براعت بیدل سہارنپوری مولوی
 حبیب الرحمن صاحب انصاری مخدوم لسنہ و الجماعت
 در حیدر آباد دکن ۱۳۲۰ھ

مژدہ ای حسابیان بیت اللہ ۛ مژدہ ای زائران بیت اللہ
 کیا اس زمانہ کساد بازاری علم و عمل میں ایسے لوگ ہیں کہ اپنی وقت
 عزیز کو قوم کے نفع رسان میں صرف کریں۔ کیونکہ میں ابھی جناب
 مولوی سید علی نقی نقوی گروہری سلطانپوری نے مناسک
 کا ترجمہ فرمایا اور ہمارے مودت اساس جناب مولوی سید غلام عباس صاحب
 رسولپوری نے اس کے خدمت میں اپنی علمی جوہر دکھلائے دراصل
 رسالہ جناب شیخ مرتضیٰ انصاری کا ہے جو اصول فقہ میں کالام
 ہیں مگر ہمارے جناب مولوی سید غلام عباس صاحب نے اس کی تفسیر
 میں اپنی اجتہاد نہ لیاقت سے کام لیا اور ان کے برادر زاد سید
 امانت حسین سلمہ نے جو اس وقت شریک امتحان مولوی ہیں اس کے
 نتیجے کے سچ تو یہ ہے کہ یہ ترجمہ (ذخیرۃ السالک فی تادیۃ المناسک)

وہ رسالہ ہے کہ اسکی جس قدر کیر کجائے بجا ہے کہ ہر زمانہ کے حجاج
 وزائرین کی لئے وہ ایک ایسا رفیق ہے کہ بلا شک پڑھا لکھا آدمی بغیر
 کسی معلم و معین کے صحیح طور پر اعمال حج کو بخوبی ادا کر سکے میں طالب شا
 جناب مولوی سید غلام عباس صاحب صرف ایک قطعہ تاریخ پر اکتفا کرنا ہو

قطعہ تاریخ

جب مناسک کا کیا ترجمہ باجد و جہد اور مناسک پی حجاج بہ فصیح چھی
 جھل کی دل شکنی کر کے کہا بیدل مر جاصل علی خوب مناسک لکھی
 ۱۳۲۰

صعوت

حَادِثُ مُصَلِّا

مناسک حج از مصنفات راس المدققین شیخ مرتضیٰ انصاری اعلیٰ مقام
چون کتاب بود پس بے مثل که مندرجاتش حق و یقین و مقرون با احتیاط
مطلوب در دین می باشند و در کتب فارسیه به نحو مختصری جامع مسائل
ضروریه این نوع کمتر نظری آید حتی که مصنف علام در ابتدایش و جناب
میرزا در حاشیه تصحیح فرمودند که عمل کردن بر آن اختصاص بوقت ندارد و
غالباً بطریق احتیاط در آن مسلوک شده است که نفعتش عام و فائده اش
تام گردد و نظر بر آن ترجمه اش حسب استدعای عبد اثم برادرم غفر الفضائل
عمده الامثال مرجع المفایر الشبیه لمجاری المارثر الیهیه رجعی الزهد و التقی المحلی
علیه الارشاد و الہدی الی السعی لا لمعی البارع الذکے الزکی جناب مولانا سید
علی النقی النقوی الکر و نیری کہ اشارتہ علاوہ جمیع مکارم نفسانیہ ذابتنہ از امثال
اخلاف خاندان خیرست و علم و افاضل اخلاف ہنم و علم و اصحاب عدالت
وامامت و ارباب جمیع و جماعت می باشند با کمال حسن اسلوب و طریق
مطلوب غایت فصاحت و نہایت رجاحت و طرز مرغوب و وضع محبوب
و مع ذلک بسہولت و اختصار بلا تصرف و اختصار بصحت تمام و مطابقت مالا
کلام فرمودہ اند و بحمد اللہ کتابی بسبقت و محکم و رسالہ معتبر و مستحکم و در زبان
اردو با محاورہ بوجود و بروز آمدہ - بلاریب منفعت آن شامل است و کامل

اُسید از سفضل مقام آنکه علی مرتد هور و کرا لعصور عامه مومنین کرام رازان
 انتفاع باشد عام در جمیع بقاع و اصقاع اهل اسلام و انشا الله این نبیه
 حسب علو درجات همه امالی شهرت و ظهور آن گردد خاصه جناب ترجم
 این باعث ترجمه و جناب سید الساده ذی المناقب العلیه و المناقب
 السینه اخص الاجاب الاطیاب و اشرف الاولاد ابرار الانجاب السید
 محمد جعفر صاحب که تحمل حمل مصارف طبع آن بر ذمت و الانهت خود
 گرفتند و هم قره العین السید امانت حسین او صله الله الی مایتمناه
 من خیر النشأتین که در تصحیح آن شرکت داشت امین ثم امین -
 حرره السید غلام عباس بن السید نجف حسین من سادۃ الرسولیور
 حَقَّ مَرَقَدُهُ بِالنُّورِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ فِي هَذَا شَعْبَانَ الْمَعْلُومِ ۱۳۲۰ هـ

کتابت

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ عَلَى رَسُوْلِهِ وَاٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ اَمَّا
 بَعْدُ كِتَابُ هَيْ خَيْرُ سَيِّدِ نَقِي بن سید غلام شاہ صاحب نقوی سلطان پوری طاب ثابۃ
 مولف رسالہ کہ یہ اردو ترجمہ ہے اس رسالہ جناب شیخ مرتضیٰ انصاری
 علیہ السلام مقامہ کا جس کے دیباچہ میں خود جناب موصوف فرماتے ہیں کہ ہمیں
 طریقہ احتیاط مسلوک ہوا ہے تاکہ نفع لینا اس سے اس مقصر کے زمانہ
 کے ساتھ مخصوص نہ رہے اور جناب میرزا محمد حسن شیرازی طیب اللہ
 رحمہ اس کے حاشیہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ جب عمل کرنا اس سال
 پر کسی وقت کے ساتھ اختصاص نہیں رکھتا اس واسطے کسی قدر احتیاط
 اس میں لکھی گئی ہیں تاکہ نفع اس کا بہت کامل ہو اور چونکہ اصل
 فارسی کا مناسک تھا اس واسطے نام اس ترجمہ کا ذخیرۃ السالک
 فی تلوۃ المناسک رکھا۔ خدا اس کا فائدہ عام و نفع تمام گردانے

بحرمۃ النبی وآلہ الکرام۔ اور اس کو نوشتہ اخروی میرا اور میرے والدین
 کا فرماوے۔ **اللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا خَالِصَةً لِّوَجْهِكَ الْعَلِيِّ الْكَرِيمِ**
وَذُخْرًا لِّیَوْمٍ لَا یَنْفَعُ فِیْهِ اَبٌ وَلَا اُخْوٌ۔ مقدمہ معلوم ہو
 کہ حج اسلام کے سب شعاروں سے بزرگتر اور ان سب امور سے بھی کہ
 جن سے عباد کو معبود حق کے ساتھ قرب معنوی حاصل ہوتا ہے افضل ہے
 کیونکہ اس میں نفسِ امارہ کا رام کرنا اور بدن کا مشقت میں ڈالنا اور اصل
 و سکن و وطن سے ایک مدت تک علیحدہ ہونا۔ غربت میں رہنا اور عاقلوں اور
 لذتوں اور خواہشوں کا ایک لخت ترک۔ اور نفرت کے چیزوں کی
 برداشت اور مکروہات کا تحمل اور مال کا صرف اور اسباب کا باندھنا کہولنا اور
 قیام و کوچ کے زحمت کا اوٹھانا اور خوف کے امور کا سہنا اور کم مرتبہ اشخاص و
 کمینوں کی معاشرت و صحبت میں مبتلا ہونا۔ فی الجملہ حج واقعاً ایک عبادت
 جامع اقلام ریاضات مطلوبہ ہے اس میں ریاضت نفسانیہ بھی موجود
 ہے۔ طاعت مالیہ بھی عبادت بدنیہ بھی۔ عبادت قولیہ بھی اور عبادت
 فعلیہ بھی عبادت وجودیہ اور عبادت عدمیہ بھی۔ اور ظاہر ہے کہ یہ اجتماع
 صرف حج کے خواص سے ہے منجملہ اوان عبادات کے کہ جو نماز سے
 جامع تر ہونے میں مقابل نہیں ہو سکتے اور اس کی فضیلت میں حادثہ
 متواتر معنوی بکثرت ہیں اور قرآن مجید سے بھی اس کی فضیلت بدرجہ
 اقصی ثابت ہے از جملہ احادیث فضیلت یہاں پر چند حدیث کے تحریر
 پر اکتفا ہوتا ہے۔ از آنجملہ وارد ہوا ہے کہ حج مبرور خالص تہم شاہوں

حج و عمرہ کی فضیلت
 و عبادت کی فضیلت
 و عبادت کی فضیلت

وگناہوں سے کوئی چیز برابری نہیں کر سکتی اور اس کی جزا سو اس کے نہیں
 کہ صاحب اس کا بہشت عطا فرمایا جاوے اور یہ کہ وہ افضل ہے ستر
 بندہ آزاد کرنے سے۔ اور خبر محمد بن مسلمین سے ہے جناب ابو الحسن علیہ السلام
 سے کہ جو شخص آوے حج کے واسطے یہاں تک کہ وہ داخل مکہ ہو
 تواضع و فروتنی کے ساتھ۔ پس جب داخل ہوا مسجد الحرام میں اس
 خشوع و خضوع و خوف الہی کے ساتھ کہ قدم اس کے بوجہ خوف بادشاہ
 عظیم الشان حقیقی کے گویا نہ اٹھتے ہوں اور چلنے سے باز رہ گئے ہوں
 اور بعد اس کے اس نے اچھی طرح طواف بیت اللہ کیا اور دو رکعت
 نماز پڑھ چکا تو خدا تعالیٰ ایسے حاجی کے لئے ستر ہزار حسنہ (نیکی) تحریر
 فرماتا ہے اور ستر ہزار برائی اس سے محو فرماتا ہے اور ستر ہزار درجہ اس کے
 بلند گرداتا ہے اور ستر ہزار حاجت میں اہل حاجت کے اس کو شفیع گردانتا
 ہے اور اس کے واسطے ایسے ستر ہزار بندہ آزاد کر نیکا ثواب عطا ہوتا ہے
 کہ جسمین سے ہر ایک بندہ دس ہزار درہم قیمت کا ہو۔ اور منقول ہے کہ جناب
 رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک اعرابی حاضر ہوا اس نے
 عرض کیا کہ یا نبی اللہ میں بارادہ حج گھر سے نکلا تھا مگر حج مجھ سے فوت ہو گیا
 اور میں مالدار ہوں آپ ایسا کوئی امر ثواب میرے مال میں بجالانے کا
 حکم فرمائے کہ میں اس کو بجالاؤں اور ثواب اس کا مجھ کو مثل ادا ہے
 حج عطا ہو۔ آنحضرت نے فرمایا کہ اے اعرابی دیکھ تو ابوقیس پہاڑ کی جانب کہ
 اگر وہ زرخیز ہو جاوے تیرے لئے اور تو اس کو راہ خدا میں

صرف کرے تب بھی سچے وہ ثواب حاصل نہ ہوگا جو حاجی کو ملتا ہے۔ پھر
 حضرت نے فرمایا کہ حقیقتہً جب حاجی سفر حج کے سامان کی تیاری شروع
 کرتا ہے تو وہ کسی شے کو نہیں اٹھاتا ہے مگر یہ کہ خدا اوس کیواسطے
 اوس حسد (نیکی) لکھتا ہے اور دس ہجرتی (بدی) اوس سے مٹاتا ہے
 اور دس درجہ اوس کے بلند کرتا ہے پس جس وقت وہ سوار ہوا اپنے
 اونٹ پر تو اوس کے اونٹنے کو پی قدم نہ اٹھایا اور نہ رکھا مگر یہ کہ خدا تعالیٰ
 نے اوس کے واسطے مثل ایسے ثواب کے تحریر فرمادیا پس جس وقت کہ طواف کیا
 اوس نے خانہ کعبہ کا تو وہ اپنے گناہوں سے باہر نکل گیا اور جس وقت
 سعی کی اوس نے درمیان صفا و مروہ کے تو نکل گیا اپنے گناہوں سے
 اور جب وقوف کیا اوس نے عرفات میں تو وہ اپنے گناہوں سے نکل گیا
 اور جب وقوف کیا مشعر الحرام میں تو وہ اپنے گناہوں سے نکل گیا۔ پس
 جس وقت رمی کی اوس نے تینوں حجرات کی تو نکل گیا اپنے گناہوں سے
 پھر شمار فرمایا آنجناب نے ایک ایک موقف کو جہان اوس نے وقوف کیا
 اور فرمایا کہ پاک ہوا وہ اپنے گناہوں سے۔ پھر فرمایا کہ کہاں ہے تجھ کو
 سے اعرابی یہ امر و نشان کہ حاصل کرے تو ایسے ثواب و درجہ کو جو
 حاجی نے حاصل کیا ہے۔ اور صادق آل محمد نے فرمایا کہ حاجی پر
 چار ماہ تک گناہ نہیں لکھے جاتے اور نیکیاں لکھے جاتے ہیں مگر یہ کہ وہ
 گناہ کبیرہ کا مرتکب ہوا اور ایک درہم کا صرف حج میں بہتر ہے دو سیرے
 ماہ خدا میں ہزار درہم کے صرفے۔ و نیز وارو ہوا ہے کہ حج افضل ہے

روزوں اور جہاد سے اور سرحدات کی حفاظت کے لئے گھوڑے وغیرہ موجود رکھنے
 سے یا مہمان سرا قائم کر نیسے اور ہر شے سے سوائے نماز کے مگر حج میں نماز ہے
 بخلاف نماز کے کہ اس میں حج کا نام بھی نہیں مگر حج کہتا ہے کہ اس حدیث سے افضلیت
 نماز نسبت حج صرف باعتبار مقابلہ ہے ورنہ باعتبار اس کے کہ حج کا نماز ہی
 جز ہے نماز تنہا حج سے افضل نہیں بلکہ کم ہے چنانچہ حدیث کا یہ فقرہ کہ حج میں
 نماز ہے بخلاف نماز اسپروال ہے اور جب حج کی افضلیت تمام عبادت پر
 واقعاً ہی ہے تو صریحاً ایک حدیث میں وارد ہوا ہے کہ حج افضل ہے نماز سے
 اور روزوں سے۔ صاحب جواہر اس روایت کے وارد کرنے کے بعد فرماتے
 ہیں کہ شاید فضیلت مطلقہ حج اس واسطے ہے کہ نماز گزار کو اپنے اہل سے
 صرف ایک ساعت بے پرواہی و اعراض ہوتا ہے اور روزہ دار صرف
 بقدر سفیدہ روز بخلاف حج کے کہ وہ اپنے بدن کو مشقت و تعب میں
 اور نفس کو حرارت و محنت میں ڈالتا ہے اور مال کو اپنے صرف کرتا ہے
 اور مدت دراز تک اپنے اہل و انیس آشنا خاص سے علیحدہ رہتا ہے اور
 غربت اختیار کرتا ہے نہ مال کے واسطے نہ تجارت کے واسطے اور عقل
 و نقل و سپر متفق ہیں کہ افضل اعمال وہ ہیں جو بہت تعب اوٹھانے اور
 سختی گوارا کرنے سے ہوں اور اسپر بھی کہ اجر و ثواب بقدر جہد و جد و بانداز
 مشقت و کد ہے و نیز یہ امر بھی موقوف فضیلت حج ہے کہ شرعاً آدمی کو حکم
 ہے استعجاباً کہ اپنے عیال کو حج کراوے اگرچہ قرض لینے سے ہو یا کی نفقہ سے
 کیونکہ ظاہر ہے کہ یہ امر نہیں ہے مگر بوجہ عظمت اس عبادت کے اور کافی ہے

اوس کے اور اوس کے صاحب کے فضل میں یہ امر کہ وہ پاک ہو جاتا ہے
گناہ سے اوس طرح اور ویسا جیسا کہ روز ولادت اپنے بے گناہ ہوتا ہی
اور تمام گناہوں سے پاکیزہ۔

فائدہ۔ اس عظیم عبادت کو حتی الوسع ترک نہ کرنا چاہئے کہ ترک
اوس کا سال استطاعت سے گناہ ہلاک کنندہ ہے اور مقابل جلالت
بجا آوری اس کے جزا و عقاب بھی اس کا بید تصور کرنا چاہئے۔ حضرت
امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو شخص مر جائے اور حجۃ الاسلام
نہ بجالایا ہو جس حالت میں کہ کوئی حاجت ضروری مانع نہ ہو حج کرنے سے یا
مرض شدید کہ اوس کی وجہ سے طاقت حج کی نہ رکھتا ہو اور مانع نہ ہو اسے
کوئی بادشاہ جابر تو مر گیا ایسا شخص در حالیکہ موت اوس کی مانند موت
یہودی و نصرانی کے ہوگی اور قرآن مجید میں خدا تعالیٰ ایسے تارک کو بوجہ عظیم ہونے
اوس کے کافر سے تعبیر فرماتا ہے جیسا کہ تارک الصلوٰۃ۔ بعض احادیث میں
کافر سے تعبیر ہوا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ**
عَنِ الْعَالَمِينَ۔ اس کا ظاہری ترجمہ یہی ہے جس شخص نے کفر اختیار
کیا پس ضرور اللہ بے پرواہ ہے تمام عالم والوں سے مراد یہاں کفر سے ترک
حج ہے اور اپنا غنی ہونا جو فرمایا اوس سے نہایت مطلوب ہونا اس عبادت کا
ظاہر ہے اور علوشان اسکے اور اسکے بجالانے والے کے اور نہایت
بعافت و شقاوت اوس کے تارک کے علاوہ تصریح لفظ کفر کے اور جب
بجالا دے تو صحت کے ساتھ اور صحت حج پر محافظت ضروریات سے

ساتھ کئی امروں کے سب سے ہم و ضروری امر خالص کرنا نیت کا اور صحیح گردانا
 اس کا کہ کوئی شے ریا و شہرت و مدح و فخر وغیرہ و داعی اس کا نہ ہو بجز رضای
 ذات احدی کے ورنہ محنت ضائع و روپیہ برباد بلکہ بمقابلہ ثواب عذاب
 پر عتاب۔ بلکہ ایک قسم شر کے خطاب کا استیجاب کا خوف اس واسطے
 ہے کہ حج ظاہر و باطن کے جانے پر قرار دی گئی ہے اور ان زمانوں
 میں وہ اسباب رفعت و اعلام افتخار و اعتبار سے شمار ہوتی ہے بلکہ ان اشیاء
 سے ہے کہ جو وسیلہ پڑتے ہیں تجارت اور مشہور کرنے کا اپنے نیک
 باتوں کے اور شہروں کے سیر و تماشا اور اطلاع حاصل کرنے کے حالات
 مقامات و مکانات و ملکوں کا۔ اس واسطے خوف طاری ہوتا ہے کہ بعض
 احوال میں خدا نخواستہ اسباب باطل و فاسد کر دینے والی عبادت کے
 حج عین و خل نہ پائیں اور داعی عمل نہ ہوں مستظلاً یا شترانگا اور اون سے
 خلاص نہیں ہے مگر باخلاص کامل نیت اور اخلاص نہیں مگر باین طور کہ
 عجب ریا و شہرت و دوستی مدح و ثناء سے علیحدہ ہوا بقتاب کرے۔ اور
 عبادت دینیہ کو ان نجاستوں اور دنیاوی مقاصد سے پاک کرے اور یہ
 نہیں ہوتا بدون اس کے کہ دنیا کی محبت دل سے نکالے اور خدا کی محبت پر
 اقتضار کرے اور صرف اوس کی محبت و رضا جوئی داعی و محرک و باعث
 عمل ہو بلا شرکت غیر ہے اور یہی امر نیت میں اصل و مدار و فضل ہے
 اور علمی طریق اس کی طرف واضح ہے کوئی شک نہیں ہوتا۔
 خالص نیت و غیر خالص کے تمیز کرنے میں عقل باوقفی توجہ بیان

کر دینے پر اور حکم کرنے پر قدرت رکھتی ہے جب اس کے روبرو پیش ہوں
 دو قسم نیت کی پس اس میں اشکال و دشواری جو ہے وہ کل باعتبار
 عمل ہے ایسے مشکلات اس میں پیش آنے ہیں کہ آنسو ٹپک پڑیں اور آہی
 بیحج آہٹے بڑا سخت مرحلہ ہے اور مترجم کے فہم میں اختلاف ثوابات جو
 روایات میں گزرا اس کا باعث وہی اختلاف حجاج ہے مدارج قرب و
 خلوص میں مثلاً پہلی ایک روایت میں گزرا کہ اس کا ثواب بستر بندہ کی آزادی کا
 ہے اور ایک میں ستر ہزار بندے کو عتے ہذا اور اختلافات بھی۔ اور اس
 مشکل امر کا علاج اگر دنیا میں کچھ سے تو یہی کہ ہمیشہ دنیا کے حالات و ثباتی
 وبے وفائی وغیرہ میں فکر کرتا رہے۔ اور علم اخلاق حدیث و حکمت کی کتب
 مطالعہ میں رکھے اور پڑھاوے اور فراغت اس میں رکھے تو اس میں
 بڑا نفع ہے اور تاثیر۔ کیونکہ علاج امر نفس روحانی حقیقت علم اخلاق سے ہے
 اور وہ درحقیقت طب روحانی و حکمت نفسانی ہے اور توفیق دینے والی توفیق
 اصل معین ہے کیا بلکہ تمام نیک راہوں کی طرف یقینی طور پر پہنچا دینے والی ہے
 اسی سے ہر سہل و مشکل میں استعانت چاہئے جیسا کہ مضامین ادعیہ
 زبور آل محمد و بیحج ال عوات وغیرہ سے یہ امر مبین ہے۔ نیز معلوم ہو کہ اختلاف
 ثوابات جو ان احادیث میں ہے وہ بھی مترجم کے فہم ناقص میں اسی
 وجہ اختلاف مدارج حجاج پر مبنی ہیں جو ان کے اعمال کے درمیان اعلیٰ
 و اوسط و ادنیٰ درجہ ہونے میں واقع ہے باعتبار اعلیٰ درجہ ہونے
 خلوص وغیرہ و غیرہ و یا اوسط درجہ یا ادنیٰ درجہ ہونے سے اس کے

کسی میں ونیز واضح ہو کہ مسائل حج حج ادا کرنے والے کو قبل از ادا سے حج
 جاننے ضرور ہیں یا جہاد یا تہ تکلیف یا با احتیاط اور مسائل حج کے اجزاء کثیر اور
 مطالب غنیمت ہیں اور وہ باوجود اس کے غیر مانوس غیر مکرر ونیز اکثر مردم اسکو سنگی
 و ماندگی سفر و ضیق وقت و اشتغال قلب کے حالت میں بجا لاتے ہیں اور
 ظاہر ہے کہ آدمی اول عبادات کو بھی جو بار بار عمل میں لائے جاتے ہیں مثلاً نماز
 کے ویسی ہے اچھی طرح اور درست طریق سے نہیں ادا کرتا حالانکہ اون کو
 وہ خوب سمجھتے ہیں روزانہ کرتے ہیں اور اشخاص ہی بہت ہیں کہ جو اون کو
 خوب جانتے ہیں یہاں تک آدمیوں میں سے بعض اشخاص پر پچاس برس
 گزر جاتے ہیں بلکہ زیادہ اور وہ وضو بھی درست نہیں کرتے چہ جائیکہ نماز اور
 حج کا تو ذکر ہی کیا ہے جو ایک اجنبی و ناواقف عبادت ہے بالکل غیر مانوس مکلف
 جانتا ہی نہیں اور مسائل اس کے اس کثرت سے اور سبب کے اس قدر وافر
 اور دامن اون کا ایسا فراخ خاص کر جب طہارت و صلوٰۃ ہی اس کے ساتھ
 ملجاوے کہ وضو شہ طحج ہی اور نماز جزا اس کا تو اس وقت اس کی شان
 و شواری میں اور بھی عظیم ہو جاوے گی۔ جب زرارہ نے حضرت صادق آل محمد
 سے عرض کیا کہ حق تعالیٰ مجھے آپ پر سے فدیہ گردانے میں چالیں بوس کو
 حج کے مسائل دریافت کرتا ہوں اور آپ بیان فرماتے جاتے ہیں تو
 حضرت نے فرمایا کہ اسے زرارہ ایک ایسا گھر ہے خانہ کعبہ کہ جس کا حج کیا جاتا ہے
 دو ہزار قبل سے حضرت آدم کے اور تو چاہتا ہے کہ اس کے مسائل چالیں
 سال میں ختم کو پہنچ جاتے۔ مگر واضح رہے کہ خبر مذکور سے یہ بھی ظاہر

ہوتا ہے کہ اس کے مسائل کا احاطہ کرنا ضرور نہیں بلکہ وہ مکلف کے قدرت
 میں ہی نہیں ولیکن وہ احکام مناسک حج تو ضروری ہیں جن میں ہر شخص حاج
 مبتلا ہوتا ہے اور انشاء اللہ اس قدر پر یہ ہر سالہ شامل ہے اور یہ بھی جانا چاہی
 کہ اللہ تعالیٰ نے حج ایک ایسا طریقہ جاری فرمایا اور قائم اور اپنے بندوں پر
 فرض کیا ہے کہ جس سے جلالت ذات بمتعال اور بلند شان اور اس کی سلطنت
 کی عظمت کا اظہار اور میان خالص بندوں اور غیر خالصوں کے امتیاز اور ان کی
 عبدیت اور فروتنی کا اپنے بادشاہ حقیقی کے سامنے اعلان ہونی الواقع خدمت
 نے اس صنف عبادت میں اپنے بندوں کو ساتھ ایسا معاملہ فرمایا ہے کہ جیسا
 بڑی بادشاہ اپنی رعایا کے ساتھ کبھی عمل میں لاتے ہیں اور آقا اپنے غلاموں
 ساتھ کہ اون کو قیل باریابی و حصول شرف و دیدار اپنے بارگاہ کے ایک دروازہ
 کھڑا کرتے ہیں پھر دوسرے تیسرے دروازہ پر اس واسطے کہ کبریائی ان کی
 اون کے خیالات میں مستحکم اور اپنی ناچیزی مستقر و محکم ہو اور ایسے ہی توقف کراتے
 ہیں ایک حجاب کے نزدیک بعد حجاب کے اور اون کے واسطے اجازت و وصول
 درگاہ نہیں ہوتی ہے جب کہ اون کے ہدایہ و تحف قبول نہیں کئے جاتے اور تحف
 قبول نہیں کئے جاتے بدون اس کے کہ اون کے توقف کو دروازوں اور
 حجابوں پر طول نہیں دیا جاتا۔ اور اللہ تعالیٰ نے بیت الحرام کو مشرف فرمایا اور اپنے
 طرف منسوب کرنے کا فضل مرحمت کیا اور اپنی طہارت و تقدس کے لئے
 پسند فرمایا۔ اور مرجع دما و اسے خلایق بعد اس کے کہ اس کو اون کی عبادت کا
 مقام مقرر کیا اور محل طاعت اور ایسا مقام کہ جس کی طرف تمام شہروں اور مقامات

قصہ کرتے ہیں اور اسکی گرد کو حرم اور حرم کو مقام امن۔ مَن دَحْلَہ کَانَ اَمِنًا
اور مع اوس کے اوسمین میدان وسیع جو لانگھاہ رفیع گردانا مثل حل کے (غیر حرم)
یہ تمام شاہد صدق اس امر کے ہیں کہ خانہ کعبہ وضع کیا ہی خدا نے مشابہ بارگاہ شیخ و درگاہ
رفیع سلاطین و ملوک کے اور عام حکم دیا ہے کہ وہ مردم کو کہ وہاں سوار و پیادہ حاضر ہوں
ہر راہ دور و دراز و نشیب و فراز سے احرام باندھے ہوئے۔

ہیأت و لباس بدلے ہوئے سر گرد آلود بال بکھرے فروتنی اور مسکینی اونکی
وضع سے ظاہر تلمیہ کے ساتھ آوازین بلند جس کے معنی یہ ہیں کہ اسے آقا و مالک
میرے فرمانبرداری میں حاضر ہوں تا آنکہ جب اسطرح وہاں حاضر ہو جاتے ہیں تو اونکو فوج
داخل ہونے سے بالکل ممانعت ہے بلکہ وقوفات کو اونکے طول دیا جاتا ہے تضرع و زاری و اشغال
و عاکیسا تہ پر وہاں خطبہ میں کہ مقام ہما مقدرہ عباد ہیں یہاں تک کہ جب عاجزی انکی طول کینچ جاتی ہے
اور اپنے شیاطین کو تنگ کر لیتے ہیں اور انکی طاعت کا طوق اپنی گردنوں سے اور اتباع
کا بند کمر سے اپنی دور کر دیتے ہیں تب اونکو جانت تلی ہی کہ قربانی کرین اور کامل طہارت
عمل میں لاوین۔ تاخرن کٹواوین۔ موچھ کے زائد بال مند اوین اور زیر ناف کے بالوں سے
پاکی حاصل کرین تاکہ وہ پاک ہو جاوین ان گناہوں سے جو حامل ہیں درمیان عہد و معبود کے
اور تاکہ پاک و پاکیزہ زیارت بیت اللہ کرین۔ جب یہاں تک پہنچ جاتے ہیں تو اونکو ایسے
ایسے امور میں لاتا ہے کہ جن سے کمال غلامی اور حقیقی بندگی اونکی ظاہر ہو پس کبھی تو اونکو
ایسا گردانا کہ وہ طواف کرتے ہیں اور میں اس کے پر و نئے اور اس کے ستونوں سے لپٹتے
ہیں پناہ لیتے ہیں اور کبھی سعی کرتے ہیں اس کے سامنے نرم و نیر رفتار کے ساتھ تاکہ اپنے
خوب نصرت ربوبیت رب بحق آشکار ہو اور اپنی نفسوں کو حسی اون کی حقیقت سے پہچان لیں

اور کبریا کی کو عمامی اپنے سرو سے اتار ڈالیں اور عاجز کیا جو اپنی گردنوں پر رکھ لیں اور عاجزی اور فروتنی کا لباس پہن لیں اور اقتدار و مہابا کا ترک کلی کریں۔ اور یہ امور حج کے بڑے فائدہ ہیں مع اسکے کہ زمین یا دودھانی یعنی بڑے احرام اور بڑی قوف کو بڑے مقامات میں خسرو نشتر کے اور انکی حالات اور قیامت کے ہونا کچھ چیزوں کی ہی کیونکہ درحقیقت حج ایک چھوٹا خسرو ہے اور احرام باندھنا تلبیہ کرنا موافق میں جانا اور وہاں ٹھہرنا مالہ وزاری و دعا و بقیاری کرتے ہوئے صلاح یا شقاوت کی طرف میلان کرتے ہوئے بہت مشابہ ہی قبروں سے نکلنے کے کفن پہنے ہوئے گناہوں سے فریادیں کرتے ہوئے اور ایک جگہ بلند پر جمع ہونے اور پھر حنبت یا دوزخ کی طرف جانے کے بلکہ حاجیوں کے حرکات اپنی طواف و سعی و رجوع و سیر و وقوف میں مشابہ بھی شخص خوفناک یشان بمقام بندش جگہ تپاہ کے تلاشی کو طور و ن و طریقوں سے جو منجملہ اہل مغرب کے ہوتمام حالات و اطوار میں اور نیز اسمین جب ملاوی جاے آزمائش بندوبستی اور ادنی طاعت اور اطاعت کے اور مرو نو اہی میں جیسا کہ جناب امیر المؤمنین اسکی خطبہ میں تصحیح فرمائی ہے۔ فی الجملہ اسکا صحت کے ساتھ بجا لانا بہت ہی ضرور ہے اور باعث فضل کثیر اور اسکا ضائع کرنے میں عقاب شدید ہے کہ روایت میں اسکی تارک کو موت کو پہونچا دیتے تشبیہ دی ہے بلکہ بعینہ ویسے گردانے گئی ہے اور قرآن آسکتے تارک کو کافر سے تعبیر فرمایا ہے وہاں فرماتا ہے وہ من کفر الخ جیسا کہ پہلے گزرا۔

فائدہ آخری حج کافر جس جامع شرائط پر بروکتاب خدا و سنت و اجماع مسلمین ثابت ہو بلکہ وہ ضروریات میں سے ہے منکر اسکا کافر ہے اور تارک وجوب اسکا اسدرجہ کہ تارک اسکا کافر ہے تعبیر ہوا اور اول معلوم ہو چکا کہ عقلاً بھی وہ فوائد و اسرار پر مشتمل ہے۔ پس گویا حسن عقلی اس کا اولہ اربعہ سے ثابت ہے۔

مسئلہ۔ جب آدمی کو اتنی استطاعت حاصل ہو جائے کہ اپنی آمد و رفت کا خرچ اور عیال و واجب النفع کا خرچ بقدر اپنی حیثیت اور انداز کے رکھتا ہو اور جب حج سے واپس پھر کر آوے تو حال اس کا

اب جانتا چاہئے کہ حجۃ الاسلام جو تمام عمر میں ہر مکلف پر جبکہ مقررہ شرطیں وجوب حج کی پائی جائیں ایک مرتبہ واجب ہوتا ہے وہ تین قسم پر ہے حج تمتع۔ حج قرآن۔ حج افراد۔ چونکہ قسم واجب اہل فارس (یعنی ہند کی غالباً حج تمتع ہے لہذا اس رسالہ میں اسی قسم کے بیان پر اکتفا کیجاتی ہے۔ مخفی نہ ہے کہ حج تمتع دو عبادتوں سے مرکب ہے ایک کو عمرہ تمتع کہتے ہیں دوسرے کو حج تمتع۔ پس حج تمتع مجموع دو نو عبادتوں پر بولا جاتا ہے اور مرکب کے ایک جز پر ہی اطلاع تمتع کا ہوتا ہے۔ اور اول جز یعنی عمرہ تمتع مقدم ہے۔ دوسرے جز یعنی حج تمتع پر مثلاً اگر کسی شخص کو بیاعت کسی عذر کے ممکن نہ ہو کہ عمرہ تمتع کو حج تمتع سے پہلے بجالا دے تو حج اوس کا حج افراد ہو جائے گا جیسا کہ بعد فراغ افعال عمرہ کے بیان اس کا آئے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور جانتا چاہئے کہ تین قسموں سے پہلی قسم کہ حج تمتع ہے مکلف کو اوس کے شروع کرنے سے پہلے چاہئے کہ اوس کی صورت اجمالی یعنی اوس کے اجزا کو مجمل طور سے جان لیوے جس طرح کہ اجزا نماز کو قبل از شروع نماز جانا ضرور ہے۔ اور صورت اجمالی حج تمتع کی یہ ہے کہ اول عمرہ تمتع کے واسطے جس تفصیل سے کہ

۱۔ مکلف وہ شخص ہے کہ جیسے حج یا دوسری عبادت واجب ہوئی ہو ۱۲ مترجم۔

اس قسم کا رہے کہ معاش اوس کی تنگ نہ ہو جائے تو یہی شخص مستطیع و واجب الحج کہلاتا ہے
پس چاہئے کہ حج کو جائے ۱۲ -

بیان کیا جائیگا احرام باندھنا ہوتا ہے پھر مکہ میں داخل ہونے کے بعد عمرہ کا طواف
کیا جاتا ہے یعنی سات بار گرد خانہ کعبہ کے پھر ناکہ ہر دور کو شوط کہتے ہیں بعد
اوس کے مقام ابراہیم علی نبینا و آلہ و علیہ السلام میں دو رکعت نماز طواف کی پڑھتا
ہے بعد اس کے سات بار سعی کرتا یعنی راہ چلتا درمیان صفا و مروہ کے کہ یہ
دو مکان ہیں جانا صفا سے مروہ کو ایک بار گنا جاتا ہے اور مراجعت کرنا مروہ
سے طرف صفا کے مرتبہ دوسرے میں شمار ہے بعد اس کے تقصیر یعنی
کچھ ناخن یا بال اپنے کاٹ دینے۔ جب محرم ان امور سے فارغ ہوگا تو
جو چیزیں اوس پر سبب احرام کے حرام ہو گئی تھیں وہ اب اوس پر حلال ہو جائیں گی
اور اسی سبب سے اوس کو عمرہ تمتع کہتے ہیں اور اس کے حج کو حج تمتع کہا
جاتا ہے کس واسطے کہ شخص مکلف بعد ادا کے عمرہ کے تمتع یعنی لذت اور
نفع اوٹھانے والا ہوا اول چیزوں سے جو بعد احرام کے اس پر حرام ہو گئی تھیں
اور جب نواں روز پنج کا نزدیک ہوگا تو مکلف پھر دوبارہ حج تمتع کے لئے
مکہ معظمہ سے احرام باندھے گا اور تفصیل کیسے کہنا بندہ بیا ہوگی۔ اور طرف عرفات جو مکہ سے فرسخ

۱۰۰ کعبہ کے بیت اللہ بیت الحرام بیت العقیق نام ہیں اور وجہ تسمیہ عقیقہ بیت میں یون ہے کہ
اوس سے کعبہ اس سبب کہ اسے کہ وسط دنیا میں ہے اور اہل مخلوق ہوا ہے اور بعد اس کے

مسئلہ۔ جبکہ آدمی ایک خاص مکان کی احتیاج رکھتا ہے یعنی بغیر اس مکان کے گھر اور سبکی
دشوار ہو اور بغیر خریدنی اور مکان کے ضرورت اس کی رفع نہ ہو سکے تو قیمت ایسے مکان کی
استطاعت سے مستثنیٰ ہے۔

جگہ کا نام ہے وہاں جا کر نوین کی ظہر سے تا مغرب اس جگہ رہے گا اور شب کو
وہاں سے کوچ کر کے مشعر الحرام میں کہ مکہ سے نچینا دو فرسخ ہے اگر طلوع فجر
عید قربان سے تا طلوع آفتاب وہاں رہے گا اور پھر مستیٰ میں آنکر کہ قریب
مکہ نام ہے ایک مقام کا اس جگہ تین عمل بجالائے گا۔ اول رجمی جمر عقبہ یعنی
جمر عقبہ پر کنکریوں کا پھینکنا۔ دوسرے ذبح یا نحر کرنا بدی کا۔ تیسرے سر
مٹانا یا کچھ بال یا ناخن کاٹنے۔ بعد اس کے مکہ کو مراجعت کرنا اور بدستور سابق
طواف غدیرت بجالا کر دو رکعت نماز طواف ادا کرنی پھر بطور گزشتہ بابین صفا
ومروہ کے سعی کرنی اور بعد ازاں طواف نسار کرنا خواہ عورت ہو یا مرد یا طفل
بعد اس کے دو رکعت نماز طواف کر کے پھر منیٰ کو مراجعت کرنی اور گیارہویں بار ہویں
شب وہاں رہنا اور پھر گیارہویں اور بارہویں روز بھی رجمی جمرہ کریگا۔ بعد بجالانے
ان اعمال منیٰ کے مکلف فارغ ہو جاتا ہے تمام اعمال حجۃ الاسلام سے کہ
جن کا بجالانا او سپر واجب تھا اور اگر شخص مکلف بہ حج یعنی جسر حج واجب ہے
ابتداءً احرام میں ان افعال سے جاہل ہو لیکن ارادہ کرے کہ

زمین کو اس کے نیچے سے پہلایا ہے۔ پچیسویں شب ماہ ذی قعدہ میں اسی سبب اس روز
کو یوم ذوالاڈھ کہتے ہیں اور نیز روایت سے کہ اس کو بھویں کہتے ہیں کہ برج

مسئلہ - جو شوہر عورت کو مکر کے آنے جانے کی استطاعت رکھتی ہو۔ لیکن بعد اس کے کہ وہ مکر سے لوٹ کر آئے گی تو شوہر اس کا بیاعت اپنے فقر و پریشانی کے مثل

ج واجب اپنے کو یا لادون گا اوس طریقے سے کہ عمل میں مشغول ہو نیکی کے بعد جو اوس پر لازم ہے عین ہو گا مثل اکثر عوام کے کہ ارادہ کر لیتے ہیں بجالانے عمل کا موافق رسالہ کہ جو اودن کے پاس ہوتا ہے یا مطابق قول یا عمل اوس مجتہد کے کہ جس کے ہمارے ہوتے ہیں عمل کریں گے تو ظاہر عمل ایسے شخص کا صحیح ہو گا جیسا کہ بعض روایات سے مستفاد ہوتا ہے اور صورت تفصیلی ج تمتع کی یہ ہے کہ اول اوس کے افعال میں سے عمرہ تمتع ہے جیسا کہ جانا تو نے۔ اور چونکہ واجبات عمرہ کے پانچ ہیں اور حج کے واجبات پندرہ۔ پس یہ مجموعہ بیس واجبات اللہ دو باب اول بارہ فصلوں میں بیان کئے جاتے ہیں۔ باب پہلا عمرہ کے بیان میں اور اس میں پانچ فصلیں ہیں۔ فصل پہلی عمرہ کے احرام میں اور اس میں چند مقصد ہیں۔ مقصد پہلا۔ احرام کے مستحبات میں جو قبل احرام اور بعد احرام کے بجالانے چاہئیں۔ اور مکروحات احرام کے بیان میں۔ جانا چاہئے کہ بروقت ارادہ احرام کے رشتے کہ یہ شخص احرام کے لئے مامون ہو بدن کے پاک و صاف کرنے۔ اور ناخن کاٹنے

اور عمرہ

اس لئے کہ مہذبی عرش کے ہے اور عرش مربع ہے اس واسطے کہ وہ کلمات کہ بنا اسلام کی جن پر ہے وہ چار ہیں سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله أكبر

نان و نفقہ اور سے نہ دے سکیگا۔ اس صورت میں چاہئے کہ عورت اپنے لوٹ آنے کے بعد کا حال پہلے ملاحظہ کر لے اس طرح پھر کہ بعد مراجعت اور مکہ سے لوٹ آنے کے بعد چھ معاش اور سکی

اور بیون کے بال لینے اور موسے زیر بغل اور موسے زہار نور سے دو رکعتی غسل اطمینان کی سناؤ اور اگر بعد غسل کے کھانے سے وہ چیز یا پہنے وہ لباس جو محرم کو جائز نہیں ہے تو دوبارہ غسل کرنا مستحب ہے اور جس حالت میں خوف اس بات کا ہو کہ میتقات میں پانی نہ ملے گا پس باین خیال میتقات سے پہلے غسل کر لینا جائز ہے اور بعد اس کے میتقات میں پانی دستیاب ہو جائے تو اعادہ غسل کا مستحب ہے اور اول روز غسل کر لینا رات کے لئے اور رات کا غسل کیا ہوا دن کے لئے کافی ہوتا ہے اور اگر حدث اصغر واقع ہوئے سے غسل میں خلل آجائے تو پھر دوبارہ غسل کرے اور غسل کے وقت یہ دعا پڑھے۔ بِسْمِ اللّٰهِ
 يَا اللّٰهُ اَجْعَلْهُ لِي نَوْرًا وَ طَهْرًا وَ خَيْرًا اَوْ اَمْنًا مِنْ كُلِّ خَوْفٍ وَ شِفَاءً
 مِنْ كُلِّ دَاءٍ وَ سَقِّمِ اللّٰهُمَّ طَهِّرْ لِي وَ طَهِّرْ قَلْبِي وَ اشْرَحْ لِي صَدْرِي
 وَ اَجِرْ عَلَيَّ لِسَانِي مِنْ حَبْلِكَ وَ مِدَّتْ حَتْلِكَ وَ الشَّاءَ عَلَيْكَ فَإِنَّهُ لَا
 قُوَّةَ إِلَّا بِكَ وَ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ قُوَامِدِي فِي التَّسْلِيمِ لَكَ وَ الْإِثْبَاعِ لِسُنَّةِ
 نَبِيِّكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَآلِهِ۔ اور جب دو کپڑے احرام کے پہنے کہ ایک

اور دوسرے کعبہ کی ہیئت اللہ کے نام سے یہ ہے کہ عرب لوگ اس گہر کو مخصوص حق تعالیٰ کا گہر
 کہتے رہے اور نزدیک ہر طالب کے خدا تعالیٰ کا ایک خاص نام ہے کہ وقت دعا اور منگاہ التوبہ

تنگ نہ ہو جائے اور ذات کے ساتھ گزران نہ کرے۔

مسئلہ - ایک شخص بقصد تجارت مثلاً جدہ کو جائے اور وہاں اوسے بہت کچھ نفع حاصل ہو

نسلی دوسری پیا در پہاوس وقت یہ کہے۔ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي رَزَقَنِي
مَاءً وَّادْرِي بِهِ عَوْرَتِي وَاَوْدِي فِيهِ قُرْبَتِي وَاَعْبَدُ فِيهِ رِزْقِي وَاَنْتَقِي فِيهِ
اِلٰى مَا اَمَرَنِي الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي قَصَدَتْهُ فَلَقَنِي وَاَزْدَتْهُ فَاَعَا
وَقَلْبِي وَلَمْ يَقْطَعْ بِي رَوْجَهُ اَزْدَتْ فَسَلَّمَنِي فَهُوَ حُصْنِي وَوَلَقَنِي
وَعَمْرَتِي وَظَهَرِي وَمَلَا ذِي وَهْجَتِي وَمَنْجَايَ وَذُخْرِي وَعَدَّتِي
فِي سِتْرَتِي وَرَخَائِي۔ اور سنت ہے کہ بعد فریضہ طہر کے احرام باندھے
اگر نماز طہر نہ ہو تو کسی دوسرے فریضہ یا قضا نماز کے پیچھے احرام کو واقع
کرے اور اگر نماز قضا ہی اس کے ذمہ نہ ہو تو بعد چہرہ رکعت نماز نافلہ کے
اور اقل درجہ دو رکعت نماز ہے۔ پہلی رکعت یٰٰن بعد سورہ حمد کے قل هو اللہ احد
اور دوسری رکعت میں الحمد کے بعد سورہ حمد یعنی قل یا اے الکافرون پڑھی
پھر نماز سے فارغ ہو کر نیت احرام کی کرے اور قبل از نیت حمد و ثنا سے الہی
بجاء اوسے اور صلوٰۃ محمد آل محمد پڑھیجے اور یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ
اَسْأَلُكَ اَنْ تَجْعَلَ لِّیْ مِنْ اَسْتِجَابَ لَدِّكَ وَاَمِنْ بِوَعْدِكَ وَاتَّبِعْ اَمْرَكَ

اوس نام کے ساتھ اتملا دہر دہرتے تھے اور وہ نام خاص عرب کے نزدیک اللہ سے ہے

انہوں نے کبھی کسی بت کو اس نام سے نہیں پکارا ہے اور اسی سبب کے زمانہ جاہلیت میں

اگر اصل مال اوس کا معاوضہ نفع کے بقدر استطاعت وطن سے مکہ تک جانے کو ہو تو
جودہ سے مکہ چلا جائے اس صورت میں حجۃ الاسلام اوس کی گردن سے ماقط ہو جائیگا۔

فَاِنِّي عَبْدُكَ وَفِي قَبْضَتِكَ لَا اُوْفِي اِلَّا مَا وُفِيَتْ وَلَا اَخْذُ اِلَّا مَا اَعْطَيْتَ
وَقَدْ ذَكَرْتَ الْحَجَّ فَاسْأَلُكَ اَنْ تَغْرِمَنِي عَلَيْهِ عَلَي كِتَابِكَ وَسُئِلْتُ
نَبِيَّكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَتَقْوِيَنِي عَلَي مَا ضَعُفْتُ وَتُسَلِّمَنِي
مِنَّا سَكَلِي فِي لَيْسِرِ مَنِكَ وَعَافِيَةٍ وَاُحْبِلْنِي مِنْ وَفْدِكَ الَّذِي
رَضِيَتْكَ وَاَرْتَضَيْتَ وَسَمَّيْتَ وَكَلَّمْتَ اَللّٰهُمَّ اِنِّي خَرَجْتُ مِنْ
شَقَّةٍ بَعِيدَةٍ وَانْفَقْتُ مَالِي اِبْتِغَاءَ مَرْضَاتِكَ اَللّٰهُمَّ فَتَقَرُّ لِي
بِحَجَّتِي وَتُعْزِّرَنِي اَللّٰهُمَّ اِنِّي اُرِيدُ التَّمَتُّعَ بِالْعَمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ عَلَي كِتَابِكَ
وَسُئِلْتُ نَبِيَّكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ فَانْ عَرَضَ لِي عَارِضٌ
يُحْبِسُنِي فَاُخَلِّفِي حَيْثُ حَبَسْتَنِي بِقَدَرِكَ الَّذِي قَدْ دَرَسْتَ
عَلَيَّ اَللّٰهُمَّ اِنْ لَمْ تَكُنْ حُجَّةً فَعَمْرَةٌ وَاَحْرَمُ لَكَ شَعْرِي
وَلِبْسِي وَلِحْيِي وَوَدْعِي وَعِظَامِي وَهَنِي وَعَصَبَتِي مِنَ الشَّاءِ
وَالثِّيَابِ وَالطَّيِّبِ اَبْتَعِي بِذَلِكَ وَجْهَكَ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ
اور جب نیت احرام کی کرے تو سنت ہے کہ الفاظ نیت کے زبان پر جاری کرے

کعبہ کو بیت اللہ کہتے رہے اور کعبہ کو بیت الحرام بھی کہتے ہیں اس لئے کہ کعبہ ہر طرف
اوس کے چار فرسخ تک حرم ہے کہ ہر شخص پر خواہ محرم ہو یا غیر محرم حرام ہے کہ اس جگہ

مسئلہ - ایک شخص تطہیر واجب الخ تھا پہرہ فقیر ہو گیا۔ جب وہ کسی دوسرے کو
 حج کو لے کر نکلا جائے یعنی کسی کا نائب بنکر وہاں جائے اور سال بہ ترک مکہ میں رہے

اور نزدیک نیت کہ کہ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ
 الْحَمْدَ وَالنِّعَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ ذَا الْمُلْكِ
 لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ دَاعِيَا إِلَى الْإِسْلَامِ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ غَفَّارِ الذُّنُوبِ
 لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ أَهْلَ التَّلْبِيَةِ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ لَبَّيْكَ
 لَبَّيْكَ تَبَدُّدِي وَالْمَعَادُ إِلَيْكَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ تَسْتَغْنِي وَيَقْتَرُ إِلَيْكَ لَبَّيْكَ
 لَبَّيْكَ مَرَّ غُوبًا وَمَرَّ هُوبًا إِلَيْكَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ إِلَهَ الْحَقِّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ
 ذَا النِّعَاءِ وَالْفَضْلِ الْحَسَنِ الْجَمِيلِ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ كَشَّافِ الْكُرْبِ
 الْعِظَامِ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ عَبْدُكَ وَأَبْنُ عَبْدِكَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ
 يَا حَكِيمَ لَبَّيْكَ اور تمہارے کہ ان فقرات کو بھی پڑھیے۔ لَبَّيْكَ الْقَرِيبُ
 إِلَيْكَ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ حُجَّةُ أَوْ عَمْرٍو لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَهَذَا
 عَمْرٍو مَتَعَةً إِلَى الْحَجِّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ أَهْلَ التَّلْبِيَةِ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ قَلْبُهُ
 لَمَّا مَهَا وَبَلَاغُهَا عَلَيْهِمْ وَنَسْتُ بِكَ عَمْرٍو تَلْبِيَةِ كَوْبِهِ آواز بلند کہ
 اور سنتے کہ کہنا تلبیہ کا جبکہ سوراہہ اور بعد ہر نماز واجب و سنت کے

ختم کرے اور اس گدگاہ نس کو زمین سے اکھاڑے۔ روایت میں آیا ہے کہ جب حج
 کر رہا ہے اس کے ارد گردیہ خانہ کعبہ میں اسے نصب کیا وہ بہت نہ رانی تھا تو جانب راستہ

اور بعد سال کے اپنی طرف سے حج بکالائے تودہ خود ہی سبکدوش ہو جائیگا۔

مسئلہ۔ ایک شخص تطہیر مکہ معظمہ کو جاسے ہنوز عرفات میں نہیں پہنچا ہو کہ واپس لوٹ آئے

اور جب اونٹ پر سوار ہوا اونٹ اُسٹھے یا جس وقت اونٹ کسی بلندی پر چڑھنے لگے یا بلندی سے نیچے اترے یا کسی سوار پر گزر کرے تو لبیک کہے اور ہر صبح کو بھی تلبیہ زیادہ کہے اگرچہ حالت جنابت یا عورت حالت حیض میں ہو اور تلبیہ کو عمرہ تمتع میں قطع نہ کرے تا وقتیکہ مکہ کے مکانات کو دیکھے اور حج تمتع میں روز عرفہ کے ظہر تک تلبیہ کہے۔

اور جانتا چاہئے کہ سیاہ کپڑے میں احرام باندھنا مکروہ ہے بلکہ مطلق ہر قسم کے رنگین لباس میں بعض علما نے احرام کو مکروہ رکھا ہے۔ لیکن بعض احادیث مستبرہ سے مکروہ نہ ہونا احرام کا سبب کپڑے میں ظاہر ہوتا ہے اور مکروہ ہے سیاہ فرش پر سونا اور سیاہ نکیہ پر سر رکھنا اور میلے کپڑوں میں بیٹنا اور اگر احرام میں کپڑا میلا ہو گیا ہو تو بہتر یہ ہے کہ محل ہونے تک اسے نہ دھوے۔ اور مکروہ ہے مہندی لگانا بقصد نہیئت ہو یا بلا قصد اسکو بلکہ ہر حال میں احوط ترک ہے حتیٰ کہ استعمال مہندی کا قبل از احرام بھی اگر احتمال ہو کہ احرام تک رنگ باقی رہے گا۔ اور مکروہ ہے حمام میں جانا

چادر میل تک اور جانب چپ آٹھ میل تک اوس کو چک پہنچی کہ مجموعہ پندرہ فرسخ ہو سکے پس حق تعالیٰ نے اس سے حرم قرار دیا۔ اور دوسری نہایت کلمہ وافق یہ ہے کہ حق تعالیٰ نے

چاہے کہ پھر جاوے مگر ہاں وہ شخص دوبارہ نہیں جائیگا جو اسی سال میں مشطع ہوا ہو اور اب
دوبارہ چلنے کی استطاعت نہیں رکھتا - ۱۲

اور بدن ملنا اور لبیک کہنا جواب میں اس کے جواب سے آواز دے اور
مکروہ ہے استعمال ریاضین بلکہ احوط ترک ہے اور بعض
علماء نے سیری کے پتوں اور خطمی سے سرد ہونا اور نیر ٹہنڈے پانی سے
ہنا نا اور زیادہ مسواک کرنی اور منہ پونچھنا اور مصارعہ یعنی کشتی کرنی۔ ان
سب کو مکروہات میں داخل کیا ہے۔

مقصد دوسرا - احرام کے میقاتوں کے ذکر میں - جانا چاہئے کہ
حاجیوں کے احرام باندھنے کا مقام میقات کہتے ہیں وہ مختلف راہوں
گزرنے والے شخصوں کے واسطے مکہ میں داخل ہونے کو لئے مختلف
مقامات ہیں۔ مثلاً جو شخص مدینہ منورہ کی راہ جاوے تو اس کا میقات
مسجد شجرہ ہے اور اس کو ذوالحلیفہ کہتے ہیں اور ضرورت کے وقت
اس راہ سے جانے والے کو جائز ہے تاخیر احرام کی اہل شام کے میقات

مسجد شجرہ یا ذوالحلیفہ یا طے حلی و قح لام یہ مقام مدینہ منورہ سے چھ میل کے فاصلہ
پر واقع ہے جہاں پانی ہے یہ ملکیت ہے نبی ہشتم کی - ۱۳

حضرت آدم علیہ السلام کو ایک یاقوت مرخ بھیجا کہ اسے کعبہ کی جگہ رکھا اور گرد اس کے
آدم علیہ السلام طواف کرتے تھے اور نور اس کا جہاں تک کہ حرم کے میل پہنچتا تھا

مسلم جمع ذمہ شخص کو اس وقت مستقر ہو جاتا ہے کہ وہ باوجود استطاعت اور قدرت کے حج کر جائے میں تاخیر کرے اور اس قدرت گزر جائے کہ گنجائش بحال لانے حج کی رکھتا ہو

اور جو شخص عراق و نجد کی ماہ سے جاوے اس کا میقات وادی عقیق ہے
 اوائل اس وادی کو مسلح کہتے ہیں اور درمیانی مقامات کو عمرہ اور اس کے
 اخیر کو ذات عرق کہتے ہیں جو کہ اہل سنت کے احرام باندھنے کی جگہ ہے۔ اور
 مسلح سے احرام باندھنا افضل ہے اگر یقینی طور پر معلوم ہو جائے اور جس
 صورت میں معلوم نہ ہو تو احوط یہ ہے کہ اتنی تاخیر کرے کہ یقین حاصل ہو جائے
 کہ وادی عقیق میں پہنچ گئے ہیں اور احوط یہ ہے کہ ذات عرق تک احرام
 میں تاخیر نہ کرے بلکہ ہمارے قبضہ تھما ذات عرق تک دیر کرنے کو جائز نہیں ہے

۱۔ عقیق جس جگہ کو سیل اپنی رو کا پانی کا شکر وسیع اور چڑا کر دے اسے عقیق کہتے ہیں اور اس
 جنگل کی دو طرف ہیں اور ایک وسط ہے طرف اول جو عراق کی جانب ہے مسلح بسینہ یا مہلتین ہے
 جمع اس کی مسلح ہے اور اوپے اوپے نچے مقامات کو مسلح کہتے ہیں اور خاموشی سے مسلح ہے
 یعنی مقام اتارنے کا۔۔۔۔۔ اس واسطے کہ وہاں احرام کے کپڑے اتارے
 جاتے ہیں۔ عمرہ یہاں بھی عین جگہ اور غنیمت محمد دونوں منقول ہیں اور آخر وادی جو مکہ کے نزدیک
 ہے ذات عرق ہے اور وہ ایک قریب یعنی گائون کا نام ہے ۱۲ مسالک

پس اسی کے نور پر میل قرار دے گئے اور خدا نے اسے حرم گردانا اور راہوں کے لئے بہتے
 اسناد کے ساتھ دایت کی ہے کہ حضرت ابراہیم نے میلہائے حرم کو اطراف کعبہ میں کھڑا کیا اور

پس اگر کوئی شخص بعد از استطاعت اور قبل گندہ نہایت مذکورہ کے نوت ہو جائے تو
ج ساقط ہے۔

اور اگر بہ سبب تقیہ کے ذات عرق تک تاخیر کرنا چاہتا ہے تو قبل پہونچنے اوس کے
نیت احرام کی کرے اور تلبیہ کو آہستہ کہے اور اپنے لباس کو نہ اتارے اور اگر
ہو سکے تو مخفی طور سے اتار ڈالے اور احرام کے کپڑے پہن لے اور پھر
اس جام کو اتار کر معمولی کپڑے اپنے پہن لیوے اور اس کے لئے فدیہ
دے دیا کہ بیان اس کا آگے آئیگا۔ اور کپڑے احرام کے نہ پہنے تا وقتیکہ
ذات عرق میں نہ پہونچے اوس وقت احرام کے لباس کو پہنے اور ظاہر کرے
کہ اب میں محرم ہوتا ہوں اور جس شخص کی راہ طائفے ہو میقات اوس کا
قرن المنازل ہے اور جو یمن کی راہ جاوے اوس کا میقات یلم نام پہاڑ ہے

۱۔ قرن المنازل بفتح قاف و سکون را۔

۲۔ یلم ایک پہاڑ کا نام ہے۔ اور الکلم بلف بھی کہا جاتا ہے مکہ سے درمیان

۳۔ دو مشابہت ہے۔ اہل ہند کا میقات کہ وہ جہاز پر جلتے ہیں
یلم ہے۔

۴۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میلون کی جگہ اونہین دکھلائی۔ پس حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میلون کی
تجدید کا حکم فرمایا اور بعد اس کے خلیفہ ثانی و ثالث و معاویہ نے تجدید کی۔ ان میلون کی

اور جو شام کی لائے سے جاے میقات اوس کا ٹھکانہ ہے۔ جان تو
 کہ ان میقاتوں کے مقامات کا علم حاصل کرنا ہنر فتویٰ اور احتیاط
 کے لازم ہے اور اگر علم ممکن نہ ہو تو گمان پر جو ان مکانات کے
 چلتے والوں سے دریافت کرنے کے بعد حاصل ہو اکتفا کرنا
 بعید نہیں ہے اور جس شخص کا گھر بہ نسبت ان میقاتوں کے
 مکہ سے نزدیک تر ہو تو اوس کا میقات وہی اوس کا مکان ہے اور جو
 شخص مکہ میں جانے کو ایسی راہ سے ہو کر گزرے کہ ان پانچوں
 میقاتوں نہ گزرے کسی پر گزر نہ کرے تو اوس کے حق میں
 احتیاط یہ ہے کہ وہ احرام باندھے اوس میقات کے مقابل
 سے جو اس سے قریب تر ہو اگرچہ دوسرے میقات سے زیادہ
 دور ہو اور جب مقابل اوس میقات کے پہونچے کہ جو مکہ سے
 قریب تر ہے بہ نسبت اوس میقات کے کہ جس سے احرام باندھ
 تھا اوس کے محاذی پہونچ کر پھر دوبارہ احرام باندھے اور اگر علم
 محاذات کا ممکن نہ ہو تو ظاہر اسی منظر کافی ہو گا اور بعض علما نے
 کہے ہیں کہ یہ شخص ایسی جگہ سے احرام باندھے گا کہ پہلے اس سے

۱۔ محمد پہلے جیم مضمون پھر طارح علی مسکن مدینہ سے سات منزل اور مکہ سے تین

مرحلے یعنی تین منزل ایک بستی کا نام ہے جو کہ اب دیران ہے ۱۲۔

اور اب تک وہ میل ظاہر ہیں اور حدود کی نشان دہی ہیں اور مجموعہ اون کا چار فرسخ در

چار فرسخ ہے۔ از مقام تالیف آقا محمد علی کرناشہانی۔

اور جو شام کی لائے سے جاے میقات اوس کا ٹھکانہ ہے۔ جان تو
 کہ ان میقاتوں کے مقامات کا علم حاصل کرنا ہنر فتویٰ اور احتیاط
 کے لازم ہے اور اگر علم ممکن نہ ہو تو گمان پر جو ان مکانات کے
 چلتے والوں سے دریافت کرنے کے بعد حاصل ہو اکتفا کرنا
 بعید نہیں ہے اور جس شخص کا گھر بہ نسبت ان میقاتوں کے
 مکہ سے نزدیک تر ہو تو اوس کا میقات وہی اوس کا مکان ہے اور جو
 شخص مکہ میں جانے کو ایسی راہ سے ہو کر گزرے کہ ان پانچوں
 میقاتوں نہ گزرے کسی پر گزر نہ کرے تو اوس کے حق میں
 احتیاط یہ ہے کہ وہ احرام باندھے اوس میقات کے مقابل
 سے جو اس سے قریب تر ہو اگرچہ دوسرے میقات سے زیادہ
 دور ہو اور جب مقابل اوس میقات کے پہونچے کہ جو مکہ سے
 قریب تر ہے بہ نسبت اوس میقات کے کہ جس سے احرام باندھ
 تھا اوس کے محاذی پہونچ کر پھر دوبارہ احرام باندھے اور اگر علم
 محاذات کا ممکن نہ ہو تو ظاہر اسی منظر کافی ہو گا اور بعض علما نے
 کہے ہیں کہ یہ شخص ایسی جگہ سے احرام باندھے گا کہ پہلے اس سے

میقات کی محاذات کا احتمال پیدا نہ ہو سکے اور ایسے شخص کے بارہ میں احتیاط یہ ہے کہ کسی میقات پر آنکر احرام باندھے۔ اور جانتا چاہے کہ جو شخص اپنے میقات میں احرام باندھنا بھول جائے یا اور کوئی عذر عارض ہوا ہو پس بعد زوال عذر کے اگر ہو سکے تو میقات کو لوٹ جائے ورنہ اوسی جگہ سے یہاں موجود احرام باندھ اور اس وقت تک احتیاط یہ ہے کہ جس قدر ہو سکے میقات کی طرف لوٹے اور وہاں سے احرام باندھے خصوصاً وہ حیض والی عورت کہ جس نے بہ سبب جہل مسئلہ کے احرام کو میقات سے ترک کر دیا ہو کہ جس کی بابت نص صریح وارد ہے اور شہید علیہ الرحمہ اور بعض علمائے فہم نے بھی اس بارہ میں نقل ہوا ہے اور اگر حرم میں داخل ہونے کے بعد عذر برطرف ہو تو اوپر واجب ہے کہ بشرط امکان حرم سے باہر جائے اور احرام باندھے اور اگر ممکن نہ ہو تو اوسی جگہ سے احرام باندھ لے اور اگر احرام باندھنا بھول جائے اور یاد نہ آوے یہاں تک کہ تمام واجبات عمرہ کی بجا لاوے اور پھر اوسے یاد آوے کہ احرام نہیں باندھا تھا تو اس صورت میں ایک جماعت علمائے اوس عمرہ کو باطل جانا ہے اور بعض علما صحیح جانتے ہیں اور یہ قول بعید نہیں ہے اور قول اول پر عمل کرنا احوط ہے اور اگر کوئی شخص احرام کو عمرہ ترک کر دے اور تہلیل کرے اور اس کا میقات سے ممکن نہ ہو پس

اور مرد مطہر قیام عدا کے لیے

اقوی یہ ہے کہ وہ عمرہ فاسد ہے اگرچہ احوط یہ ہے کہ جس حکم
ممکن ہوا حرام باندہ لے مثل سہو کنندہ کے اور عمرہ کو تمام کر
اور بعد ازاں بقصد قضا عمرہ بجالا دے اور جاہل مسد اگر ہو تو
اقوی یہ ہے کہ عمرہ اوس کا صحیح ہو گا۔ اور جانتا چاہئے کہ
حدث اصغر و حدث اکبر سے پاک ہونا احرام کی شرط نہیں ہے
پس جنب اور حائض اور نفاس والی عورت کا احرام باندہ نہ
صحیح بلکہ غسل احرام حائض و نفاس کو مستحب ہے۔

مقصد تیسرا احرام کے واجبات کے بیان میں اور دیگر
امور جو واجبات سے متعلق ہیں اون کا ذکر۔

جانتا چاہئے کہ احرام میں تین چیزیں واجب ہیں۔ اول نیت
یعنی ارادہ کرے باین طور کہ احرام باندہتا ہوں میں عمرہ
تمتع حجۃ الاسلام کا واسطے اطاعت و فرمان برداری خداوند
عالم کے اور معنی احرام کے جیسا کہ بعض نے ذکر کیا ہے یہ
ہیں کہ قصد کرے ترک امور ممنوعہ چند کا کہ جن کا بیان آتا ہے
واسطے بجالانے افعال مقررہ کے کعبہ کی طرف متوجہ کر کے

دو رکعت چار تلبیہ کہنا اور صورت اوس کی بنا بر احوط بلکہ اصح کی
یہ ہے۔ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعَةَ

لَدَّكَ وَالْمَلُوكَ لَا شَرِيكَ لَدَّكَ - اور واجب ہے تصحیح کرنا ان فقرات کا
 جس طرح کہ تصحیح تکبیرۃ الاحرام اور قرات حمد و سورہ وغیرہ کی نماز
 میں واجب ہے اور ان کے الف کو بکسرہ اور الملک کے کاف
 کو بفتح پڑھنا احوط ہے اور بعد الملک کے لک اگر دوبارہ کہا
 جائے تو کچھ مضائقہ نہیں - اور پوشیدہ نہ رہے کہ اگر تلبیہ
 نہ جانتا ہو تو سیکھنا اس کا واجب ہے یا اور کوئی شخص اس کو
 پڑھاتا جائے اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو ان کلموں کو جس طرح
 اس سے ہو سکے ادا کرے اور ترجمہ بھی کہے اور اس کے
 کہنے کے لئے دوسرا نائب بھی مقرر کرے -

تیسرے واجب ہے پہلے نیت اور تلبیہ سے احرام کے
 دو کپڑے پہلے جن میں ایک سے زانو اور ناف کے درمیان
 کا بدن ڈھانپنے اور اس کو تنگی کہتے ہیں اور دوسرے
 جس کو چادر کہتے ہیں یہ اتنی ہو کہ دونوں کا ندھون کو چھپا سکے
 اور جاتا چاہئے کہ ظاہر مشہور میں العلما یہ ہے کہ دو جامد
 احرام کا پہننا اور اسے پہنے ہوئے لباس کو اوتار ڈالنا شرط
 احرام کی نہیں ہے اگرچہ واجب ہے اور ظاہر قول بعض علما
 کا یہ ہے کہ سارے ہونے کپڑے کا اوتار ڈالنا شرط احرام ہے
 پس احوط یہ ہے کہ نیت اور تلبیہ سے پہلے احرام کر کپڑے
 پہن لے اور احرام کے ان دو کپڑوں میں یہ بھی شرط ہے

کہ جائز الصلوٰۃ ہوں پس کپڑے خالص ریشمی اور حرام گوشت
 جانور کی کہال اور پارہ نجس شدہ ایسی نجاست سے جو معفو
 نہیں کافی نہیں ہو سکتے اسی طرح وہ لنگی کہ جس میں جلد بدن
 دکھائی دے کافی نہیں ہے اور احوط یہ ہے کہ چادر میں ہی
 اس امر کی رعایت رکھے کہ بہت باریک نہ ہو اور احوط پاک
 کرنا جائزہ احرام کا ہے یا بدل ڈالنا اگر حالت احرام میں نجس
 ہو جائیں بلکہ احوط ہے کہ بدن سے نجاست دور کرنے میں
 بھی جلدی کرے اور ایک جماعت علما نے خالص ریشمی
 کپڑے میں عورتوں کو احرام باندھنے کی ممانعت فرمائی ہے
 اور یہ ممانعت قوت سے خالی نہیں ہے اور احوط بھی ہے
 بلکہ بعض نے تصریح کی ہے کہ عورت تمامی حالات احرام
 میں احوط یہ ہے کہ خالص ریشمی نہ پہنے اور نیز احوط ہے کہ
 لباس احرام جنس پوست سے نہ ہو اس لئے کہ عرف عرب
 میں چمڑے پر کپڑا صادق نہیں آتا اور اسی طرح چاہئے
 کہ جائزہ احرام بنا ہوا ہو مثل عمدہ کے مالیدہ نہ ہو۔

مقصد چوتھا احرام کے متر و کاہن یعنی چیرن جو حالت احرام میں
 ترک کھالی ہیں۔

جب جانتا ہوں کہ حقیقت احرام کی انسان کا اپنے نفس کو پابند

کرنا ہے اون چند امور کے ترک پر جو مذکور ہونگے پس معرفت
 اور پہچان اون امور کی ضرور ہے بلکہ احرام کی نیت سے پہلے
 دریافت کر لینا اون کا احوط ہے تاکہ اون سے باز رہنے کا
 قصد کرے البتہ بروقت نیت احرام تفصیل وار اون امور کا
 ذہن میں لانا لازم نہیں ہے اور وہ چند امر ہیں۔ پہلے شکار
 کرنا جنگلی وحشی جانور کا مگر جس حالت میں کہ اوس کسی اذیت
 کا خوف ہو تو شکار کرنا جائز ہے اور نیز حرام ہے شکار گوشت
 کھانا اور نگاہ رکھنا جنگلی جانور کا ہر چند کہ محرم احرام سے پہلے
 مالک اوس کا ہوا ہو اور ہمراہ اپنے لایا ہو اور حرام ہے کسی
 نوع کی اعانت و مدد کرنی جنگلی جانور کے شکار کنندہ کی۔ اور
 دریائی جانور کے شکار کرنے کا کچھ مضائقہ نہیں اور مرا و اس
 وہ جانور ہے جو انڈے بچے دریائین دیتا ہو اور پالتو جانور
 مثل مرغ خانگی اور گائے بکری بھیڑ اونٹ کا شکار جائز
 ہے اور جن جانوروں کا شکار حرام ہے اون کے بچوں کا
 شکار کرنا یا انڈوں کو اوٹھا لینا بھی حرام ہے اور اگر محرم کسی
 شکار کو ذبح کرے تو مٹا ہو رہا ہے کہ وہ محرم اور محتل جو احرام
 باندھے نہ ہو دونوں کے لئے مردار ہو جائے گا۔ اور طح یعنی
 ٹٹے حکم میں جنگلی شکار کے ہے۔

دوسرے حکم میں جنگلی شکار کے ہے۔
 باری
 کے عورتوں سے جماع کرنا اور بوسہ لینا اور دست

کرنا اور شہوت سے اوس کی طرف دیکھنا بلکہ کسی طرح کا نفع اور
 لذت اوٹھانا اوس سے حرام ہے اور واضح ہو کہ اگر کوئی شخص
 حالت احرام میں عمدانہ ازراہ فراموشی یا جہل مسئلہ کے عورت
 یا مرد کے ساتھ جماع کرے دخول خواہ قبل ہو یا دبر میں پس
 عمرہ میں سعی سے پہلے یہ فعل واقع ہوا ہو تو عمرہ اوس کا
 فاسد ہے اور ایک اونٹ کفارہ دینا لازم ہے مگر چاہے کہ
 اس عمرہ کو تمام کرے اور پھر اس کا اعادہ ہی کرے اور اگر عمرہ
 تمتع ہو تو اوس کو حج سے پہلے بجالا دے گا اور اگر وقت
 تنگ ہو تو حج اوس کا حج افراد ہو جائے گا پس بعد حج کے
 عمرہ مفردہ بجالا دے اور آئندہ سال میں حج کا اعادہ کرنا
 احوط ہے اور اگر بعد سعی کے ایسا فعل کیا ہو تو صرف وہی ایک
 اونٹ کفارہ دینا لازم ہے اور اگر حج کے احرام میں جماع
 کیا ہو اگر یہ فعل وقوف عرفہ و مشعر سے پہلے سرزد ہو تو
 اجماعاً حج اوس کا باطل ہے۔ اور واجب ہے کہ اس حج
 کو تمام کرے اور سال آئندہ قضا اوس کی بجالا دے۔ اور
 بنا بر اس شہر اسی طرح حج باطل ہے اگر بعد از وقوف
 عرفہ اور قبل مشعر کے ایسا فعل وقوع میں آوے اور اگر بعد
 وقوفین یعنی وقوف عرفات و مشعر کے کہ ہنوز پانچ شوط
 طواف کے بجا نہ لایا ہو اور جماع کرے تو حج اوس کا صحیح ہے

اور وہی اونٹ کفارہ میں دینا لازم ہے اور اگر پانچ شو ط کے بعد
 جماع کیا ہو تو بنا برائے شہر و اظہر کے کفارہ دینا لازم نہیں ہوگا
 اگرچہ بنا برائے حوط کے اس صورت میں بھی کفارہ دینا چاہئے
 اور عورت کے بوسہ لینے کے کفارہ میں اختلاف ہے۔
 بعض علمائے کہا ہے کہ اگر از روئے شہوت کے بوسہ لیا جائے
 تو ایک اونٹ کفارہ ہے اور اگر از روئے شہوت کے نہیں
 تو ایک گوسفند دیوے اور بعض عالم دو تو صورتوں میں ایک
 شتر کفارہ میں دینا کہتے ہیں اور یہہا حوط ہے بلکہ خالی از
 توتہ نہیں ہے اور اگر عدا کسی عورت اجنبی کی طرف دیکھنے
 سے انزال ہو جائے تو احوط یہہا ہے کہ ایک اونٹ دے
 اگر ممکن ہے ورنہ ایک گائے کفارہ دینا چاہئے اور یہہا بھی
 نہ ہو سکے تو ایک گوسفند دیوے اور اگر اپنی زوجہ کی طرف
 نگاہ کرے اور انزال ہو جائے تو تہہہا ہے کہ ایک اونٹ
 کفارہ دے۔ اور اگر کوئی شخص از روئے شہوت کے مساس
 کرے بغیر اس کے کہ انزال ہو تو اسکو ایک شتر کفارہ دینا لازم ہوگا۔

تیسرے عقد نکاح کرنا کسی عورت سے اپنے لئے یا کسی
 غیر کے لئے وہ شخص محرم ہو یا محفل اور اس طرح گواہ ہونا کسی کے

عقد میں یا گواہی دینا ہر چند یہ شخص غیر حالت احرام میں متحمل اس
 گواہی کا ہو چکا ہو اور احوط یہ ہے کہ کسی عورت سے خواہشگاری
 بھی نہ کرے لیکن زن مطلقہ رجعیہ کی طرف رجوع کرنا کچھ عیب
 نہیں رکھتا اور اسی طرح کچھ قباحات نہیں ہے خریدنا کنیز کا
 اگرچہ بعد فراغ احرام وہ لونڈی واسطے اوٹھانے فائدہ کے
 خریدی جائے البتہ اگر احرام کی حالت میں فائدہ اوٹھانا اس سے
 مقصود ہو تو احوط یہ ہے کہ اس ارادے سے مول نہ لیوے
 بلکہ اس صورت میں بعض علماء نے یقین حرمت کا کیا ہے اور
 احوط یہ ہے کہ مالک کنیز سے استدعانہ کرے کہ وہ شخص
 اپنی کنیز کو اوپر حلال کر دے بلکہ قبول تحلیل میں ہی احتیاط
 چاہئے۔ جانتا چاہئے کہ جو شخص حالت احرام میں کسی
 عورت کا عقد محرم کے ساتھ پڑے اور وہ محرم اس
 عورت سے دخول کرے پس ہر ایک کو ان دونوں میں سے
 ایک ایک اونٹ کفارہ دینا لازم ہے اور اگر مجامعت نہ کرے
 تو پھر کسی پر کفارہ لازم نہ ہو گا اور اسی طرح اگر عقد پڑے
 والا محل ہو اور جس کا عقد پڑے وہ محرم ہو اور وہ محرم دخول
 کرے تو عقد پڑنے والے پر کفارہ لازم ہے اور اگر عقد
 پڑے والا اور عورت بھی دونوں محل ہوں مگر عورت جانتی ہو کہ
 جس کے ساتھ عقد ہوتا ہے وہ حالت احرام میں ہے اور

محرم اوس عورت سے جماع کرے تو ان سب پر کفارہ لازم ہوگا
چوتھے استمنا یعنی منی نکالنا ہاتھ سے خواہ دوسری
طرح سے ہر چند کہ تصور اور خیال کرنے سے منی نکالے
اور جان تو کہ بعض نے انزال منی کو باستمنا مثل جماع کے
مفد جانا ہے اور بعضوں نے وہی صرف ایک اونٹ کفارہ
دینے کو واجب جانا ہے۔

پانچویں استعمال طیب یعنی سونگھنا خوشبوؤں کا مثل مشک
وزعفران و کافور و عود اور عنبر کے یا خوشبو کا بدن پر ملنا یا کھانا
یا پہنا ایسی چیز کا کہ خوشبودار تھی اور ابھی اثر اوس کا باقی ہو اور اگر
خوشبودار شے کے کھانے یا پہنے کی ضرورت پڑے تو دماغ
کو بند کر لے اور احوط بلکہ خالی از قوتہ نہیں ہے کہ ریاحین لینے
گیاہ خوشبو اور پھولوں کے سونگھنے کو یہی واجب ہے کہ ترک
کریں اور غایت احتیاط یہ ہے کہ خوشبودار میوے مثل سیب
اور یہی وغیرہ بھی نہ سونگھے اگرچہ کھانا اس قسم کے میوؤں کا مضر نہیں
ہے جیسا کہ ظاہر بعض احادیث کا ان دونوں مطلبوں پر دلالت
کرتا ہے اور مشہور یہ ہے کہ خلوق کعبہ جس سے کعبہ کو خوشبو
کرتے ہیں وہ خوشبو کے حکم سے مستثنیٰ ہے مگر چونکہ
مصدقہ من اوس کے اشتباہ ہے لہذا ترک اس کا بھی
احوط ہے اور نیز مستثنیٰ ہے وہ خوشبو جو مابین صفا و مردہ

میں یا دوست باری کرے اپنی ازواج کے ساتھ یا غیر کے۔

عطاروں کے بازار سے گزرتے وقت ناک میں آوے
 مگر اجتناب کرنا اس سے بھی احوط ہے۔ اور خوشبو سو گننے
 کے کفارہ میں ایک کو سفند ذبح کرنا چاہئے اور احوط بلکہ اقویٰ
 یہ ہے کہ محرم کو بوسے دے دماغ بند کرنا حرام ہے البتہ
 جہاں بدبو ہو وہاں سے دوڑ کر گزر جانا مضائقہ نہیں رکھتا۔
 چھٹے سلا ہوا لباس پہنایا جو چیز مشابہ سلی ہوئی کے مثل
 لباس ہاے عمدہ کے بصورت بالاپوش لینے بارانی و کلیجہ
 و ٹوپی وغیرہ کے بناتے ہیں اور مطلق سلی ہوئی چیز سے
 اگرچہ بہت ہی کم سلی ہو حتیٰ کہ ہمیانی سے کہ روپے اوس میں
 رکھ کر مکر میں باندھ لیتے ہیں پر ہیر کرے مگر اقویٰ یہ ہے کہ
 ہمیانی کا مکر میں باندھنا جائز ہے اور بہتر یہ ہے کہ اس تدبیر
 سے باندھے کہ جس میں گرہ نہ لگے اور جو چیز کسی مرض یا فتنہ
 کے لئے مثل لنگوٹ سیکر باندھ لیتے ہیں تو اوس سے بھی
 اجتناب احوط ہے مگر یہ کہ اس کی ضرورت آپڑے تو اس کو
 باندھ سکتا ہے اور اس صورت میں احتیاط یہ ہے کہ فدیہ
 دیکر استعمال کرے مثلاً اگر کسی کو لباس دوختہ کے پہنے کی
 احتیاج ہو تو اوسے لازم ہے کہ ایک کو سفند فدیہ دے اور
 احوط یہ ہے کہ احرام کے لباس خصوصاً چادر میں گرہ نہ دیوے
 اور نہ گھنڈی لگائے اور نہ لکڑی یا سوئی سے دونوں پلے چادر

ملا لیوے۔ اور واضح ہو کہ سلی ہوئی چیز کا پہنا بنا بر مشہور کے
خاص مرد کو حرام ہے پس جائز ہے عورت کے لئے پہنا سلی
ہوئی چیز کا مگر قفازین کہ اس سے اگلے زمانہ میں ایک چپ تھی
کہ عرب کی عورتیں حفاظت سرمایہ کے لئے مثل دستا نوں کے
روئی بھر کر بناتی تھیں احوط بلکہ اقویٰ اس سے اجتناب
کرنا ہے۔

ساتویں سیاہ لگانا کہ جس میں زینت ہو اگرچہ
فی الحال کوئی زینت اس سے مقصود نہ ہو اور مطلق سر سے
خواہ سیاہ ہو یا غیر سیاہ اگر قصد زینت ہو پر ہیز کرنا احوط ہے۔
آٹھویں آئینہ دیکھنا اور بعض علماء نے تصریح فرمائی ہے کہ
احتیاطاً عینک لگانی بھی ترک کر دے مگر ضرورت کے وقت
اور اسی طرح صاف پانی میں منہ بھی نہ دیکھے اور اقویٰ یہ ہے
کہ یہہ دو نو جائز ہیں۔

نویں۔ موزہ وچکہ وجراب کا پہنا یا جوشے کہ تمام پشت پا
کو چھپائے اور بعض علماء نے تصریح کی ہے کہ چھپانا تھوڑے
سے پشت پا کا مثل ڈھانپنے کل کے ہے مگر مقام بند نعلین
مستثنیٰ ہے اور دلیل اس کی ظاہر نہیں ہے الا یہ کہ احتیاط
بہتر ہے اور جس حالت میں نعلین نہ ہوں اور موزے پہنے
کی ضرورت ہو تو احتیاط یہ ہے کہ اون موزوں کے منہ کو

سامنے سے چیر دے۔

دسویں۔ فسوق ہے مراد فسوق سے جھوٹ بولنا ہے اور بعض علمائے سبب یعنی زشت کلامی و گالی دینے کو داخل فسوق کیا ہے اور بعض نے مفاخرت کو سبب کی طرف راجع کیا ہے اس لئے کہ نتیجہ مفاخرت یہ ہے کہ خود اپنے لئے تو اظہار فضائل اور غیر سے ان فضائل کا سلب و انکار یا یہ کہ ثابت کرنا زوائل کا غیر کے لئے اور اپنے سے سلب و ذالت اور ان سب کی حرمت میں کوئی شبہ نہیں ہے۔

گیارہویں۔ جدال ہے اور وہ قسم کھانی باین طور کہ جھگڑیکے وقت لا والتد یا ملی والتد کہنا اور احوط یہ ہے کہ مطلقاً ہر طرح کی قسم کھانی اس میں شامل کیجیے اور محرم کو مقام ضرورت میں یا اثبات حق یا نفی باطل کے لئے قسم کھانی جائز ہے۔ اور پوشیدہ نہ رہے کہ اگر جدال صادق ہو اور تین بار سے کم زبان پر جاری ہو تو اس کے لئے استغفار کافی ہے اور تین مرتبہ میں ایک کو سفند کفارہ ہے اور قسم دروغ کے بارہ میں مشہور یہ ہے کہ پہلے مرتبہ میں ایک کو سفند۔ اور دوسرے مرتبہ میں ایک گائے اور تیسرے مرتبہ میں ایک اونٹ کفارہ دیا جائے۔

بارہویں۔ مارنا اول جانوروں کا جن کا مسکن بدن یا لباس

مثل جون یا پٹو یا چھتری کے جو اونٹ کے بدن میں رہتی ہے
اور اسی طرح منع ہے اوٹھا کر پہنک دینا جو ن اور پٹو کا اسلئے
کہ پہنک دینا چھتری کا بے اشکال ہے اور کچھ عجیب و منع نہیں
بلکہ جون اور پٹو کو ایک جگہ سے دوسری جگہ رکھ دینا جبکہ موضع
اول اوس کے لئے محفوظ تر ہو تو بھی منع ہے۔

تیرہوین۔ انگوٹھی پہنا ہاتھ میں زیبائش کے لئے اور بقصد
استحباب کچھ مضائقہ نہیں رکھتا اور بعض علماء نے تصریح کی،
کہ بحالت احرام بقصد زینت ہندی لگانا حرام ہے بلکہ قبل
از احرام بھی اگر احتمال ہو کہ تازمانہ احرام اثر ہندی کا باقی رہیگا۔
اور بعضوں نے صرف احتیاط کی ہے کہ بغیر قصد زینت کے ہی
ہندی نہ لگائے۔

چودہوین۔ بقصد زیبائش زیور پہنا عورت کا مگر جس زیور کے
احرام سے پہلے ہمیشہ پہنے کی عادت رکھتی ہو تو اوس کا پہنے
رہنا اور احرام کے لئے نہ اوتارنا کچھ مضائقہ نہیں رکھتا لیکن
یہ کہ قصد اوس زیور کو شوہر اور غیر مردوں پر ظاہر نہ کرے۔
پندرہوین۔ بنا برا حوط بلکہ اقوی میل ملنا بدن پر اگرچہ وہ تیل
خوشبودار نہ ہو مگر حالت ضرورت میں ملنا تیل کا منع نہیں ہے۔
سولہوین۔ ازالہ نمونے دور کرنا بالون کا اپنے بدن یا کسی
غیر کے بدن سے اور وہ غیر شخص محل ہو یا محرم جسے کہ ایک بال ہی

بدن سے جدا نہ کرے مگر ضرورت میں مثل اس کے کہ بکثرت
 جون پڑ جائیں یا درد سر عارض ہو اور آنکھ بال جسے ہندی میں
 پروال کہتے ہیں جب افیت دیتا ہو تو اوکھاڑ دینا اس کا منع
 نہیں اور اگر بوقت وضو بلکہ غسل کرنے میں جو بال بے قصد
 اوکھڑ جائے اس کا کفارہ نہ ہوگا۔ اور فدیہ سر منڈانے کا
 اگرچہ ضرورۃً ہو ایک گو سفد ہے یا تین روزے رکھنا یا دس
 دس سکنیوں کو صدقہ دینا اور بعض علما نے فرمایا ہے
 کہ بارہ مد چھ سکنیوں کو صدقہ دے اور مقتضائے احتیاط
 یہ ہے کہ اس صورت میں فدیہ کے لئے گو سفد اختیار کرے
 اور اسی طرح احوط بلکہ اقویٰ یہ ہے کہ کفارہ مذکور دینا چاہئے
 جبکہ اپنے دو تو بغل کے بالوں کا ازالہ کرے بلکہ ایک بغل کے
 بالوں کا بھی اور اگر کوئی شخص اپنے سر یا ڈار ہی پہ ہاتھ پہیرے
 اور ایک یا دو بال گر جائیں تو مٹھی بھر گیہوں صدقہ دیوے۔
سترہوین۔ مرد کو چھپانا اپنے سر کا حتیٰ کہ کچھ پر یا مہندی
 سر پہ رکھنا یا اور کسی چیز کا سر پہ اوٹھانا بنا براہو ط کے
 اور احوط واولیٰ یہ ہے کہ سر کو بعض اعضا بدن مثل ہاتھ سے
 بھی نہ چھپائے یعنی ہاتھ بھی سر پہ نہ رکھے اگرچہ اظہر حواز

سلا پروال مرض ہے کہ آنکھ میں بال اونچ آتے ہیں یعنی پٹریا یا پوٹون کے اندر مٹرج

اس کا ہے اور دونوں کان بظاہر سر میں محسوب ہیں اور بعض
 سر لینے کچھ حصہ کا تمام سر حکم میں ہے مگر یہ کہ مشک کا
 تسمہ سر پہ رکھنا یاد رکھو کہ لئے رومال سر پہ باندھ لینا مستثنیٰ
 ہے اور اس شہر و اظہر مرد کو چہیا نامہ کا جائز ہے اور قول اسکی
 مما لعت میں شافعی ہے اور سر ڈھانپنے کے حکم میں ہے اگر اس
 لینے سر کو پانی یا کسی بہنے والی چیز میں ڈالنا۔ اور تحقیق نہ ہے
 کہ سر چہیا نے کا فدیہ ایک گو سفند سے اور احوط یہ ہے
 کہ جتنے مرتبہ سر کو چہیا سے اوٹنے ہی گو سفند فدیہ دے
 خصوصاً جبکہ بلا عذریا اوقات مختلفہ میں سر کو ڈھانپے۔
 اٹھا رہوین۔ عورت کا نقاب وغیرہ سے اپنے منہ کو چہیا
 اور اسی طرح ہے بعض اجزاء منہ کا ڈھانپنا لیکن اس قدر
 جو نماز کے لئے سر چہیا نے میں من باب المقدّم منہ کو اظہر
 چہپ جائیں تو مضائقہ نہیں لیکن چاہئے کہ نماز کے بعد پورا
 اوسے کھول دے۔ اور نامحرم سے منہ چہیا نے کے لئے
 عورت کو جائز ہے کہ جو چیز از قسم چادر وغیرہ سر پر اوڑھے
 ہے اس کے سر کے کونا کے برابر بلکہ ہوڑی تک کھینچے
 مگر بعض علماء واجب جانتے ہیں کہ اس چادر کو ہاتھ یا لکڑی
 سے اپنے منہ سے جدا رکھے تاکہ از قبیل نقاب نہ ہو جائے
 تو ایک گو سفند کفارہ ہوگا اور یہ قول احوط ہے بلکہ قویٰ ہے

خالی نہیں ہے۔

اور بیسویں۔ سایہ قرار دینا مرد کا بالاسے سر اپنے منزل چلتے ہیں
مثلاً ہو درج و چتری وغیرہ کے خواہ سوار ہو یا پیادہ علی الاعوط
اور احتیاط یہ ہے کہ پہلو سے محل اور جو چیز کہ بالاسے سر اس کے
نہ ہوں اس کی چھا تو میں بھی راہ نہ چلے اگرچہ محل وغیرہ کے
سایہ میں کہ متقابل سر کے نہ ہو راہ چلنے کا جواز خالی از قوتہ
نہیں ہے اور منزل یہ ہو چکر یہ شخص اپنے کاروبار کے لئے
آمدورفت کرنے میں سایہ میں چلے تو جائز ہے مگر یہ کہ بیٹھے
نہیں لیکن خاص آمدورفت کے وقت بھی اگر سایہ سے احتیاط
کرے تو بہتر ہے اور حالت ضرورت مثل شدت گرمی یا سردی
یا بارش میں سایہ کر لیتا جائز ہے لیکن کفارہ بھی چاہئے اور
معتون بلکہ چون کے لئے سایہ کرنا بلا کفارہ جائز ہے اور غیہ
سایہ کرنے کا ایک گوسفند ہے اور احوط ہے کہ چھ دن
سایہ کیا ہو ایک دن کیلئے ایک گوسفند دے۔

بیسویں۔ خون نکالنا خاص اپنے بدن سے اور اگر یہ جانتا
ہو کہ بدن کھانے یا مسواک کرنے سے خون نکل آئے گا
باوجود اس کے کھانے یا مسواک کرے تو موجب کفارہ
کا ہوگا اور ضرورت میں خون نکالنا جائز ہے اور بعض علماء
کہا ہے کہ کفارہ اس کا ایک گوسفند ہے اور بعضوں نے ایک

مسکین کا کھانا دینا بخیر کیا ہے۔

اکیسویں۔ ناخون کا ٹٹنے اگرچہ کچھ تھوڑا سا ناخون کا ٹٹا جاوے
مگر یہ کہ اذیت دیتا ہو مثلاً تھوڑا ناخون تو الگ ہو گیا ہے اور کچھ
لگا ہوا ہو اگر وہ باقی ماندہ ایذا دیتا ہو تو اس سے کاٹ ڈالے۔ اور
اوس کے قدیم میں ایک مدگیہون دیوے چنانچہ سارے ناخون کا
قدیم بھی وہی ایک مد ہے اور اگر سارے ہاتھ پاؤں کے ناخون
ایک ہی جگہ میں کاٹے تو ایک گو سپند قدیم دینا چاہئے
اور اگر ہاتھوں کے ناخون تو جدا ایک جگہ میں اور پاؤں کے
علحدہ دوسری مجلس میں کاٹے جائیں تو دو گو سپند دینے
لازم ہیں۔

بائیسویں۔ دانت اوکھاڑنے اگرچہ خون نہ نکلے اور بعض
علماء نے فرمایا ہے کہ کفارہ اس کا ایک گو سپند ہے اور یہ احوط ہے
تیسویں۔ اوکھاڑنا اوس درخت یا گھاس کا جو عرم میں اوگی
ہو مگر جس صورت میں کہ اوس کی زمین ملکیت یا مکان اقامت
میں اوگی ہو یا خود اوس نے اوسے بویا ہو تو پھر اوکھاڑنا اس کا
منع نہیں ہے اور گیارہ اذخر اور درخت میوہ دار اور درخت خرم
اس سے مستثنیٰ ہے یعنی اوکھاڑنا ان کا جائز ہے۔ اور اگر
کوئی شخص کسی درخت کو اوکھاڑے تو ایک جماعت علماء نے
فرمایا ہے کہ اگر وہ درخت بڑا ہو تو ایک گائے کفارہ دے گا

اور اگر چوٹا سا اور خت ہو تو ایک گوسپند دیو سے اور اگر کوئی
 شلخ وغیرہ توڑ ڈالے تو قیمت اس کی کفارہ میں دے اور
 گھاس کے اوکھاڑنے میں سوا سے استغفار کے اور کچھ کفارہ
 نہیں ہے اور جائز ہے کہ حرم میں اپنا اونٹ ہری گھاس
 چرنے کو چوڑ دے مگر آپ اس کے لئے گھاس نہ کاٹے
 اور جانتا چاہے کہ یہ حکم حرم کی گھاس اوکھاڑنے کا حرم کے
 ساتھ مخصوص نہیں ہے بلکہ خواص حرم سے ہر فرد بشر کیلئے
 ثابت ہے اور اگر بطور متعارف راہ چلنے سے کچھ اجزا حرم کی
 گھاس کے ٹوٹ جائیں تو کوئی قباحت نہیں ہے۔

چوبیسویں۔ ہتیار باندھنے مثل تلوار وغیرہ یا جو چیز سامان
 حرب یا آلہ حرب سے ہو مگر ضرورت کے وقت ہتیار لگانے جائز
 ہیں اور بعض علماء نے تصریح کی ہے کہ مثل زہرہ و خود و مانند
 اس کے جو آلات خانطت سے ہیں نہ آلات دفع سے یہ
 بھی داخل اسلحہ ہیں اور احوط یہ ہے کہ ہتیار روں کو اپنے ساتھ
 بھی نہ رکھے ہر چند کہ بدن پر اوں کو نہ لگایا ہو واللہ العالم۔

فصل دوسری

بیان میں طواف عمرہ کے اس میں بین بین مقصد

مقصد پہلا بیان میں ان اعمال مستحبہ کے جن کا مکہ معظمہ اور مسجد
الحرام میں داخل ہونی تک تا زمان ارادہ طواف کجا لانا چاہئے

جان تو کہ جب محرم محرم مکہ میں پہنچے تو سنتھے کہ اونٹ سے
نیچے اترے اور محرم میں داخل ہونے کے لئے غسل کرے
اور پا برہنہ جوتیوں کو ہاتھ میں لے اور اس عنوان سے محرم
میں داخل ہو حدیث میں وارد ہے کہ جو شخص بواسطہ تواضع و
فروتنی نسبت حق تعالیٰ کے اس ہیأت کو اختیار کرے تو خداوند
عالم لاکھ گناہ اوس کے مشادیتا ہے اور لاکھ نیکیاں اسکے
لئے لکھتا ہے اور لاکھ حاجتیں اوس کی بر لاتا ہے اور محرم

میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھے۔
اللَّهُمَّ أَنْتَ قُلْتَ فِي حَتَابِكَ وَقَوْلِكَ الْحَقُّ

وَأَذِنَ فِي النَّاسِ يَا لِحُجَّيَا لَوْ كَرِهَ الْغَالِبُونَ

مَلِكِ ضَامِرٍ يَا بَاقِي الْمُنَاجِيْنَ اللَّهُمَّ ارِنِي

أَرْجَوَانَ أَكُونُ مِنْ أَجَابِ دَعْوَتِكَ وَقَدْ
جِئْتُ مِنْ سَفَةِ بَعِيدَةٍ وَفِي عَمِيْقِ سَامِعَةٍ

لِنِدَائِكَ وَمُسْتَجِيبًا لِّكَ مَطِيعًا لِأَمْرِكَ
وَكُلَّ ذَالِكَ بِفَضْلِكَ عَلَيَّ وَاحْسَانًا نِّكَ إِلَى فَلَكَ
الْحَمْدُ عَلَى مَا وَفَّقْتَنِي لَهُ ابْتَغَى بِذَلِكَ الزُّلْفَةَ
عِنْدَكَ وَالْقُرْبَةَ إِلَيْكَ وَالْمُنْزِلَةَ لَدَيْكَ
وَالْمَغْفِرَةَ لِدَوْبِي وَالتَّوْبَةَ عَلَى مِنْهَا بِمَنِّكَ
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَحَرِّمْ
بَدَنِي عَلَى النَّارِ وَأَمْنِي مِنْ عَذَابِكَ

وَعِقَابِكَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ۔

اور متھے کہ اگر ہوسکے تو مکہ معظمہ میں داخل ہونے کیلئے
دوسرا غسل بھی کرے اور جس وقت مکہ معظمہ میں داخل ہوتو آرام تن
اور اطمینان دل کے ساتھ داخل ہوا چاہئے کہ جو راہ بالاسے
مکہ واقع ہے اس راہ سے داخل ہو مگر بعض علما نے فرمایا ہے
کہ یہ حکم مخصوص اول لوگوں کے لئے ہے جو مدینہ منورہ سے
جاتے ہیں اور بعض علما نے غسل مسجد الحرام میں داخل ہونے کے

مسجد الحرام پر چار طرف خانہ کعبہ کردہ محسن کعبہ میں طواف کیا جاتا ہے اور باقی صحرا و دریاں گرا کر کعبہ ہی پر ترجیح

لئے ہی ذکر کیا ہے اور چاہئے کہ مسجد الحرام میں باب نبی شیبہ سے
داخل ہوا اور کہتے ہیں کہ فی الحال وہ دروازہ باب السلام کے برابر
واقع ہے اور چاہئے کہ جب باب السلام سے اندر جائے تو سیدھا
ستونوں تک چلا آوے اور بکمال خشوع و خضوع و اطمینان
قلب و آرام بدن کے ساتھ در مسجد پر کھڑا ہوا اور یہ کلمات جو
حدیث میں وارد ہوئے ہیں کہے۔

السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَ
بَرَكَاتُهُ بِسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ وَمَا شَاءَ اللَّهُ
السَّلَامُ عَلَى أَنْبِيَاءِ اللَّهِ وَرَسُلِهِ السَّلَامُ عَلَى
رَسُولِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ خَلِيلِ اللَّهِ

طہارۃ علیہ السلام

۱۔ باب نبی شیبہ فی زمانہ یہ دروازہ مقابل باب السلام کے مسجد میں داخل ہو اور علت
استحاب یہاں داخل ہونے کی یہ ہے کہ ہمیں بغیر ہر باغی و موحد جو کہ تو نہیں بہت بڑا بت تھا وہ زیر
عتبہ یعنی زیر چوکت باب نبی شیبہ کے مدفون ہیں اور جب وہاں سے داخل ہو تو پانوں سے آسی
کہوند لے کر گڑھا ہوا جائے۔ اور شیخ علیہ الرحمۃ کہتے ہیں کہ ہم نے سنا ہے کہ یہ دروازہ یعنی باب نبی شیبہ فی زمانہ
باب السلام نام سے پکارا جاتا ہے اور سردار ہے جانتا اس بات کا کہ تحقیق یہ دروازہ فی الحال غیر معلوم
اسی سطرے کہ مسجد زیادہ کی گئی ہے یعنی بڑھائی گئی ہے لیکن اندر داخل ہونے میں رعایت کیجا اس دروازہ سے
جونہی زمانہ میں پس بند اس کے چاہی کہ اول داخل ہو باب السلام جو اس نام سے اب بھی مشہور و معروف ہے ۱۲

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ - اور دوسری روایت میں وارد ہوا
ہے کہ یہ دعائے پڑھے۔

بِسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ وَمِنَ اللَّهِ وَإِلَى اللَّهِ وَمَا
شَاءَ اللَّهُ وَعَلَى اللَّهِ مِلَّةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَخَيْرِ الْأَسْمَاءِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَالسَّلَامُ
عَلَى رَسُولِ اللَّهِ عَلَى مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ السَّلَامُ
عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُ السَّلَامِ
عَلَى أَنْبِيَاءِ اللَّهِ وَرُسُلِهِ السَّلَامُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ
خَلِيلِ الرَّحْمَانِ السَّلَامُ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ
لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ
اللَّهِ الصَّالِحِينَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ
مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَارْحَمْ
مُحَمَّدًا وَآلَ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَرَحَّمْتَ

عَلَى رُبِّهِمْ وَالْإِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى إِبْرَاهِيمَ خَلِيلِكَ وَعَلَى إِسْمَاعِيلَ
 وَرُسُلِكَ وَسَلِّمْ عَلَيْهِمْ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَآلِهِمْ
 اللَّهُ رَبِّ الْعَالَمِينَ اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ
 وَاسْتَعِظْنِي فِي طَاعَتِكَ وَمَرْضَاتِكَ وَاحْفَظْنِي بِحَقِّ
 الْإِيمَانِ أَبَدًا مَا أَبْقَيْتَنِي جَلَّ ثَنَاءُ وَجْهِكَ الْحَمْدُ
 لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَنِي مِنْ وَفْدِهِ وَرَأِيهِ وَجَعَلَنِي
 مِنْ يَوْمٍ مُسَاجِدَةٍ وَجَعَلَنِي مِنْ يَتَابِعِيهِ اللَّهُمَّ إِنِّي
 عَبْدُكَ وَرَأِيكَ فِي بَيْتِكَ وَعَلَى كُلِّ مَا لِي
 حَقٌّ لِمَنْ آتَاهُ وَزَارَهُ وَأَنْتَ خَيْرُ مَا لِي وَالْكَرَمُ
 مَرْغُوبٌ فَأَسْأَلُكَ يَا اللَّهُ يَا رَحْمَنُ بِأَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ
 لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَبِأَنَّكَ

وَاحِدٌ أَحَدٌ صَمَدٌ لَمْ تَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ
 كُفُوًا أَحَدٌ وَأَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى أَهْلِيهِ يَا جَوَادِيَا كَرِيمِ
 يَا مُنَاجِدُ يَا جَبَّارُ يَا رَحِيمُ أَسْأَلُكَ أَنْ تَجْعَلَ
 تَحْتَهُكَ أَيَّامِي بِزِيَارَتِي إِيَّاكَ أَوَّلَ شَيْءٍ تُعْطِينِي
 فَكَأَلِكِ رَقَبَتِي مِنَ النَّارِ بَعْدَ اس کے تین بار کہے
 اللَّهُمَّ فَكِّ رَقَبَتِي مِنَ النَّارِ پھر کہے وَأَوْسَعُ عَلَيَّ
 مِنْ دُرِّ قَلْبِكَ الْحَلُولِ الطَّيِّبِ وَأَذْرِ عَنِّي شَرَّ شَيَاطِينِ
 الْإِنْسِ وَالْجِنِّ وَشَرَّ قَسَقَةِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ بَعْدَ اس کے
 مسجد میں داخل ہوا اور کہے بِسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ وَعَلَى مِلَّةِ
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ بَعْدَ اس کے ہاتھوں کو

بِسْمِ اللَّهِ
 وَبِاللَّهِ

اوٹھا و سے اور کعبہ کی طرف منہ کر سے اور یہ دعا پڑھے۔
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مَقَامِي أَوَّلَ مَنْ سَأَلَ أَنْ تَقْبَلَ

تَوْبَتِي وَأَنْ تَجَاوِزَ عَنْ خَطِيئَتِي وَأَنْ تَضَعُ عَنِّي وَثَرِي
الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بَلَّغَنِي بَيْتَهُ الْحَرَامَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَشْهَدُ
أَنَّ هَذَا بَيْتُكَ الْحَرَامَ الَّذِي جَعَلْتَهُ مَثَابَةً لِلنَّاسِ
وَأَمَّنًا مَبَارَكًا وَهَدَيْ لِّلْعَالَمِينَ اللَّهُمَّ الْعَبْدُ عَبْدُكَ
وَالْبَلَدُ بَلَدُكَ وَالْبَيْتُ بَيْتُكَ جِئْتُ أَطْلُبُ رَحْمَتَكَ
وَأَوْفَ طَاعَتِكَ مُطِيعًا لِأَمْرِكَ رَاضِيًا بِقَدْرِكَ
أَسْأَلُكَ مَسْئَلَةَ الْفَقْرِ الْيَائِسِ الْخَائِفِ لِعِقُوبَتِكَ
اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي الْبُؤَابَ رَحْمَتِكَ وَاسْتَعْمِلْنِي بِطَاعَتِكَ
وَمَرْضَاتِكَ بِحُرُوبِ كُلِّ طَرَفٍ خُطَابُ كَرِيءٍ أَوْ كَرِيءَةٍ -
الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَظَّمَ لَكَ وَشَرَّفَكَ وَكَرَّمَكَ
وَجَعَلَ لَكَ مَثَابَةً لِلنَّاسِ وَأَمَّنًا مَبَارَكًا
وَهَدَيْ لِّلْعَالَمِينَ -

اور جس وقت حجر الاسود کو دیکھے منہ اوس کی طرف کر کے کہے۔
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي هَدَانَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ
 لَوْلَا اَنْ هَدَانَا اللّٰهُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا
 اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ مَنْ خَلَقَهُ
 وَاللّٰهُ اَكْبَرُ مِمَّا احْسٰى وَاحِدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
 وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي
 وَيُمِيتُ وَيُمِيتُ وَيُحْيِي وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ
 وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ
 مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا فَضَّلْتَ مَا
 صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلَى اِبْرَاهِيْمَ وَآلِ اِبْرَاهِيْمَ
 اِنَّكَ حَمِيدٌ مُّجِيدٌ وَالسَّلَامُ عَلَى جَمِيعِ النَّبِيِّينَ وَالرُّسُلِ

اسے حجر الاسود سیاہی مائل ایک پتھر ہے خانہ کعبہ کے بیرونی کونہ میں۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب حجر الاسود جنت سے اترتا ہے تو دودھ سے زیادہ

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ اللَّهُمَّ إِنِّي أُوْمِنُ بِوَعْدِكَ

وَأَصْدَقُ رُسُلِكَ وَأَتَّبِعُ كِتَابَكَ - پس آہستہ آہستہ

روانہ ہوا اور خوف خدا سے قدموں کو کوتاہ رکھے جب حجر الاسود کے
نزدیک پہنچے تو ہاتھوں کو اٹھائے اور حمد و ثنا الہی بجالا دے
اور محمد و آل محمد پر صلوات بھیجے اور کہے اللَّهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّي اور ہاتھوں
اور منہ اور بدن کو حجر الاسود سے مس کرے اور اس کا بوسے
اور اگر بوسہ لینا ممکن نہ ہو تو ہاتھ سے چومے اور اگر چہو ہی نہ سکی
تو اشارہ کرے اور کہے - اللَّهُمَّ مَا نَنِي أَذْيُهَا وَمِثْقَالِي

سفید تھا پس نبی آدم کے گناہوں نے اسی سیاہ کر دیا اور نیز منقول ہے کہ حجر الاسود سفید
میں دودھ سے زیادہ تر سفید تھا پس اگر جاہلیت کے پلید ہاتھ اسے مس نہ کرتے تو جو بنگار مرض
حجر الاسود کو مس کرتا تو شفا پاتا ۱۲ - اور نیز منقول ہے کہ حجر الاسود بڑے فرشتوں میں سے
ایک فرشتہ تھا پس جبکہ خدا تعالیٰ نے فرشتوں سے عہد و میثاق لیا تو یہی فرشتہ ایمان
لایا اور اسی نے خدا کی ربوبیت کا اقرار کیا پس بنا دیا اسے اللہ نے امین اپنی تمام مخلوقات پر
اور مخلوقات نے میثاق اسے اور سپرد کئے میثاق اس کے پاس اور حکم ہوا مخلوق کو کہ وہ ہر سال
عہد و میثاق اپنا کہ جو خدا و ان سے لڑ چکا ہے اس کے پاس تجدید کرتے رہیں بعد اس کے خدا
اس فرشتہ کو آدم کے ساتھ جنت میں رکھا کہ ہر سال آدم کو یاد دلانا تھا وہ میثاق پس جبکہ آدم نے
ترک کر دیا اور جنت سے نکلے گئی تو پہلا دیا اللہ نے وہ عہد اور کر دیا اور ہمیں حیران پس جب

تَعَاهَدُتَهُ لَتَشْهَدَ لِي بِالْمُؤَافَاتِ اللَّهُمَّ تَصَدِّقًا
بِكِتَابِكَ وَعَلَى سُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ
وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ آمَنْتُ بِاللَّهِ وَكَفَرْتُ
بِالْحَبِيبِ وَالطَّاغُوتِ وَاللَّاتِ وَالْعُزَّىٰ وَعِبَادَةِ
الشَّيْطَانِ وَعِبَادَةِ كُلِّ نَدِيدٍ عَلَىٰ مِنْ دُونِ اللَّهِ
اور اگر ساری دعا نہ پڑھ سکے تو جس قدر ممکن ہو اسی قدر پڑھے

خدا نے توبہ آدم کی قبول کی تو بدل دیا اوس فرشتہ کو بصورت سفید موتی کے اور پہنیک یا او
جنت سے پاس آدم کے زمین ہند میں جبکہ آدم نے اوسے دیکھا تو اوس سے انس کرنے لگی
حالانکہ زیادہ اوس سے اور کچھ نہیں پہچانتے تھے کہ یہ ایک جوہر ہے پس گویا کیا اللہ نے ا
اور کہنے لگا کہ اے آدم آپ مجھے پہچانتے ہو۔ فرمایا کہ نہیں۔ کہا اوس نے کہ غلبہ کیا اور پہلا
آپ کو یاد پر در دھار کی بعد اس کے بدل گیا اوسی اپنی پہلی صورت پر جو جنت میں آدم کے ساتھ
ہی پس کہنے لگا آدم سے کہ کہاں ہے وہ عہد و میثاق پس یاد آگیا آدم کو وہ میثاق اور روئے
اور عہد و میثاق پر پھر اقرار کیا بعد اس کے بدل دیا اللہ نے ایک سنگ سپید چمک دار شفاف
اور اڑھالیہ آدم نے اوسے اپنے اوپر ازراہ تعظیم کے اور جب حضرت آدم تہکتے تھے تو
ادھاسیتے ہو اوسے جبریل یہاں تک کہ لائے اوسے مکہ میں اور ہر وقت اوس سے انس کرتا

عربی میں
میں نے
نہیں

اور یہ کہ اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ بَسَطْتُ يَدَيَّ وَفِيْمَا عِنْدَكَ
عَظُمْتَ رَعِيَّتِيْ فَاَقْبِلْ سَعْيِيْ وَاعْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ
اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَمَوَاقِفِ الْخُرَيِّ فِي
الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ -

مقصد دوسرے طواف کے واجباً اور اس کے بعض احکام کی بیان میں

جاننا چاہئے کہ شخص مکلف جس کی تکلیف عمرہ تمتع سے مکہ میں داخل
ہونے کے بعد واجب ہے کہ وہ ابتدا کرے طواف خانہ کعبہ
سے اور طواف عمرہ کا ایک رکن ہے پس جو کوئی عمداً بقصد و ارادہ
طواف کو ترک کرے تا وقتیکہ وقوف عرفات سے پہلے اسے
بجائے لاوے گا تو عمرہ اس کا باطل ہے خواہ یہ شخص مسئلہ اس کا
جانتا تھا یا جاہل مسئلہ ہو اور ظاہر

اور ہر شب دروز تجدید اور کرتے تھے پس جبکہ خدا تعالیٰ نے کعبہ بنایا تو رکھا حجر کو اس جگہ کیونکہ
اسی جگہ خدا نے اولاد آدم سے پیمان لیا تھا اور اسی مقام پر گلوادے تھے ہی اس فرشتہ کو شاق
اور اسی واسطے قائم کیا حجر اس کن میں پس آویگا حجر سودیہ و رقیامت اس ہتھکے کہ زبان گویا کہتا ہو گا اور
آنکھیں دیکھنے والی تھیں کہ وہی دیکھا ہر شخص کی کہ جس نے اس مکان پر اگر اس کے سامنے وفا بعد کی ہوگی۔ انتہی
الخص منافی الحدیث ۱۲ مترجم

ترک طواف سے حج اوس کا حج افراد ہو جائے گا اور آئندہ سال
 میں وجوب قضاء حج اوس پر قوی معلوم ہوتا ہے مگر جس شخص کا
 حج تمتع بیاعت کسی عذر کے حج افراد کے ساتھ بدل جائے
 تو وہ معذو ہے چنانچہ تفصیل اس کی آئندہ مذکور ہوگی اور اگر
 کوئی شخص سہواً ترک طواف کرے تو اوس سے لازم ہے کہ
 جس وقت ممکن ہو طواف کو بجالاوے اور اگر سعی کر چکا ہو تو
 اعادہ سعی کا ہی کرے اور مریض کے لئے اگر ممکن ہو تو کسی
 کاندھے پر لیکر طواف ولایتین ورنہ اوس کی طرف سے نائب
 مقرر کریں۔ اور مخفی نہ رہے کہ واجبات طواف کے بارہ امر میں
 پانچ امر شرط خارج ہیں اور سات امر واجب طواف میں داخل
 ہیں پہلے اول امور سے شرط ہے پاک ہونا حدث سے پس
 محدث سے طواف واجب جائز نہیں ہے۔ اور اگر غفلت طواف
 کر لے تو باطل ہے اور اگر اٹنا سے طواف میں محدث ہو ورنہ
 پس اگر نصف سے تجاوز کرنے کے بعد محدث ہوا ہے تو
 اوس طواف کو قطع کرے اور طہارت کر کے جہان سے
 قطع کیا ہے اوس مقام سے پھر شروع کر کے اوس طواف
 کو پورا کرے اور اگر نصف طواف سے پہلے حدث واقع
 ہوا ہے تو طہارت کر کے از سر نو طواف کرے۔ مخفی نہ رہے
 کہ اگر شک ہو طہارت کرنے میں بعد حدث کے یا ٹوٹ چا میں

جامعہ اسلامیہ

اوس طہارت کے جو کرچکا سے خواہ یہہ شک قبل از طواف ہو
یا بعد اس کے یا انتشار طواف میں تو بعینہ حکم اس کا حکم شک نماز
والی طہارت کا ہے۔ اور طواف کنندہ اگر وضو اور غسل سے
معذور ہے تو واجب ہے اسے کہ مباح ہونے طواف کے
لئے تیمم کرے جس طرح کہ نماز کے لئے تیمم معین ہے۔ اور
اگر پانی یا وہ چیز کہ بپرتیمم کرے کچھ بھی موجود نہ ہو تو حکم اسکا
مثل اوس شخص کے ہوگا جو طواف پر قادر نہ ہو یعنی جب طواف
سے اپنے مایوس ہو اپنی طرف سے نائب مقرر کرے۔ اور
پوشیدہ نہ رہے کہ اگر عورت حائض ہو اور جب تک وہ مکہ میں
رہے پاک نہ ہو تو واسطے طواف کے نائب کرے اور باقی
سارے اعمال کو وہ خود بجالا دے گی اور مثل جنب تیمم کے
دوبارہ وہ خود طواف نہیں کرے گی۔

دوسری شرط یہ ہے کہ بدن اور لباس طواف کنندہ کا پاک
و طاهر ہو بلکہ احتیاط یہہ ہے کہ جو نجاست نماز میں مثل خون
کمزور ہم و خون قروح و جروح کے معقوبہ ہے وہ بھی طواف
کنندہ کے بدن و لباس میں نہ ہونی چاہئے اس لئے کہ
بعض علما مطلق نجاست کا مسجد الحرام میں داخل کرنا حرام جانتے
ہیں مگر یہ خلاف اس کا اقوی ہے اور اگر کوئی شخص طواف
کرے اور بعد فراغ از طواف نجاست پہ مطلع ہو تو اظہر ہے

کہ طواف اوس کا صحیح ہے اور اگر اتنا طواف میں نجاست معلوم ہو
 تو مختار ایک جماعت علما کا یہ ہے کہ طواف کو قطع کرے اور
 نجاست کو دور کر کے جس جگہ سے قطع کیا ہے اوس مقام
 سے پھر طواف کو شروع کر کے پورا کر دے اور احوط یہ ہے
 کہ بعد تمام کرنے کے از سر نو طواف کو بجالائے خصوصاً
 جبکہ چار شوط کامل و پورے ہونے سے پہلے ایسا فعل
 کثیر جو موجب قطع طواف نہ ہوا ہو اور اگر حالت طواف میں
 بدن یا لباس نجس ہو جائے تو حکم اس کا یہی مثل حکم سابق
 کے ہے یعنی بعد اتمام و پورا کرنے طواف کے از سر نو
 دوبارہ طواف کو بجالائے مگر اس حالت میں اظہار یہ ہے کہ
 اتمام طواف کافی ہو گا اور اگر کوئی شخص نجاست کو بہول جاعی
 اور اوسى حالت سے طواف کر لے تو اتقوی و احوط یہ ہے
 کہ دوبارہ اوس طواف کا اعادہ کرے۔

تیسری۔ نختہ کردہ ہونا مردوں کا پس اگر مرد بغیر نختہ کے ہو
 طواف کرے تو طواف اوس کا باطل ہے اور عورتوں کی
 نسبت یہ شرط نہیں ہے اور بنا برا حقیقاً ثبوت اس شرط
 کا چھوٹے بچوں کے لئے بھی پایا جاتا ہے پس اگر بلا نختہ
 بچوں کو طواف دلائیں تو طواف نسا و ن کا باطل ہو گا اور
 بعد بالغ ہونے کے عورت اول پر حلال نہ ہو گی مگر یہ کہ

خود جا کر طواف نسا بجالائیں یا اپنی جانب سے نائب کر دہیں۔
 چوتھی شرط بنا برا حوط بلکہ اقویٰ ستر عورت ہے لیکن جس
 کپڑے سے شرم گاہ کو چھپاے اس کا مباح ہونا ضرور
 ہے بلکہ احوط یہ ہے کہ جملہ شرائط لباس مصلیٰ احرام میں
 ملحوظ رہیں اس لئے کہ بنظر حدیث مشہور طواف حکم میں نماز
 کے ہے۔

پانچویں شرط نیت ہے۔ چاہئے کہ نیت اس طرح کرے کہ سات
 دور طواف خانہ کعبہ کے بجالاتا ہوں میں طواف عمرہ تمتع فرض حجۃ
 الاسلام سے واسطے اطاعت و فرمان خداوند عالم کے اور لیکن
 واجبات جو طواف کی ماہیت میں داخل ہیں وہ سات ہیں۔

۲ اول۔ ابتدا کرنا ہے طواف کا حجر الاسود سے اس پنج پر
 کہ تمام بدن طواف کنندہ کا تمام حجر الاسود پر ہو کر گزرے مگر
 چونکہ تحقیق اور ثبوت اس امر کا بروہ حقیقت کے بہت مشکل ہے
 بلکہ متعذر ہے لہذا اس امر کی تحقیق میں اس قدر کافی ہوگا کہ
 طواف کنندہ مقابل کرے بیشترین اجزاء بدن اپنے لئے
 سب سے اگلے بدن کے جز کو ساتھ بیشترین اجزاء حجر الاسود
 کے لہذا اب کلام کیا ہے علمائے معین کرنے میں اس
 جزو انسان کے جو تمامی اجزاء بدن آدمی پر مقدم ہے کہ آیا
 وہ جز مقدم ناک کی طرف ہے یا پاؤں کے انگوٹھے کی طرف

ہیں یا وہ جز مقدم مختلف ہوتا ہے اشخاص میں مثلاً جو لوگ کہ فی الجملہ بطین یعنی تو ندیلے ہیں تو اول جز و اون کے بدن کا شکم اون کا ہے اور لیکن حجر الاسود کا جز مقدم پس وہ جز چاندی کے پتر کے نیچے چھپا ہوا ہے اس حالت میں ظاہر ہے کہ لحاظ محاذات مذکورہ کا نہایت دشوار امر ہے خصوصاً جبکہ شیعہ و سنی کا طواف میں اثر دہام ہی ہو یا مقابلہ اور محاذات کی پہچان یہ کہ اوس جگہ فرش پر دو پتر نصب کئے ہیں کہ طواف کنندہ اوس کے ملاحظہ سے علم یا مظنہ محاذات حجر اسود کا حاصل کر سکتا ہے لہذا درمیان علماء متاخرین میں قدس اللہ اسرار ہم کے اس مشقت اور عرج کے دفع میں چند وجہ پر اختلاف ہوا ہے۔

پہلی وجہ یہ کہ وجوب ابتدا اول حجر اسود سے منع ہے پس جس قدر کہ واجب ہے فقط ابتدا کرنا حجر سے ہے نہ یہ کہ اول حجر سے۔

اور نیز واضح رہے کہ مہن حجر اسود محاذات کی پہچان کیلئے فرش پر لوہے کی کیلین گڑی ہیں۔ مترجم کو بعض اہل تعارف متفہم کہ سے معلوم ہوا کہ جناب مرحوم شیخ مرتضیٰ انصاری نے محاذات حجر کے لئے یہ نشان قائم کیا ہے، چاہے کہ طواف کنندہ پیش از شروع عمل اس نشان کا لحاظ کر لے اور مطوف سے دریافت اس کا پہلے فرما لے ۱۲ مترجم عفی عنہ

دوسری وجہ یہ ہے کہ محاذات عرفیہ کفایت کرتی ہے یعنی اس قدر
 کافی ہے کہ عرف میں کہیں کہ طواف کنندہ اول حجر کے مقابل ہو۔
 تیسری وجہ یہ ہے کہ شخص مکلف کسی قدر محاذات حجر سے پہلے
 نیت طواف کی کر لے اور یہ ارادہ کرے کہ ابتداء دورہ واجب کی
 محاذی حجر اسود سے واقع ہوگی اور انتہا دس دورہ کی اسی تمام
 محاذی پر اور جو کچھ اس دورہ میں زائد ہوا وہ من باب مقدمہ یقینہ
 سے ہوگا اور حجر اسود کی محاذات تک اس ارادہ کو اپنے ذہن میں
 باقی رکھے اور اگر دل میں اس قصد کی استقامت بھی دشوار
 ہو تو حاجت اس کی بھی نہیں ہے بنا براس کے کہ نیت ایک
 ارادہ ہے جو کہ قلب سے تعلق رکھتا ہے اور داعی و باعث
 فعل کا ہوتا ہے اور یہ وجہ تیسری اقویٰ و احوط ہے۔ اور
 جناب فخر کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سوار ہو کر طواف
 بجالانا جیسا کہ حدیث صحیح سے پایا جاتا ہے اسی وجہ پر محمول
 ہے۔ دوسرے واجبات سے ختم کرنا ہر ایک دورہ کا حجر
 اسود پر اور یہ بات ثابت نہیں ہوتی مگر جبکہ آخر طواف میں محاذات
 اول بدن کی جزد اول حجر سے حاصل ہوا اور اس جگہ بھی اگر
 تمام دورے کا یقین حاصل کرنے کے لئے کچھ تھوڑا سا
 حجر اسود سے آگے بڑھ جائے بقصد اس کے کہ زائد
 ایک مقدمہ خارج ہے اور داخل دورہ نہیں بلکہ مقصود اور

مدعا یہ کہ محاذات کا علم و یقین حاصل ہو جائے تو کافی ہو گا۔ تیسرے
 یہ کہ طواف کنندہ تمام حالات طواف میں خانہ کعبہ کو بائیں جانب
 رکھے پس اگر یہ شخص بعض اجزاء طواف میں ارکان وغیرہ کے
 پوسہ لینے کو خانہ کعبہ کی طرف منہ کرے لے یہ کہ اگر وہ ہام کی وقت
 حاجیوں کی دھکم دھکا سے خانہ کعبہ کی طرف منہ یا پیٹھ ہو جائے
 تو اوتنا جہر دور سے کا طواف میں محسوب نہ ہو گا اور صرف اسی
 جہر کا اعادہ کرنا واجب ہے اور اس مقام پر اشکال ہوتا ہے
 اس وقت کہ جب طواف کرنے والا دونوں دروازوں حجر اسماعیل
 سے گزرتا ہے وہ اشکال یہ ہے کہ اگر یہ شخص حجر اسود سے
 سیدھا چلا آوے درآنحالیکہ خانہ کعبہ اس کے بائیں جانب
 ہے اب اگر دروازہ حجر سے اسی سیدھے پر خط مستقیم گزر جائے
 تو حجر کے دروازہ کے برابر ہوتے وقت خانہ کعبہ اس کے
 بائیں شانے کے مقابل نہ رہے گا بلکہ پشت کی جانب پڑ جائے گا
 اگرچہ حجر اسماعیل اس کے بائیں شانہ پر ہے لیکن وہ مصداق
 خانہ کعبہ کا نہیں اسی واسطے بعض محتاط لوگ دروازہ حجر پر پہنچنے
 سے پہلے تھوڑا سا اپنے بدن کو بائیں جانب کج کر لیتے ہیں
 تاکہ بائیں شانہ اون کا خانہ کعبہ سے منحرف نہ ہو جائے اور
 اسی طرح قبل پہنچنے دوسرے دروازہ پہ اپنے بدن کو دہلی
 جانب کج کرتے ہیں تاکہ شانہ چپ اون کا خانہ کعبہ سے نہ پھر جائے

اور اسی وقت کو اوس وقت بھی جبکہ ارکان پر پہنچتے ہیں ملحوظ رکھتے ہیں اس لئے کہ اگر شخص اوس سید ہے خط پر کہ خانہ کعبہ کے گوشہ پر پہنچتا ہے وہاں سے منحرف ہوا اور اگر ٹر ہے تو خانہ کعبہ اوس کے بائیں شانہ سے پھر جاتا ہے اور یہاں پر اور زیادہ مشکل امر ہے لیکن ان باریکیوں کا لحاظ رکھنا علماء کے کلام سے نکلتا نہیں بلکہ اُن کے ظاہر کلمات سے معلوم ہوتا ہے کہ بخط مستقیم طواف کا ہونا جمیع اجزاء و مطاف میں کفایت کرتا ہے اور اخبار و احادیث سے بھی یہی استفادہ ہوتا ہے خصوصاً طواف کرنا حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ کا اپنے اونٹ پر سوار ہو کر اور اگر حجر اسماعیل داخل خانہ کعبہ قرار دیا جائے جیسا کہ مشہور کے ساتھ نسبت دی گئی ہے تو اس صورت میں پہلا اشکال اصل سے ہی رفع ہو جائے گا چنانچہ یہ امر پوشیدہ نہیں ہے۔

چوتھے واجب ہے حجر اسماعیل کا طواف میں داخل کرنا کہ یہ

maablib.org

ساحہ حجر پہلے خارج حلی مکہ و بعد حیم اور فتح خارج حلی کا یہی منقول ہے یہ کعبہ کے غرب رویہ پر مالہ کی طرف ایک گول دیوار شکل کمان ہے۔ منقول ہے کہ حضرت اسماعیل نے بعد دفن اپنی ماں کو کہ قبر کے دیوار بنادی تاکہ قبر میں نہ کہند اور حدیث میں ہے کہ حدیث میں رکن ثالث کو نزدیک دختران بکرہ اسماعیل اور ہاجرہ اور خود حضرت اسماعیل دفن ہیں۔

مقام دفن حضرت ہاجرہ مادر حضرت اسماعیلؑ ہے بلکہ بہت سے انبیاء علی نبینا وآلہ وعلیہم السلام یہاں مدفون ہیں چاہے کہ گرداؤں کے طواف کرے اور داخل حجر ہو کر دورہ نہ کرے پس اگر اثنار طواف میں داخل حجر ہوگا تو وہ دورہ باطل ہے اور اب تدارک اسکا جس جگہ سے کہ داخل ہوا ہے کافی نہ ہوگا بلکہ تمام دورہ از سر نو کرنا چاہئے چنانچہ ایک جماعت علمائے اس کے بارہ میں تصریح کی ہے بلکہ بعض کے کلام سے اصل طواف کا باطل ہونا نقل ہوا ہے اور ظاہر بعض اخبار کا یہی ہے لہذا بعد پورا کرنے اوس طواف کے کل طواف کا پھر دوبارہ بجالانا حوط ہے۔ پانچویں واجب ہے عمل میں آنا طواف کا درمیان خانہ کعبہ اور مقام حضرت ابراہیم خلیل علی نبینا وآلہ وعلیہم السلام کے جمیع اطراف میں بائیں معنی کہ لحاظ کیا جاتا ہے کہ مسافت ما بین خانہ کعبہ اور مقام حضرت ابراہیم علیہ السلام ساڑھے چوبیس ہاتھ ہوگی اور ملاحظہ اس مقدار کا ہر جانب سے ہوگا یعنی کسی جانب میں

maablib.org

۱۔ مراد اس سے صحن کعبہ میں ایک بنا معروف ہے جو نماز کے لئے ہے کیونکہ مقام اصل میں ایک پتھر ہے کہ جس پر اشر قدم مبارک حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ہیں۔ پس بعض فقہاء کا یہ تعبیر کرنا کہ نماز کو مقام ابراہیم میں بجالا سے مجاز ہے بلکہ مراد اس سے نزدیک مقام یا سلف مقام یعنی پیچھے اوس کے بجالانا نماز کا ہے کیونکہ یہ ظاہر ہے

وقت طواف اس مقدار سے زیادہ دور نہ ہونا چاہئے بلکہ مقدار
 مذکور کے اندر ہی اندر رہے پس اگر شخص بعض اوقات طواف میں
 اندازہ مذکور سے کعبہ سے زیادہ دور ہو جائے تو یہ نسبت اس
 مقدار زائد کے طواف باطل ہوگا اور حجر اسماعیل کے تحتینا میں ہاتھ
 ہے بنا براہ طبلکہ اظہر کے وہ مقدار مذکور میں شامل ہے پس
 محل طواف حجر کی طرف چہ ہاتھ اور کچھ مقدار سے زائد نہیں
 ہے پس اگر کوئی اس مقدار معلوم سے حجر سے دور ہو جاوے
 تو محل طواف سے خارج ہو جائے گا اور اس حجر کا اعادہ
 جو خارج میں واقع ہوا ہے مطاف کے اندر کرنا احوط بلکہ اظہر ہوگا
 چہ۔ باہر ہنا طواف کتندہ کا خانہ کعبہ کو اس صفہ سے جو
 خانہ کعبہ میں محسوب ہے اطراف خانہ کعبہ سے جسے شادروان کہتی
 ہیں پس اگر طواف کتندہ بعض اوقات میں اوپر چڑھ جائے
 اور راہ چلے تو وہ حجر طواف کا باطل ہوگا اور اعادہ اس حجر
 کا لازم ہوگا اور اسی طرح اگر اشار طواف میں دیوار حجر اسماعیل پر چڑھا

مستطبات
 کتبہ

maablib.org

کہ اس سنگ پر نماز نہیں پڑھی جاتی۔ اور منقول ہے کہ یہ پتھر جنابے سالت
 ماب علی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں باب البیت کے نزدیک تھا پس بنا براہی کے
 جیسا کہ حدیث میں وارد ہے کہ عہد جناب رسول خدا میں لوگ طواف خانہ کعبہ مقام
 کو طاکر کرتے تھے اہاب میں مقام اور کعبہ کے طواف کرتے ہیں ۱۲ مترجم۔

تو بھی اعادہ اوس جز کا لازم ہے بلکہ احوط یہ ہے کہ آٹھائے
طواف میں شانزدہ ان کی طرف سے ارکان وغیرہ کے
بوسہ لینے کو دیوار خانہ کعبہ کی طرف ہاتھ بھی نہ بڑھاوے
اسی طرح دیوار حجر اسماعیل پر بھی ہاتھ نہ رکھے۔

ساتویں (واجبات میں سے) یہ کہ سات شوط یعنی سات

دورے طواف کے کرے نہ اس سے کم ہوں نہ زیادہ

پس کسی شوط کو عمداً یعنی بقصد و ارادہ کم یا زیادہ کر دے تو

در صورت کمی اگر فعل کثیر جو موجب فوت مولات ہے عمل میں

نہ آیا ہو تو پورا کرنا اوس شوط کا واجب ہے اور اگر مولات

جاتی رہی ہو تو یہ صورت قطع طواف عمداً میں داخل ہے

یعنی جس طرح کوئی جان بوجھ کر طواف کو قطع کر ڈالے اور

بیان اس کا آگے مذکور ہو گا اور اگر کسی نے بھول کر ایک

دورے کو کم کیا ہو تو مشہور تفصیل ہے یعنی اگر نصف طواف

سے تجاوز کر چکا ہے تو اس سے تمام کرے گا اور اگر نصف

طواف سے ابھی تجاوز نہ میں کیا کہ ہو ایک دورہ اس سے

کم ہو گیا ہو احد پھر یاد آجائے تو از سر نو طواف کو شروع

کرے گا اور اگر کسی شخص کو اپنے طواف کی کمی اتنی دیر

تک فراموش رہے کہ اس سے یاد ہی نہ آوے مگر وطن

میں پہنچ کر یاد آوے تو اس سے چاہے کہ اپنی جانب سے

نائب کر کے طواف کرے اور بعض علماء نے اس طرح تفصیل قرار
 دی ہے کہ اگر طواف کنندہ نے ایک شوط فراموش کیا ہے تو
 اس طواف کو باقی ماندہ دورہ کر کے پورا کر دے گا اور اگر ایک
 شوط سے زیادہ یہو لایا ہے تو پھر از سر نو طواف کرے گا
 اور یہ قول احوط ہے اور اس سے زیادہ احوط یہ ہے کہ جو کمی
 واقع ہوئی ہے اس سے تمام کر کے از سر نو ساتوں شوط بجالائے
 اور لیکن اگر کوئی شخص زیادہ کر دے پورے ایک شوط یا دو شوط
 کو یا کمتر مثلاً نصف شوط کو پس اگر بقصد جزمیت دوسرے طواف
 کے ہو دیئے زیادتی کو دوسرے طواف کا جز قرار دے یا بقصد
 لغویت (یہودہ طور پر) زیادہ کر دے تو کسی طرح کا ہرج و مرج
 پہلے طواف میں نہ ہو گا خواہ یہ قصد زیادتی کا اول طواف
 میں کیا ہو یا اثنائ طواف میں یا بعد پورا کرنے سات دورہ کے
 اور اگر اس زیادتی سے اسی طواف کی جزمیت کا قصد کری
 دیئے یہ زیادتی اسی طواف میں مقصود ہو پس اگر ابتداء
 طواف میں قصد جزمیت کیا تھا تو بلا اشکال شروع ہی سے
 وہ طواف باطل ہے اور اگر اثناء طواف میں یہ ارادہ کرے
 تو جب سے کہ یہ قصد کیا ہے اسی وقت سے طواف
 باطل ہو گا اور اگر آخر میں یہ ارادہ کیا ہو تو یہی مشہور بطلان
 طواف ہے مثلاً جس طرح نماز میں کوئی رکعت زیادہ کر دے

نماز باطل ہے اور اگر سہواً طواف میں زیادتی کر دے پس اگر ایک
 شوط سے کمتر ہے اور یاد آجائے تو وہیں قطع کر دے گا
 اور اگر ایک شوط پورا ہے یا ایک شوط سے زیادہ ہے تو پھر
 بھی طواف واجب صحیح ہے اور مستحب ہے کہ طواف کنند بقصد
 قربت مطلقہ یعنی بدون تعرض وجوب نیت کے (اوس سن اند
 دورے کے ساتھ شوط پورے کر دے اور اولے یہ ہے
 کہ سہواً زیادتی کرنے میں یہی طواف کا اعادہ کرے اور اگر
 طواف کنندہ طواف کے اشواط یعنی دوروں کی گنتی میں شک
 کرے پس اگر طواف سے فارغ ہونے کے بعد یہ شک
 ہو تو اس شک کا اعتبار نہیں اور اگر آثار طواف میں شک پیدا
 ہوا اور یہہ شک دائر ہو درمیان اتمام اور زیادتی کے مثلاً یہہ کہ
 اخیر دورے میں شک کرے کہ آیا یہہ ساتھ ساتھ ان شوط ہے
 یا آٹھواں تو یہی یہہ شک معتبر نہیں اور طواف اس کا پورا اور
 صحیح ہے اور اگر شک آثار شوط میں ہو کہ آیا یہہ شوط ساتھ ساتھ
 ہے یا آٹھواں تو بعض علماء نے فرمایا ہے کہ پھر بھی طواف
 اوس کا باطل ہے اور یہہ احوط ہے اور اگر طواف کنندہ یقین
 کرے کہ سات شوط سے زیادہ نہیں ہیں تو اس شہر یہہ
 کہ تمام شک کی صورتوں میں از سر نو طواف کرنا لازم ہو گا۔ اور
 ایک جماعت علماء نے کہا ہے کہ بنا اقل پر اسے مگر ہٹا

قول قوت سے خالی نہیں ہے باوجود اس کے کہ فی الجملہ احوط یہی
 ہے اور اس سے زیادہ احوط یہ ہے کہ بنا اقل پر کر کے طواف
 کا پورا کرنا اور بعد اس کے طواف کا اعادہ کرنا چاہیے۔
 اور جانتا چاہیے کہ طواف واجب کا قطع نہ کرنا احوط ہے
 یعنی یہ نہ چاہیے کہ طواف میں سے باقی رہنے دے کہ اسکو
 دوسرے وقت زیادہ فاصلہ سے بجالائے بلکہ ساتون شوط
 پورے کرے پس بدولن عذر اور بہ محض خواہش نفس موالات
 عرفیہ طواف میں قوت نہ ہونے پائے اور بعض علما نے
 قطع طواف (یعنی طواف کے توڑ ڈالنے کو) صریحاً منع فرمایا ہے
 اور اگر کوئی شخص طواف کے توڑ ڈالنے کا مرتکب ہو تو پس
 احوط بلکہ اقویٰ از سر نو بجالانا اس کا ہے ہر چند کہ چار شوط بجا
 لا چکا ہو لیکن ہاں اگر عذر عارض ہو کہ وہ مانع ہو تمام کرے
 مثل مرض یا حیض یا حدث بے اختیار کے پس اس صورت
 میں مشہور تفصیل ہے یعنی اگر چار شوط کر چکا ہو تو جس جگہ
 سے قطع طواف کیا ہے پھر وہیں سے شروع کر کے تمام کرے
 اور اگر چار شوط نہیں بجالایا تھا تو از سر نو طواف کرے گا اور اگر
 طواف کتدہ اتمام طواف پر قادر نہ ہو سکے تو احوط یہ ہے
 کہ صبر کرے یہاں تک کہ وقت اس طواف کا تنگ رہ جائے
 اور پھر بھی اگر قادر نہ ہو تو طواف کی پورا کرنے کو اسی کسی کو

کاند ہے پراوٹھا کر طواف دلایا جائے گا اور اگر یہہی ممکن نہ ہو تو
طواف پورا کرنے کو اس کی طرف سے نائب مقرر کریں گے۔

مقصود تیسرا

مستحبات حال طواف میں سنت ہے۔ کہ حالت طواف میں یا
برہنہ دعا اور ذکر الہی میں مشغول ہوا اور کلام عبث زبان پر جاری
نہ کرے اور قدموں کو کوتاہ رکھے اور وہ افعال جو نماز میں مکروہ
ہیں اور نہین ترک کرے اور بسند معتبر حضرت رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ سے مروی ہے کہ جو شخص سر برہنہ بوقت زوال خانہ
کعبہ کا طواف کرے اور قدم چوٹے اوٹھا کرے اور تا محرم پر
نظر نہ کرے اور کسی شخص کی عورتوں کو نہ دیکھے اور ہر شوط
میں بغیر اس کے کہ کسی کو اس سے آزار پہونچے ہاتھ یا بدن
اپنے کو حجرا سود سے مس کرے اور ذکر خدا زبان پر جاری
رکھے تو حق سبحانہ و تعالیٰ ہر قدم کے عوض میں اس کے لئے
ستر ہزار حسنے لکھے گا اور ستر ہزار گناہ اس کے محو کرے گا
اور ستر ہزار غلام آزاد کرنے کا ثواب اس کے نامہ عمل میں
لکھے گا کہ ہر ایک غلام کا مول دس ہزار درہم ہوا اور اس شخص
کو ستر ہزار آدمیوں کا کہ اس کی اہلبیت سے ہوں گے ان کا

شفیع قرار دے گا اور ستر ہزار حاجتین اس کی بر لادے گا خواہ
دنیا میں بر لادے چاہے آخرت میں - اور سنت ہے کہ حالت

طواف میں یہ دعا پڑھے۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي يُمِشِي بِهِ عَلَى
ظِلِّ الْمَاءِ كَمَا يُمِشِي بِهِ عَلَى جَدِّ الْأَرْضِ وَأَسْأَلُكَ
بِاسْمِكَ الَّذِي تَهْرُلُهُ أَقْدَامُ مَلَائِكَتِكَ وَأَسْأَلُكَ
بِاسْمِكَ الَّذِي دَعَاكَ بِهِ مُوسَى مِنْ جَانِبِ الطُّورِ
فَاسْتَجَبْتَ لَهُ وَالْقَيْتَ عَلَيْهِ فَحَبَبَهُ مِنْكَ وَأَسْأَلُكَ
بِاسْمِكَ الَّذِي غَفَرْتَ بِهِ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَالِهِ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ وَأَتَمَّتْ عَلَيْهِ
نِعْمَتُكَ أَنْ تَفْعَلَ بِي كَذَا وَكَذَا - اور حاجت

maablib.org

اپنی طلب کرے اور سنت ہے کہ حال طواف میں یہ ہی کہے

اللَّهُمَّ إِنِّي أَلِيكَ فَقِيرٌ وَإِنِّي خَائِفٌ مُسْتَجِيرٌ
فَلَا تُغَيِّرْ حَسَنِي وَلَا تُبَدِّلْ رِسْمِي - اور ہر شوقا میں

کہ خانہ کعبہ کے در پہ پہنچے صلوات محمد و آل محمد پر بھیجے۔ اور یہ دعا پڑھے۔

سَأَلْتُكَ فَقِيرَكَ مُسْكِينَكَ بِيَا يَدَيَّ فَقَصِدْ شَيْئًا
عَلَيْهِمَا الْجَنَّةَ اللَّهُمَّ الْبَيْتَ بَيْتَكَ وَالْحَرَمَ حَرَمَكَ
وَالْعَبْدَ عَبْدَكَ وَهَذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ
الْمُسْتَجِيرِ مِنَ النَّارِ فَأَعِثْنِي وَوَالِدِي وَأَهْلِي
وَوَلَدِي وَأَخَوَانِي الْمُؤْمِنِينَ مِنَ النَّارِ يَا جَوَادِيكَ الْكَلِيمِ

اور جب حجر اسماعیل علی نبینا و آلہ و علیہ السلام پر پہنچے تو پرنا اٹھائی

کی طرف نگاہ کرے اور کہے۔ اللَّهُمَّ ادْخِلْنِي الْجَنَّةَ

وَاخْرِجْنِي مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِكَ وَعَافِنِي مِنَ السَّقَمِ

وَأَوْسِعْ عَلَيَّ مِنَ الرِّزْقِ الْحَلَالِ وَأَدْرِ عَنِّي

شَرَّ فِسْقَةِ الْبَحْرِ وَالْأَنْسِ وَشَرَّ فِسْقَةِ الْعَرَبِ

وَالْعَجَمِ۔ اور جب حجر اسماعیل سے گزر کر پشت خانہ کعبہ پہنچے

تو کہے۔ یَا ذَا الْمُنِّ وَالطَّوْلِ یَا ذَا الْجُودِ وَالْکَرَمِ اِنَّ
 عَلٰی ضَعِیْفٍ فَضَاعِفُهُ لِي وَتَقْبَلُهُ مِنِّي اِنَّکَ اَنْتَ
 السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔ اور جب رکن ایمانی پر پہنچے تو ہاتھ اٹھا کر
 یہ دعا پڑھے۔ یَا اللّٰہ یا وَلِیِّ الْعَافِیَةِ وَرَافِقِ الْعَافِیَةِ
 وَالْمُنْعِمِ بِالْعَافِیَةِ وَالْمُتَفَضِّلِ بِالْعَافِیَةِ عَلٰی وَعَلٰی
 جَمِیْعِ خَلْقِکَ رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَالْآخِرَةِ وَرَحِیْمَهُمَا
 صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَارْتَقِنَا الْعَافِیَةَ
 وَتَمَامَ الْعَافِیَةِ وَشُکْرَ الْعَافِیَةِ فِی الدُّنْیَا وَ
 الْآخِرَةِ یَا اَرْحَمَ الرَّحْمٰیۃِ۔ پس خانہ کعبہ کی طرف
 سر اٹھا کر کہے۔ الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ شَرَّفَکَ وَعَظَّمَکَ
 وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بَعَثَ مُحَمَّدًا نَبِیًّا وَجَعَلَ عَلَیْہِ
 اِمَامًا مَّا اَللّٰہُمَّ اِهْدِ لَنَا حِیَاةَ خَلْقِکَ وَجَنِّبْہِ

بِشَرِّهِ خَلَقَكَ - اور جس وقت درمیان رکن یمانی اور حجرہ
 کے پہونچے تو یہ دعا پڑھے - **صَلِّ فِي الدَّائِيَةِ حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً**
وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ - اور جب ساتویں دور میں مستحار پہونچے
 اور مستحار پشت خانہ کعبہ میں رکن یمانی کے پاس مقابل
 در خانہ کعبہ کے دیوار خانہ کعبہ کا ایک جڑ ہے سنت ہے کہ وہاں
 کھڑے ہو کے ہاتھوں کو کھول کر دیوار کعبہ پر پھیلا دے اور
 منہ اور پیٹ اپنا کعبہ تک پہونچا دے اور یہ دعا پڑھے -

اللَّهُمَّ الْبَيْتَ بَيْتَكَ وَالْعَبْدَ عَبْدَكَ وَهَذَا امْتِحَانٌ
الْعَابِدِينَ بِكَ مِنَ النَّارِ اللَّهُمَّ مِنْ قِبَلِكَ التَّوْحُّدُ
وَالْفَرَجُ وَالْعَافِيَةُ اللَّهُمَّ إِنِّي عَجْزٌ ضَعِيفٌ فَضَاعِفٌ
بِي وَاعْفُ بِي مَا أَطْلَعْتَ عَلَيْهِ مِنِّي وَخَفِيَ عَلَيَّ
خَلْقَكَ اسْتَجِبْ رِبِّي اللَّهُ مِنَ النَّارِ - اور بعد اس کے
 یہ دعا پڑھے - **اللَّهُمَّ إِنِّي عِنْدِي أَفْوَاجٌ مِنْ ذُنُوبٍ**
وَأَفْوَاجٌ مِنْ خَطَايَا وَعِنْدَكَ أَفْوَاجٌ مِنْ دَرَمَةٍ

وَأَنفَاجٍ مِّن مَّغْفِرَةٍ يَا مَنِ اسْتَجَابَ لِأَبْعَضِ

خَلْقِهِ إِذْ قَالَ انْظُرْ فِي إِلَیْ یَوْمِ یَسْجُدُونَ اسْتَجِبْ لِّی - پس

حاجت اپنی طلب کرے اور دعائیں مہت سی کرے اور جن گناہوں کا جانتا ہے اُن کا مفصلاً اور جو گناہ یاد نہ ہوں اُن کا مجملہ اقرار کرے اور اُن گناہوں کے لئے خدا سے طلب آمرزش کرے کہ اِنْتَ اَللّٰہُ تَعَالٰی وہ سب بخشے جائیں گے بعد اس کے جب حجرِ اسود تک پہنچے تو یہ دعا پڑھے - اَللّٰہُمَّ قَبِّعْنِیْ بِمَا دَرَسْتُ قَتْنِیْ وَبَارِكْ لِّیْ فِیْ مَا اَنْتَ بِنِّیْ اور چاہے کہ اس بات کا نہایت درجے لحاظ رکھے کہ آٹھ طواف میں ہر بار جب حجرِ اسود کے بوسہ دینے کو جائے یا ارکان سے ہاتھ لگا دے یا مستحار سے بدن مس کرنے جائے تو اُس مقام پر نشان کر دے اور جب مس وغیرہ سے فارغ ہو تو پہرا نی جگہ پر جا کر اُسی نشان سے روانہ ہو تاکہ کمی و زیادتی طواف میں حاصل نہ ہو۔

فصل تیسری نماز طواف کی بیانی

جانتا چاہئے کہ واجب ہے بعد طوافِ عمرہ کے دو رکعت نماز طواف کی مثل نماز صبح کے بجالاتی اور یہ بھی واجب ہے کہ یہ

دور کعت قریب مقام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بجالاوسے اور
 احوط یہ ہے کہ بعد از طواف اس نماز کے پڑھنے میں جلدی کریں
 اور نیز احتیاط یہ ہے کہ اس نماز کو پشت مقام میں ادا کرے اور
 اگر قریب مقام کے ممکن نہ ہو اور اتنی دوری ہو جائے کہ قریب
 مقام کے نہ کہا جائے بلکہ اس مسافت کو بعید کہیں تو اس
 صورت میں مقام ابراہیم کے دو جانبوں سے ایک جانب میں
 اس نماز کو پڑھے اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو نزدیک سے نزدیک
 جانب پشت مقام یا دو نو پہلوؤں کی رعایت کر کے نماز کو بجا
 لاوے اور لیکن نماز سنتی میں اختیار ہے کہ جہاں چاہے نماز
 مسجد میں پڑھ سکتا ہے بلکہ علمائے نے کہا ہے کہ نماز طواف
 سنتی کو عدا ترک بھی کر سکتے ہیں اور اگر کوئی شخص اس
 نماز طواف (واجب) کو بھول جائے تو جس وقت یاد آئے
 قریب مقام ابراہیم اوسے بجالاوسے اور اگر قریب مقام ممکن
 نہ ہو تو سائر مواضع مسجد الحرام میں مقام کے پاس کی رعایت
 کر کے پڑھے اور ظاہر یہ ہے کہ جو کچھ یہ سعی وغیرہ بجالا چکا
 ہے اعادہ اس کا لازم نہیں ہے اگرچہ بعد نماز اعادہ کرنا سعی
 کا احوط ہے اور بعض علمائے نے علاوہ اعتبار ترتیب مابین
 نماز طواف اور مابین بقیہ افعال مابعد کے (یعنی باقی اعمال
 عمرہ جو بعد نماز طواف کے واقع ہوں) متفرع کیا ہے

جو شخص واجبات نماز مثل قنارت وغیرہ کو نہ جانتا ہو تو عمرہ اوس کا
باطل ہے پس حجۃ الاسلام سے بری الذمہ نہ ہوگا لہذا مکلف
کو لازم ہے کہ ہر حال میں خصوصاً بوقت ارادہ حج بیت اللہ اپنی
نماز کو صحیح کر لے اور اگر ممکن ہو تو نماز طواف کو مقام ابراہیم میں
بجماعت پڑھے تاکہ قنارت حمد و سورہ کے دغدغہ سے فارغ
ہو جائے گا اور وہی شخص جو کہ نماز طواف کو بہول کیا ہے اگر اسی
مسجد الحرام کا لوٹنا دشوار ہے تو جس مقام پہ یاد آوے اگرچہ
کسی دوسرے شہر میں ہو تو اوسی جگہ دو رکعت نماز طواف کی بجا
لاوے اور احوط یہ ہے کہ اگر دشوار نہ ہو تو حرم میں اگر قریب مقام
نماز بجا لاوے اور بحالت عذر بعض علماء نے نائب ہیچنا مسجد الحرام
میں لازم جانا ہے بنا براس کے احوط یہ ہے کہ جس جگہ نماز
یاد آوے بقصد قضا وہیں پڑھ لے اور نائب معین کرے
تاکہ وہ قریب مقام ان دو رکعتوں کو بجالا لے اور اگر یہ شخص جا
تو اوس کے وارث پہ واجب ہے کہ مثل باقی نماز ہلے فوت
شدہ منیت کے قضا نماز طواف کی ہی عمل میں لاوے اور نماز
طواف میں مستحب ہے کہ پہلی رکعت میں بعد الحمد کے سورہ قل ہو اللہ
اور دوسری رکعت میں سورہ حمد کے بعد قل یا ایہا الکافرون پڑھی
اور جب نماز سے فارغ ہو تو حمد و ثنا الہی بجالا لے اور محمد و آل
محمد پر صلوات بھیجے اور خداوند عالم سے اعمال کے قبول ہونے کی

و عا کرے اور یہ کہے۔ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّيْ وَلَا تَجْعَلْهُ

آخِرَ الْعَهْدِ مِنِّيْ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ بِحَمْدِهِ وَكَلِمَاتِهِ عَلٰی

تَعَارِيْهِ حَتّٰی يَنْتَهِيَ الْحَمْدُ اِلٰی مَا يَحِبُّ وَيَرْضٰی اَللّٰهُمَّ

صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَتَقَبَّلْ مِنِّيْ وَطَهِّرْ

قَلْبِيْ وَزَلِّكَ عَمَّیْ۔ اور بعض روایات میں ہے کہ یہ کہے

اَللّٰهُمَّ اَرْحَمْنِیْ بِطَوَاعِیِّ اِیَّاکَ وَطَوَاعِیِّ

رَسُوْلَکَ صَلِّ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ اَللّٰهُمَّ جَبِّیْ

اَنْ اَتَّعِدَّیْ حُدُوْدَکَ وَاَجْعَلْنِیْ مِمَّنْ یُجْتَنَّ

وَحَبِّ رَسُوْلَکَ صَلِّ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَوَلَدُہٗ

اَلکَلٰتَکَ وِعِبَادَکَ الصّٰلِحِیْنَ۔ پس سجد میں

جاوے اور کہے سَجَدَ لَکَ وَجْهَیْ تَعْدَا

وَرَفَا لِاِلٰہِ الْاَوَّلِ اَنْتَ حَاقِقًا الْاَوَّلُ قَبْلَ کُلِّ

شَیْءٍ وَحَاقِقًا اِنْ اَبَدَ یَدُکَ نَاصِیَتِیْ بِیَدِکَ

وہی ہے جو پہلے ہے اور جو آخر میں ہے اور جو ہر شے سے پہلے ہے اور جو ہر شے سے بعد میں ہے اور جو ہر شے سے پہلے ہے اور جو ہر شے سے بعد میں ہے

فَاغْفِرْ لِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذَّنْبَ الْعَظِيمَ غَيْرَكَ
 فَاغْفِرْ لِي فَإِنِّي مُقَرَّبٌ نَوْبِي عَلَى نَفْسِي
 وَلَاؤِيكَ فَعِ الذَّنْبَ الْعَظِيمَ غَيْرَكَ -

فصل چوتھی سعی کرنے کے بیان میں اور

اس فصل میں تین مقصد ہیں۔ مقصد پہلا صفا و مروہ کے
 بائیں سعی کرنے کے آداب میں۔ اور پہلے سعی جو مستحباہین و نکاذر

پس جس وقت ارادہ سعی کا کرے تو سنت ہے کہ حجر اسود کے
 پاس آوے اور اوس کا بوسے اور دونو ہاتھوں کو یا بدن کو
 حجر اسود سے مس کرے اور نہیں تو اشارہ ہی کرے۔ بعد
 اس کے نزدیک چاہ زمزم کے آکر خود ہی ایک ڈول یا دو
 ڈول پانی اوس ڈول سے جو حجر اسود کے مقابل ہے کھینچے
 اور وہ پانی سر اور پشت و شکم پر ڈالے اور تھوڑا سا پیئے اور
 یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ عَلِمًا نَافِعًا وَدُرِّقًا

وَاسِعًا وَشِفَاءً مِّنْ كُلِّ دَاءٍ وَسَقْمٍ۔ بعد اس

اوس دروازہ سے متوجہ طرف صفا کے ہو کہ جو حجر اسود کے
مقابل ہے اور یہ وہی درجہ ہے کہ جس سے حضرت رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ باہر گئے تھے اور آرام قلب اور آرام بدن کو
ساتھ کوہ صفا پر جاے یہاں تک کہ خانہ کعبہ کو دیکھے اور منہ
طرف رکن عراقی کے کر کے حمد و ثناء الہی بجا لاوے اور نعمتہا
خداوند تعالیٰ کا دل میں خیال کرے اور انہیں خاطر میں لاوے

پس سات مرتبہ اللہ اکبر کہے اور سات مرتبہ الحمد للہ
اور سات بار لا الہ الا اللہ پس تین دفعہ کہے لا الہ الا
وحدہ لا شریک لہ لہ الملک وکہ الحمد
یحییٰ ویمیت ویمیت ویحییٰ وھو حی لا یموت
وھو علی کل شیء قدیمر۔ بعد اس کے محمد و آل

محمد پر صلوات بھیجے اور پھر تین بار کہے اللہ اکبر علی
ما ھذا انا الحمد للہ علی ما اولانا والحمد للہ الحی

۱۔ یہ دروازہ باب النبی کے نام سے مشہور ہے ۱۲ مترجم۔
۲۔ اور یہ بات یعنی کعبہ کا دکھائی دینا چوتھی پٹری صفا پر چڑھ جانے سے حاصل ہوتی
ہے۔ اور رکن عراقی وہ ہے کہ جس میں حجر الاسود ہے اور بالاسے صفا جا کر روئے کعبہ
کبر سے ہونے کا مقابلہ اسی رکن کے لکھا ہے ۱۳ مترجم۔

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الْحَمْدُ الدَّائِمُ - پین تین بار کے اَشْهَدُ
أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ
رَسُولُهُ لَا أَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ
وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ - اور پھر تین مرتبہ کہے اللھم
إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ وَالْيَقِينَ فِي الدُّنْيَا
وَالْآخِرَةِ - پھر تین بار یہ کہے اللھم اَتِنَا فِي الدُّنْيَا
حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ
بعد اس کے سو بار اللہ اکبر اور سو مرتبہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
اور سو مرتبہ الْحَمْدُ لِلَّهِ اور سو مرتبہ سُبْحَانَ اللَّهِ کہے اور
پھر کہے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ وَحْدَهُ لَا يَجُوزُ عَدُوُّهُ
وَنَصْرُ عَبْدِهِ وَغَلَبَ الْأَخْرَابَ وَحْدَهُ فَلَهُ
الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَعَدَدُهُ اللھم بَارِكْ لِي
فِي الْمَوْتِ وَفِي مَا بَعْدَ الْمَوْتِ اللھم اِنِّ
أَعُوذُ بِكَ مِنْ ظُلْمَةِ الْقَبْرِ وَوَحْشَتِهِ - اللھم

أَظْلَمَنِي فِي ظِلِّ عَرْشِكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّكَ بَعْدَ

اسکے اپنے دین و نفس و اہل و مال کو خدا کے سپرد کرنا

بہت مبارک کرے اور کہے اَسْتَودِعُ اللّٰهَ الرَّحْمٰنَ الرَّحِيْمَ

الَّذِي لَا تَضِيْعُ وَدَائِعُهُ دِيْنِي وَنَفْسِي وَمَالِي وَوَلَدِي

اللّٰهُمَّ اسْتَغْلِنِيْ عَلَى كِتَابِكَ وَسُنَّةِ نَبِيِّكَ وَ

تَوْفِيْنِيْ عَلَى مِلَّتِهِ وَاعِذْنِيْ مِنَ الْفِتْنَةِ پس تین

مرتبہ اللہ اکبر کہہ کر دو مرتبہ دعاء سابق کو پڑھے

پھر ایک بار اللہ اکبر کہے اور اسی دعا کو پڑھے

بعد از آن تمام عمل کو دوبارہ بجالائے اور اگر نہ ہو سکے تو

جس قدر ممکن ہو بجالائے اور مستحب ہے کہ اس دعا کو

پڑھے اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ كُلَّ ذَنْبٍ اُذْنِبْتُهُ قَطْرًا

فَاِنْ عُدْتُ فَعُدْ عَلَيَّ بِالْمَغْفِرَةِ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ

الرَّحِيْمُ اللّٰهُمَّ افْعَلْ بِيْ مَا اَنْتَ اَهْلُهُ فَاِنَّكَ اِنْ

تَفْعَلْ بِيْ مَا اَنْتَ اَهْلُهُ تَرْحَمْنِيْ وَاِنْ تَعَذِّبْنِيْ فَاَنْتَ

غَنِيٌّ عَنِّيْ عَذَابِيْ وَاَنَا مُحْتَاجٌ اِلَيْ رَحْمَتِكَ فَاَمِنْ اَنَا مُحْتَاجٌ

اِلَى رَحْمَتِكَ اِرْحَمْنِيْ اللّٰهُمَّ لَا تَفْعَلْ بِيْ مَا اَنَا اَهْلُهُ فَاِنَّكَ

اِنْ تَفْعَلْ بِيْ مَا اَنَا اَهْلُهُ تَعَذِّبْنِيْ وَلَمْ تَظْلِمْنِيْ اَصْبَحْتُ

اَتَقِيْ عَذَابَكَ وَلَا اَخَافُ جُودَكَ فَاَمِنْ هُوَ عَدْلٌ لَا

يَجُورُ اِرْحَمْنِي بَعْدَ اِسْكَ كِه يَا مَنْ لَا يَخِيْبُ سَاِئِلُهُ
وَلَا يَنْفَدُ نَائِلُهُ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَعِدْنِي
مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِكَ اور حديث ميں آيا ہے كہ جو شخص
چاہے كہ مال اوسكار زيادہ ہو تو چاہے كہ صفا پيہ دير تك
كہڑا رہے اور پايہ چپارم پر كعبہ كى طرف مُنہ كر كے يہہ دعا
پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ
وَفِتْنَتِهِ وَغُرْبَتِهِ وَوَحْشَتِهِ وَظُلْمَتِهِ وَضَيْقِهِ
وَضَنْكِهِ اَللّٰهُمَّ اَظْلِلْنِىْ فِىْ ظِلِّ عَرْشِكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ
اِلَّا ظِلُّكَ بَعْدَ اِسْكَ اوس پايہ سے نيچے اوترے اور اپنى پشت
لو برہنہ كرے اور كہے يَا رَبِّ الْعَفْوِ يَا مَنْ اَمَرَ بِالْعَفْوِ يَا
مَنْ هُوَ اَوْلٰى بِالْعَفْوِ يَا مَنْ يُثَلِّبُ عَلٰى الْعَفْوِ الْعَفْوِ
الْعَفْوِ يَا جَوَادُ يَا كَرِيْمُ يَا قَرِيْبُ يَا بَعِيْدُ اَمْرٌ دُوْعًا
يَغْمَتُكَ وَاسْتَعْمَلْنِىْ بِطَاعَتِكَ وَمَرْضَايَتِكَ

مقصد دوسرا

وجوب سعى اور اسكے واجبات كے ذكر ميں اور بعض احكام
جو سعى كے متعلق ہيں جانتا چاہيے كہ واجب ہے بعد نماز طواف
كے سعى كرنى يعنى آنا اور جانا ما بين صفا اور مروہ كے كہ يہہ دو مكان

معین ہیں قریب مسجد الحرام کے اور جان تو کہ سعی بھی مثل
 طواف کے ایک رکن ہے جو شخص عمدًا یا سہوًا سعی کو ترک
 کرے تو حکم اوسکا اوسیطرح ہے جیسا کہ بحث طواف میں
 مذکور ہوا مگر طہارت حدث وخبث سے اور ستر عورت سعی
 میں مستبر نہیں ہے لیکن احتیاط یہ ہے کہ رعایت طہارت حدث
 سے ملحوظ رہے اور واجب ہے کہ طواف اور نماز طواف کے بعد
 سعی کو بجالاوے اور اگر طواف کو پہول جائے اور سعی پہلے کر لے
 تو عادۃ سعی کا احوط ہے اور جاہل مسئلہ کا بھی اسیطرح حکم ہے
 اور واجب ہے کہ سعی میں جزا اول صفا سے ابتدا کرے باینطور
 کہ پیر کی ایڑھی کو جزا اول مسافت سے ملاوے اور سعی شروع
 کرے اور احوط یہ ہے کہ صفا کے چار درجون یعنی چار سیڑھیوں
 پر اونچا چڑھ جائے اور نیت کرے اور اس نیت کو اون درجون سے
 اوترنے تک مستمر رکھے اور نیت یوں کرے کہ سات مرتبہ سعی
 کرتا ہوں میں درمیان صفا و مروہ کے فرض حج تمتع سے واسطے
 اطاعت فرمان خدا کے پس اُن سے پیادہ خواہ کسی حیوان
 یا دو شل انسان پر سوار ہو کر روانہ ہو یہاں تک کہ مروہ پہ اسطرح پہنچے کہ
 پالو کی انگلیوں کو ہر ایک اون سیڑھیوں سے کہ جسے مروہ کی اوپر جاتی ہیں
 ملا دے اور اسکو ایک شوط محسوب کرتے ہیں اور مروہ

کی ساری سیر ہو کر اونچا چڑھ جانا احوط ہی اور پہر اب مروہ سے پہرے
 تاکہ صفا پہ پہنچے جس طرح کہ ابتدا صفا سے کی تھی اور مروہ میں ختم کیا تھا پس
 ہر ایک جانے اور انہیں دو شوط حاصل ہونگے اور ساتواں شوط مروہ
 پہ ختم ہوگا اور واجب ہے کہ جانا اور آنا متعارف راہ سے ہو بس اگر
 مسجد الحرام نے درمیان سورت اللیل کی طرف سے ہو کر مثلاً مروہ میں جائی یا صفا میں
 ہوتی تو ہر آنا جانا سعی میں کافی نہ ہوگا اور واجب ہی کہ جاتے وقت مروہ کے
 طرف منہ ہوا اور لوٹتے وقت رخ صفا کی جانب ہو پس اگر کوئی بطور فقہری
 یعنی اولٹے پیردن چل کر صفا سے طے کرے گا تو جائز نہ ہوگا مان دہنی یا بائیں
 جانب یا پیچھے کو دیکھ لے کر صفا کی طرف نہین رکھتا اور اگر دم لینے اور سناٹا
 صفا یا مروہ پہ بیٹھ جائے تاکہ کچھ راحت حاصل ہو جائز ہے مگر
 احتیاط یہ ہے کہ بلا عذر ما بین صفا و مروہ کے نہ بیٹھنا چاہئے۔
 پوشیدہ تر ہے کہ بعد طواف کے رفع خشکی اور تخفیف حرارت آفتاب
 کے لئے سعی میں تاخیر کرنا جائز ہے لیکن اگر دوسرے دن تک تاخیر
 کرے تو جائز نہین مگر تاخیر وقت شب تک بنا برا قوی جائز ہے اور
 احوط یہ ہے کہ بدولت عذر رات تک بھی تاخیر کرے اور سعی میں سات
 شوط سے عہد زیادہ کرنا مبطل سعی ہے جیسا کہ بحث طواف میں مذکور
 ہوا اور اگر سب سے زیادتی ہو مانی پس اگر ایک شوط سے کم تر ہو تو سعی
 قطع کر دینا اور سعی اسکی صحیح ہوگی اور اگر پورا ایک شوط یا اس سے زیادہ ہو

بھی سعی اسکی صحیح ہے اور ایک جماعت علمائے یہہ کہتا ہے کہ سات شوط
سے جو راند ہو تو سنت ہے کہ اسے سات دور پورے کر دے

تاکہ یہ دوسری سعی ہو جائے اور اس قول کے مطابق ایک حدیث صحیح
بھی وارد ہوئی ہے اور اگر سہو سعی کے شوط میں کمی ہو جائے تو جو وقت
یاد آئے اسے بجالائے اگر اپنے شہر میں چلا گیا ہو اور وہاں یاد آئے
تو بشرط امکان مکہ میں اگر سعی کو تمام کرے اور اگر خود لوٹنا ممکن نہیں ہو تو
نائب اپنا بھیجے اور احتیاط یہہ ہے کہ اگر چار شوط کامل نہ ہوئے تھے کہ سعی کے
شوط میں کمی ہو گئی تو نئے سرے سعی کو بجالانا چاہئے اور جب تک سعی نہ کرے گا
تو وہ چیزیں کہ احرام سے حرام ہو گئی تھیں حلال نہ ہونگی اور ایک جماعت
علمائے فرمایا ہے کہ اگر سعی کے بعض جز میں نسیان ہوا ہے اور یہہ
بہول عمرہ تمتع کی سعی میں ہو وے پس اعمال عمرہ تمتع کے پورا کر لینے
کے گمان پر محل ہو کر عورتوں سے مجامعت کر لے تو واجب ہے اس پر کہ
ایک گنائی کفارہ میں ذبح کرے اور سعی کو تمام کرے اور مطابق اس مضمون کی
ایک معتبر روایت آئی ہے بلکہ ایک جماعت علمائے جماع کے ساتھ ناخون نکالنا
بھی شامل کیا ہے اور مؤید اسکی بھی ایک حدیث ہے اور عمل کرنا اس قول پر
احوط ہے اور اگر سعی کے دور ونگی گنتی وعدہ دین شک کری یس اگر یہہ
شک بعد ختم سعی ہے تو اس شک کا اعتبار نہیں اور اگر اثناء سعی
میں شک عارض ہو پس اگر یقین رکھتا ہو کہ سات شوط تک تو پورے

کئی ہیں یا زیادہ سات سے اور یہ امر اس وقت متصور ہوتا ہے کہ اپنی
 ستیں مردہ میں پائے اب نہیں جانتا کہ سات شوط ہوئی ہیں یا نو شوط
 پس یہ شک اسکا معتبر نہیں ہے چاہئے کہ بنا کو تمام پہ رکھی اور اگر
 مابین شوط میں شک ہو تو ظاہراً باطل ہے چنانچہ جب شک اسکا
 سات سے کمتر کے ساتھ متعلق ہو تو بھی سعی باطل ہے

مقصد تیسرا

سعی کے مستحبات میں مخفی نہ رہے کہ سعی کے وقت سنت ہو کہ پیادہ پا
 ہو وے اور صفا سے منارہ تک میاں چال چلے یعنی رفتار اسکی نہ تیز
 ہونہ آہستہ اور منارہ سے تا بازار عطاران اونٹ کی چال دوڑنا ہوا جائے
 اور اسکو ہرولہ کہتے ہیں اور سوار ہو تو اپنے مرکب کو حرکت دے
 یعنی اوچکاتا ہوالے چلے بشرطیکہ سیکوا سے آزار نہ پہنچی اور بازار عطاران سے
 تا مردہ نہ تیز چلے نہ آہستہ یعنی میاں چال جاوے اور عورتوں کے لئے
 ہرولہ نہیں ہے اور جب منارہ پہنچے تو یہ دعا پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ وَ
 بِاللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِہٖٖتِہٖٓ وَسَلَّمَ
 اَغْفِرْ وَاَرْحَمْ وَتَجَاوِزْ عَمَّا نَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ
 وَاَهْدِنِي لِلَّتِي هِيَ اَقْوَمُ اَللّٰهُمَّ اِنْ عَلٰی ضَعِیْفٍ فَضَاعِفُ لِيْ
 وَتَقَبَّلْ مِنِّي اَللّٰهُمَّ لَكَ سَعْيِيْ وَبِكَ حَوْلِيْ وَتَوَكَّلْتُ عَلٰیكَ رَبِّیْ

عَلَىٰ يَأْمَنُ يَقْبَلُ عَمَلُ الْمُتَّقِينَ پس یہاں سے دوسرے منار تک
 تیز جاوے جب اس منار سے گزرے تو یہ کہے یا ذَا الْمَنِّ
 وَالْفَضْلِ وَالْكَرَمِ وَالنِّعْمَاءِ وَالْجُودِ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ
 إِلَّا أَنْتَ اور جو وقت مروہ پہ پہنچے تو وہ دعا جو صفائیں پڑھی تھی پڑھے
 اور یہ کہے یا مَنْ أَسْرَبَ الْعَفْوِ يَا مَنْ يُحِبُّ الْعَفْوَ يَا مَنْ يُعْطِي عَلَى الْعَفْوِ
 يَا مَنْ يَعْفُو عَلَى الْعَفْوِ يَا رَبَّ الْعَفْوِ الْعَفْوِ الْعَفْوِ اور سعی کی حالت
 میں کوشش کرے گریہ کریمین اور اپنے تئیں آمادہ رکھے رونے پر
 اور دعائیں بہت سی مانگے اور سعی میں یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي
 اَسْأَلُكَ حَسَنَ الظَّنِّ بِكَ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَصِدْقَ النَّيِّ فِي التَّوَكُّلِ
 عَلَيْكَ اور اگر دور چلنا ہو لجاٹے تو جس جگہ یا د آئے وہیں سے اولے
 پیروں پشت کی طرف چلے اور وہاں تک کہ جہاں سے دوڑنا ہو لاٹھا جا کر پھر
 دوڑتا ہوا جا کے

فصل پانچویں

maablib.org

تقصیر کے بیان میں واجب ہے سعی سے فارغ ہو کر تقصیر کرنا یعنی کسی قدر
 ناخنوں کا کاٹنا یا کچھ شارب کے بال کم کرنے یعنی تھوڑی سی لبہن لینی اور
 نیت کر کے کہ تقصیر کرتا ہوں میں محل ہونیکے لئے عمرہ تمتع سے فرض حجۃ الاسلام

میں واسطے فرما سبر داری خدا کے اور تقصیر کی عوض میں سر کے بالوں کا
 منڈوا دینا کافی نہ ہوگا بلکہ حرام ہے اور جو کوئی شخص تقصیر کو بہول جائے
 یہاں تک کہ حج کا احرام باندھ لے تو عمرہ اوسکا تمام ہے مگر چاہئے کہ بنا بر
 احتیاط کے ایک گوشت فدیہ دے اور اگر عمدتاً تقصیر کو ترک کرے
 یہاں تک کہ حج کا احرام باندھ لے تو ایک جماعت علماء نے تصریح کی ہے کہ
 عمرہ تمتع اوسکا باطل ہے اور حج اوسکا حج افراد ہو جائیگا بعد اسکے وہ
 شخص عمرہ مفردہ بجالائیگا اور بعض علماء نے تصریح فرمائی ہے کہ اگلے سال
 اس حج کا اعادہ کریگا اور بعض دوسرے احرام کو باطل جانتے ہیں اور جس
 صورت میں حج تمتع بجالانیکے لئے وقت وسیع ہو تقصیر کو اس شخص پر لازم
 جانتے ہیں اور شخص محرم پر بعد تقصیر کے سوائے سر منڈانیکے حلال ہو جاتی ہیں
 وہ سب چیزیں جو بسبب احرام کے حرام ہو گئی تھیں بنا بر اسکے جو درمیان
 علماء رضوان اللہ علیہم کے مشہور ہے کہ طواف نساء حج اور عمرہ غیر تمتع کے لئے
 مختص ہے اور عمرہ تمتع میں طواف نساء مشروع نہیں ہے ف اگرچہ حج
 شہید قدس سرہ نے بعض اصحاب سی وجوب طواف نساء عمرہ تمتع میں نقل
 کیا ہے مگر قائل کی تعیین نہیں فرمائی اور علامہ علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ اس مسئلہ
 میں ہمیں خلاف معلوم نہیں ہوا ہے مگر چونکہ مسئلہ میں مظنہ خلاف ہی اور بعض
 احادیث ضعیفہ التندہی وجوب طواف پر دلالت کرتی ہیں پس یہ شبہ
 امر دین میں مقتضای احتیاط یہ ہے کہ طواف نساء مع نماز بعد تقصیر بجالانا

چاہئے۔ مخفی نہ رہے کہ جب مکلف کو بجالانا عمرہ تمتع کا ممکن نہ ہو باعث اسکے کہ تنگ وقت میں وارد ہو یا عورت بسبب حیض کے عمرہ تمتع بجا نہ لاسکتی ہو کہ اگر وہ طواف کے لئے انتظار پاک ہو نیکا کرے تو وقت و قوف عرفات و مشعر کا گزر جائیگا پس اگر احرام عمرہ تمتع کے لئے باندھا ہی تو نیت احرام کو احرام حج افراد کے ساتھ بدل دیا چاہئے ورنہ مکہ معظمہ سے احرام باندھ لے اور عرفات و مشعر و منیٰ کی طرف جائے اور پہر مکہ میں لوٹ کر طواف اور سعی حج اور طواف نسا کو بجالا دے بعد اسکے عمرہ مفردہ بجالانا چاہئے کہ اسے قدر حج تمتع جو مکلف پر واجب تھا کفایت کرتا ہے مگر مکہ معظمہ کا محل احرام حج تمتع ہونا محتاج تامل ہی اور اگر اس شخص نے خود اپنے اختیار سے عمرہ کو ایسے وقت میں باطل کیا ہو کہ اعادہ کا زمانہ باقی نہیں رہا تو بھی ظاہراً حج اوسکا حج افراد ہو جائیگا اور بعد اسکے یہ شخص عمرہ مفردہ بجالائیگا لیکن کافی ہونا اس حج افراد کا مکلف کیلئے حج تمتع سے بری الذمہ ہونہیں محل تامل ہے چنانچہ اشارہ اس مطلب کا فصل طواف میں ہو چکا ہے۔

maablib.org

باب دوسرا

حج کے افعال میں اور اس میں سات فصلیں ہیں
فصل پہلی بیان من احرام حج تمتع کی اس فصل میں دو مقصد ہیں

مقصد پہلا

بیان میں وجوب احرام حج کے اور بعض احکام جو متعلق اس کے
 ہیں جب جانا تو لے کہ شخص بعد تقصیر کے محل ہو جاتا ہے یعنی جو
 چیزیں بسبب احرام کے اسپر حرام ہو گئی تھیں وہ حلال ہو جاتی ہیں بعد
 اس کے پہر اس شخص پر دوسرا احرام حج تمتع کے لئی باندھنا واجب ہے
 اور وقت اس کا وسیع ہے اگر چہ احوط یہ ہے کہ روز ترویہ یعنی آٹھویں
 ذیحجہ سے پہلے کہ سے باہر نہ جانا چاہئے اور تنگ ہو جاتا ہے وقت اس
 احرام کا جبکہ بروز عرفہ یعنی نوین ذیحجہ وقت وقوف عرفات کا فوت ہو جائے
 (یعنی جب دیر کر نیسے وقوف عرفات فوت ہو جانے لگے تب وقت اس
 احرام کا تنگ ہوتا ہے) پس فوراً احرام باندھنا واجب ہے اور مستحب ہے
 بلکہ احوط ہے بروز ترویہ آٹھویں ذیحجہ کو احرام باندھنا اور بعضی علما نے
 آٹھویں کو احرام باندھنا واجب جاتا ہے اور نیت اس طرح کرے کہ احرام
 باندھتا ہوں یعنی اپنے نفس کو باز رکھتا ہوں میں اون محرمات سے جو احرام
 حج تمتع میں حرام ہیں بسبب اطاعت فرمان خدا کے اور کیفیت احرام حج کی
 مثل احرام عمرہ کے ہی نیت وغیرہ اور تروک واجبہ یعنی محرمات سے بچنے میں
 جیسا کہ بحث عمرہ میں مذکور ہو چکا ہے اور مقام اس احرام حج کا مکہ ہی جس
 جگہ کہ چاہے احرام باندھ ہی اگر چہ مستحب یہ ہے کہ مسجد الحرام میں مقام ابراہیم

یا حجر اسمعیل بین واقع ہوا اور اگر کوئی شخص احرام کو پہن لیا یا ہانک کہ منی یا
 عرفات میں چلا جائے لازم ہے کہ احرام کے لئے مکہ میں لوٹ کر
 آئے اور اگر باعث تنگی وقت یا کسی اور عذر کی جہت سے لوٹنا
 مکہ کا عمل نہ ہو تو اسی جگہ ہی جہان یاد آیا ہے احرام باندھ لے اور اگر
 افعال کے بجالانے تک ہی یاد نہ آوے تو ظاہراً اس صورت میں صحت حج
 کی ہے جیسا کہ قول مشہور ہے اور اگر بعد گزرنے وقت وقوف عرفات
 و وقوف مشعر کے یاد آئے یا قبل فراغ حج کے کسی جگہ یاد آئے کہ میں احرام
 باندھنا بھول گیا ہوں تو احتیاط یہ ہے کہ حج کو تمام کرے اور سال آئندہ
 بہر دو بارہ حج بجالائے اور حکم جاہل مسئلہ کا بھی مثل حکم فراموش کنندہ
 کے ہی مانا اگر کوئی شخص احرام کو عمدتاً ترک کرے یہاں تک کہ وقت وقوف
 عرفات و مشعر کا جائز ہے توجہ اوسکا باطل ہے **مقصد دوسرا**
 بیان میں مستحبات احرام حج کے وقوف عرفات کے وقت تک جان تو
 کہ بہترین اوقات احرام حج تمتع کرنیوالے کیلئے بعد فارغ ہونیکے عمرہ تمتع
 سے روز ترویہ آٹھویں ذیحجہ ہے بعد نماز ظہر کے اور نماز ظہر نہ ہو تو عصر کے
 بعد ورنہ کسی اور نماز واجب کے بعد اگرچہ قضا نماز ہو احرام باندھے اور نماز
 قضا ہی نہ ہو تو بعد نماز احرام کے اور اقل درجہ وہ دو رکعت نماز ہے جیسا کہ
 مذکور ہوا اور افضل اماکن احرام حج تمتع کرنیوالے کو تمام مکہ میں مسجد الحرام ہی
 اور مسجد الحرام میں بھی افضل جگہ حجر اسمعیل یا مقام ابراہیمؑ ہی پس بعد پیسنے

لباس احرام کے اور بجالانے اور اعمال کے جو پہلے اسے احرام عمرہ میں
گزر چکے ہیں نیت احرام کی کرے جیسا کہ ابھی بیان ہوا بعد اسکے تلبیہ کہے
جیسا کہ پہلے گزرا ہے اور جب ابھی دکھائی دے تو باواز بلند تلبیہ کہے اور
جب متوجہ منی کے ہو تو کہے رَبَّكَ ارْجُوا وَاِيَّاكَ اَدْعُوا فَبَلِّغْنِي اَمَلِي
وَاَصِلْنِي اِلَى عَمَلِي اور ساتھ آرام تن اور آرام دل کے تسبیح و تقدیس اور ذکر
خدا کرتا ہوا منی کو روانہ ہوا اور جب منی میں پہنچے تو کہے الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي
اَقْدَمَنِيْهَا صَالِحًا فِيْ عَافِيَةٍ وَبَلَّغْنِيْ هَذَا الْمَكَانَ بِرَحْمَةِ الْكَاهِنِ
هَذِهِ مَنِيْ وَهِيَ مِمَّا مَنَنْتَ بِهٖ عَلَيْنَا مِنَ الْمَنَاسِكِ فَاسْتَلِكْ اَنْ
تَمَّنَّ بِمَا مَنَنْتَ عَلٰى اَنْبِيَاۡئِكَ فَاِنَّمَا اَنَا عَبْدُكَ وَفِيْ قَبْضَتِكَ

اور سنت ہے کہ روز ترویہ گزر کر شب عرفہ کو منی میں رہے
اور طاعت الہی میں مشغول ہو اور بہتر یہ ہے کہ ان عبادات
خصوصاً نماز و کموسجد خیف میں بجالا دے اور نماز صبح
پر بکر طلوع آفتاب تک تعقیبات پڑھتا رہے اور پھر عرفات کو روانہ ہو اگر چاہے
تو بعد طلوع صبح صادق ہی کے عرفات کو روانہ ہو جائے

ابھی نام ہی سبیل یعنی روکی جگہ کا وادی مکہ میں جس میں باریک سنگریزی ہیں
اور وہ ایک وسیع روکی جگہ ہے اول و ابتدا اسکی جہان کہ شعب وادی منی ختم ہوتا ہے اور آخر اسکا متصل
اس مغیرہ جو کہ باسم منی بنتج میم مشہور ہے نزدیک اہل مکہ کو اور تب لغت میں معنی ہے یہی تفسیر ہوا ۱۴

لیکن سنت ہی بلکہ احوط یہ ہے کہ وادی محسر سے تا طلوع آفتاب تجاوز کرے

اور پہلے صبح صادق سے عرفات کو جانا مکروہ ہے اور بعض علما نے صبح

سے پہلے چلے جانے کی حرمت کو بھی نقل کیا ہے مگر یہ ہے کہ کسی ضرورت

مثلاً بیماری وغیرہ کی جہت سے یا بخوف از دوام خلق کے صبح سے پہلے

عرفات کو متوجہ ہونا مضائقہ نہیں رکھتا اور جب متوجہ طرف عرفات کے ہو

یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ حَمَدْتُ وَاِيَّاكَ اَعْتَمَدْتُ وَوَجَّهَكَ

رَدَدْتُ اَسْأَلُكَ تَبَارَكَ لِيْ فِيْ رِحْلَتِيْ وَاَنْ تَقْضِيَ لِيْ حَاجَتِيْ وَاَنْ

تَجْعَلَنِيْ مِنْ تَبَاهِيْ يَوْمَ مَنْ هُوَ اَفْضَلُ مِنِّيْ اور تلبیہ کہتا رہے

بہنک کہ عرفات میں پہنچے اور جب عرفات میں پہنچ جائے تو خیمہ اپنا نمرہ

وادی محسر یعنی مہم و فتح طہا جلی و کسر و تشدید میں مہم قریب منیٰ کے ترچھی راہ پر اور یہ حد ہی منیٰ کی لکھا ہو کہ ابراہیم

بادشاہ اس جگہ اگر دست ہو گیا پس حسرت کما می و سکر اصحاب نے بسبب اس فعل کے اور یوں بھی منقول ہے کہ

ان قبل اصحاب الفیل حسرتیہ اسی اعبی یعنی اصحاب فیل کا یا تہی جان اگر تک گیا اور ماندہ ہو گیا تھا ۱۲ مترجم معنی

عرفات ایک جگہ مشہور و معروف ہے وجہ تسمیہ میں کہا گیا ہے کہ جب جبریل حضرت ابراہیم

کو عرفات کی طرف لیکھ تو کہا جبریل نے کہ یہ عرفات ہے پس پہچان اپنی مناسک کو پس نام اسکا عرفات

ہو گیا اور مد عرفات کی بطن عرفہ و ثوبہ و نمرہ سے ذی الحجاز تک ہے ۱۲

نمرہ یعنی النون و کسر مہم و فتح را ایک جیل یعنی پہاڑ ہے کہ جبر مقداد حرم کی منہی ہوتی تھی اور جو شخص کہ

دو طرف عرفات کو آئے تو یہ پہاڑ بائیں جانب پڑتا ہے اور نمرہ عرفات کے حدود میں سے ہے ۱۲

میں لگا کے کہ وہ ایک مقام ہی عرفات سے پاس ہی ملا ہوا اور عرفات سے الگ ہے

فصل دوسری

وقوف عرفات کے بیان میں اور اس میں دو مقصد ہیں

مقصد پہلا

واجبات کے ذکر میں ہے جانتا چاہئے کہ واجب ہی وقوف
یعنی توقف کرنا عرفات میں اور وہ ایک جگہ محدود ہے بحد و مشہور
اور مراد وقوف سے صرف موجود رہنا اور ٹھہرنا ہی اوس مکان میں
خواہ سوار و مان رہی یا پیدل چلتا پہرتا رہی یا بیٹھا رہی مان اگر
تمام وقت میں سوتا ہوا یا بیہوش رہی تو وقوف اوسکا باطل ہے اور
واجب ہی بنا برا حوط کے عرفات میں رہنا مابعد زوال سے غروب شرعی
تک کہ وقت افطار روزہ و نماز مغرب کا ہی پس عصر کے وقت
سے مثلاً و مان حاضر ہونا کافی نہیں ہے اور واجب ہی نیت
وقوف کی اسطرح ہے کہ عرفات میں رہنا ہونہیں آجکے ذکی ظہر سے
شام تک حج تمتع میں جو حجۃ الاسلام سے ہے واسطے اطاعت

فرمان خدا تعالیٰ کے اور جان تو کہ عرفات میں رہنا مجموع
اس مدت میں (یعنی مابعد زوال سے غروب تک) اگرچہ
واجب ہے لیکن رکن نہیں ہے پس اگر کوئی شخص اس ساری
مدت میں عرفات میں نہ رہے بلکہ اثنائ میں کہیں چلا جاوے تو گنہگار ہوا
لیکن حج اوسکا صحیح ہے البتہ مسماٰی وقوف یعنی ہر ای نام کچھ
مدت عرفات میں رہنا رکن ہے اگر اتنا ہی عہد اترک کریگا تو حج اوسکا
باطل ہے اور ترک وقوف عرفات سہو امبطل حج نہیں ہے
مگر یہ کہ وقوف مشعر کو بھی سہو اترک کر دے تو حج باطل ہے
اور اس مقام میں چند مسئلہ ہیں پہلا یہ کہ جو شخص ظہر سے
تا خیر کرے وقوف میں یعنی ایک مقدار مدت ظہر سے گزرنے کے
بعد یہ شخص عرفات میں حاضر ہو پس بیابرا کے کہ ابھی بیان
ہوا یہ کہ واجب ہی وقوف زوال سے غروب تک تو یہ شخص
گنہگار ہوگا اور ایک جماعت علیا کا یہ قول ہے کہ زوال سے
عرفات میں ہونا واجب نہیں ہی چنانچہ ظاہر بعض احادیث کا بھی
ہے اور قول اول احوط ہے **مسئلہ** دوسرا یہ
کہ جب کوئی شخص غروب سے پہلے عہد عرفات سے کوچ کر دے
اور حدود عرفات سے باہر چلا جائے پس اگر پیشیمان ہو کر
پہر عرفات میں آگیا ہو اور غروب تک رہا تو کفارہ ساقط ہے

مگر اس صورت میں کفارہ دینا احوط ہے اور اگر عرفات میں لوٹ کر نہ آیا ہو تو واجب ہے کہ ایک اونٹ کفارہ کا راہ خدا میں بقر عید کے دن مکہ میں نحر کرے اور اگر قدرت نہ رکھتا ہو تو اٹھارہ دن پلے در پلے برابر روزے رکھے اور اگر سہواً کوچ کر کے عرفات سے باہر چلا گیا ہو تو پس چاہئے کہ یاد آئے ہی لوٹ آئے اور اگر باوجود یاد آنے کے لوٹ کر نہ آوے تو ظاہراً حکم اسکا مثل اوس شخص کے ہی جو عہداً چلا جائے اور اگر بالکل یاد ہی نہ آوے تو کچھ مضائقہ نہیں اور جاہل مسئلہ کا حکم بھی مثل ناسی یعنی پہلے لوگ ہے **مسئلہ** تیسرا جو شخص وقوف عرفات کو عہداً بالکل ترک کرے توجہ اوسکا باطل ہے اور کفایت نہیں کرتا اوس کے بارہ میں وقوف کرنا عید کی رات کا کیونکہ شب عید کا وقوف جسکو وقوف اضطراری کہا جاتا ہے حقین اوس شخص کے کافی ہی جو وقت پر بھول جائے جیسا کہ آیت مذکور ہوگا **مسئلہ** چوتھا اگر کسی شخص نے بسبب کسی عذر کے مثل نسیان یا تنگی وقت کے وقوف عرفات بالکل ذرا ہی نہ کیا ہو تو کافی ہوگا اور رہنا عرفات میں کسی وقت شب عید کو اگر چہ تھوڑی دیر رہے اور اس زمانہ کو وقوف اضطراری عرفہ کا کہتے ہیں اور اگر کوئی شخص اس وقوف اضطراری کو عہداً ترک کر دی

پس ظاہراً مثل اوسکے ہے کہ جسے وقوف خستاری
 کو عمدہ ترک کیا ہو یعنی ان دونوں صورتوں میں حج اسکا باطل
 ہے اگرچہ وقوف مشعر اوسکو پہر مل جائے **مسئلہ**
 پانچواں جو شخص وقت خستاری اور اضطراری دونوں میں
 وقوف عرفات کو بھول جائے پس کفایت کرتا ہے صحت
 حج کیلئے پانا وقوف مشعر الحرام کا زمانہ خستاری
 اوسکے میں جیسا کہ مذکور ہوگا **مسئلہ** چہا جبکہ قاضی اہل
 سنت کے نزدیک چاند کا ہونا ثابت ہوا اور وہ ثبوت
 ہلال کا حکم دیدے اور شیعوں کے نزدیک شرعاً ہلال ثابت
 نہوا ہو لہذا روز عرفہ موافق اہل سنت کے وہ آٹھویں
 تاریخ ہوگی نزدیک شیعہ کے پس اگر عرفات کی طرف باہر
 جائیں کہ مکہ سے اونسے نکلنے کا دن ہے مخالفت اہل سنت
 کی ممکن ہے اسطرح کہ وہ تو آٹھویں کو جائیں اور شیعہ لوگ
 چاہتے نوین کو روانہ ہوں یا یہہ امر ممکن ہو کہ شیعہ آٹھویں
 تاریخ اونسے ساتھ عرفات میں داخل ہوں مگر چونکہ اہل سنت
 کے حساب سے آج نوین ہے پس وہ تو شام کو مشعر
 کی طرف لوٹ آئیں گے مگر شیعوں کو چاہئے کہ وہ رات کو دوسرے
 دن تک وہیں عرفات میں رہ جائیں تاکہ اپنے حساب کی بوم عرفہ

کو وقوف عرفات کرین یا یہ کہ اہلسنت کے ساتھ آٹھویں
کو عرفات جائیں اور پہر مشعرین واپس آکر دوبارہ دوسرے
دن غروب آفتاب سے پہلے وقوف اختیاری کیلئے
پہر لوٹ کر عرفات میں آجائیں اور قبل از غروب آفتاب
مراجعت عرفہ ممکن نہ ہو تو بعد غروب کے وہاں چلے آنا چاہئے
کہ یہ وقت وقوف اضطراری عرفات کا ہے یعنی بعد غروب
آفتاب روز عرفہ شب عید عرفات میں رہیں پہر مشعرین
آجائیں تا وقوف مشعر ہاتھ آئے پس وقوف اختیاری
یا اضطراری عرفات کے لئے ایسا کرنا واجب ہے اور اعمال
روز عید منیٰ میں بجالائیں اور اگر وقوف عرفات اصلاً
ممکن نہ ہو نہ اختیاری و نہ اضطراری تو پس وقوف مشعر
پر اکتفا کریں یعنی اگر وقوف مشعر ہی بجالائیں تو کفایت
کرتا ہے اور حج انکا صحیح ہے اور جو وقوف مشعر ہی پیشہ
نہو تو حج انکا اس سال میں فاسد ہوگا اور تقیہ اس مقام
میں موجب صحت عمل کے نہوگا بنا بر قول احوط کے وَاللّٰهُ الْعَالِمُ

مقصد دوسرا

وقوف عرفات کے مستحبات میں سنت ہے کہ حاجی
 وقوف کے وقت باطہارت ہوا اور غسل کرے اور
 جو امور کہ باعث پریشانی خاطر ہوں اونہیں دور کرے
 تاکہ دل اسکا متوجہ طرف جناب اقدس الہی کے ہو
 اور سو وقت نماز ظہر و عصر کو ایک اذان و دو اقامت سے
 اول وقت میں بجالائے اور مکہ سے آنیوالے کی بائیں جانب
 عرفات میں پہاڑ کے دامن ہموار میں نہین وقوف کرے
 اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ ایک دوسرے سے ملے ہوئے
 زمین اور بعد نماز کے کہڑا ہوا اور دعائیں مشغول ہوا اور مکروہ
 ہے پہاڑ پر جانا اور زمین مکروہ ہے حال وقوف میں
 سوار رہنا یا بس ٹھہنا اگر کہڑے ہوئے پر قدرت رکھتا ہو
 ورنہ جس قدر ممکن ہو کہڑا رہے اور چاہئے کہ رو قبیلہ ہوا اور دلو
 متوجہ طرف حق سبحانہ و تعالیٰ کرے اور حمد و ثناء الہی
 بجالا دے اور تجید و تہلیل اور سو مرتبہ اللہ اکبر
 کہے اور سو مرتبہ الحمد للہ اور سو مرتبہ سبحان
 اللہ اور سو بار لا الہ الا اللہ اور سو بار آیت الکرسی
 پڑھے اور سو بار محمد و آل محمد پر صلوات بھیجے اور سو
 مرتبہ سورہ انا انزلناہ اور سو مرتبہ لا حول ولا قوۃ

اَلَا بِاللهِ اور سو بار سورہ قل ھوَا اللهُ اَحَدٌ پڑھے
 اور جو دعا چاہے کرے خدا متعالیٰ قبول کریگا
 اور کوشش کرے دعا کر نہین کہ یہ دن دعا مانگنے اور
 خدا سے سوال کریگا ہے اور نزدیک شیاطین کے
 کوئی چیز خواستہ سے نہین ہے کہ جناب اقدس الہی
 سے بچھو غافل کریں اور پناہ مانگ خدا سے شیاطین کے
 شر سے اور ہرگز لوگوں کی طرف نظر نہ کر اور اپنے حال میں
 متوجہ رہ اور دل و زبان سے استغفار کر اور اپنے گناہوں کو
 شمار کر اور گریہ و زاری کر اور اگر رونانہ آوے تو اپنے
 تین متوجہ و آمادہ گریہ پر رکبہ اور دعا کرو اسطے اپنے
 مان باپ و برادران مؤمن کے اور اقل درجہ یہ ہے کہ
 چالیس مؤمن کیلئے دعا کرنی چاہئے اور حدیث میں
 ہے کہ ایک فرشتہ معین ہے کہ جو کچھ وہ شخص برادر مؤمن کی لئے
 طلب کرے تو وہ فرشتہ خدا سے لاکھ برابر اس کے اس
 دعا کر نیوالے لئے طلب کرتا ہے اور اس تمام اوقات وقوف
 کو دعا و استغفار و ذکر الہی میں صرف کرے اسلئے کہ بعض
 علما کے وجوب کے قائل ہوئے ہیں اور چاہئے کہ دعائی
 منقولہ کو پڑھے خصوصاً دعا صحیفہ کاملہ اور دعا حضرت

سید الشہداء علیہ السلام اور دعاء حضرت امام زین العابدین

علیہ السلام اور سنت ہے کہ یہہ دعا پڑھے

اللَّهُمَّ اِنِّي عَبْدُكَ فَلَا تَجْعَلْنِي مِنْ اَجْنَبٍ
وَقَدْ لَكَ وَارْحَمْ مَسِيرِي اِلَيْكَ مِنَ الْفَجِّ الْعَمِيقِ
اللَّهُمَّ رَبَّ الْمَشَاعِرِ كُلِّهَا فَك رَقَبَتِي مِنَ النَّارِ
وَاَوْسِعْ عَلَيَّ مِنْ رِزْقِكَ الْحَلَالِ وَاَدْرَأْ عَنِّي شَرَّ فِسْقَةِ
الْجَنِّ وَالْاِنْسِ اللَّهُمَّ لَا تَمَكِّرْ بِي وَلَا تَخْذَعْ عَنِّي وَلَا
تَسْتَدْرِجْنِي اللَّهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ بِحَوْلِكَ وَجُودِكَ
وَكَرَمِكَ وَمَنِّكَ وَفَضْلِكَ يَا اَسْمَعَ السَّامِعِينَ
يَا اَبْصَرَ الْبَاطِنِينَ يَا اَسْرَعَ الْحَاسِبِينَ يَا اَرْحَمَ
الرَّاحِمِينَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَاَلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ
تَفْعَلَ بِي كَذَا وَكَذَا اور حاجت اپنی بیان کرے

پس ہاتھ آسمان کی طرف بلند کرے اور یہہ کہے

اللَّهُمَّ حَاجَتِي اِلَيْكَ الَّتِي اِنْ اَعْطَيْتَنِيهَا لَمْ يَضُرَّنِي
مَا مَنَعْتَ وَاِنْ مَنَعْتَنِيهَا لَمْ يَنْفَعْنِي مَا اَعْطَيْتَ اَسْئَلُكَ
خَلَاَصَ رَقَبَتِي مِنَ النَّارِ اللَّهُمَّ وَمَلِكَ يَدِكَ
نَاصِيَتِي بِيدِكَ وَاَجَلِي بِعِلْمِكَ اَسْئَلُكَ اَنْ تُوفِّقَنِي
لِمَا يَرْضِيكَ عَنِّي وَاَنْ تُسَلِّمَ مِنِّي مَنْ سِوَاكَ الَّتِي اَدَّبْتَهَا

خَلِيلِكَ اِبْرَاهِيمَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَدُمْلَتْ عَلَيْهَا
 نَبِيِّكَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ اَللَّهُمَّ اجْعَلْنِي
 مِنْ رَضِيَّتِ عَمَلُهُ وَاَطْلَتِ عُمُرُهُ وَاَحْيَيْتُهُ
 بَعْدَ الْمَوْتِ حَيَوَةً طَيِّبَةً بِرُكْبَةِ لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ
 وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي
 وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ
 عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اَللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَالَّذِي
 تَقُولُ وَخَيْرًا اِمَّا تَقُولُ وَفَوْقَ مَا يَقُولُ الْقَائِلُونَ
 اَللَّهُمَّ لَكَ صَلَوَاتِي وَلِشُكْرِي وَمَحَبَّتِي وَمِمَّا تَنِي
 وَلَكَ بِرَأْسِي وَبِكَ حَوْلِي وَمِنْكَ قُوَّتِي اَللَّهُمَّ
 اِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَمِنْ وَسَاوِسِ الصَّدْرِ
 وَمِنْ شَتَاتِ الْأَمْرِ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ اَللَّهُمَّ اِنِّي
 اَسْئَلُكَ خَيْرَ الرِّيَاحِ وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا يَجِيئُ بِه
 الرِّيَاحُ وَاَسْئَلُكَ خَيْرَ اللَّيْلِ وَخَيْرَ النَّهَارِ اَللَّهُمَّ
 اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي سَمْعِي نُورًا وَفِي بَصَرِي
 نُورًا وَفِي لَحْيِي نُورًا وَفِي دَمِي وَعِظَامِي وَعُرْوِي وَ
 مَفْعَدِي وَمَقَامِي وَمَدْحِي وَمُخْرِجِي نُورًا وَاعْظِمْ لِي
 نُورًا يَا رَبِّ يَوْمَ الْقِيَامِ اِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

اور جہاں تک ہو سکے اس دن خیرات و تصدقات میں
 کمی نہ کرے خصوصاً بندہ آزاد کر نیہیں اور پہر و قبلہ ہوا اور
 کہے سُبْحَانَ اللَّهِ سُوْمَرْتَبہ اور اللَّهُ أَكْبَرُ مَا شَاءَ اللَّهُ
 لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ
 لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ
 وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
 سو بار کہے پس دو آیتیں سورہ بقرہ سے پڑھے پہر تین بار
 قل ہو اللہ احد پڑھے اور آیت الکرسی پڑھے اور آیتہ سحرہ
 کہ جو سورہ اعراف میں ہے کہ اَوَّلُ اَوْسَافٍ اِنْ رَّبِّكُمْ اللَّهُ
 الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضَ فِي سِتَّةِ اَيَّامٍ
 پہر معوذتین یعنی سورہ قل اعوذ برب الفلق اور سورہ قل اعوذ
 برب الناس پڑھے پس شمار کرے نعمتہامی الہی ایک
 ایک چیز کو جو معلوم ہیں اہل و اولاد و مال وغیرہ سے
 اور دور ہونا بلاؤں کا اور کہے اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰی نِعَمَائِكَ
 الَّتِي لَا تُحْصٰی بِعَدَدٍ وَلَا تُكْفٰی بِعَمَلٍ اور حمد کرے خدا
 کی ساتھ ہر آیت حمد کے جو خداوند عالم اپنی ذات پاک کے لئے
 قرآن مجید میں فرمائی ہے اور تکبیر و تہلیل کرے ساتھ ہر
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کے جو خدا نے ساتھ اوس کے اپنے لئے

تبیل کی ہے قرآن میں اور درود بہت محمد وال محمد پر بھی
اور خدا کو ان اسماء مقدسہ سے یاد کر کے جو قرآن میں ہیں
اور ان اسماء سے کہ جنہیں یہ شخص جانتا ہوا اور ان اسماء
سے جو آخر سورہ شریفین میں اور کہے اسْتَئْذِنُكَ يَا اللَّهُ
يَا رَحْمَانُ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ وَاسْتَئْذِنُكَ بِقُوَّتِكَ
وَقُدْرَتِكَ وَعِزَّتِكَ وَجَمِيعِ مَا أَحَاطَ بِهِ عِلْمُكَ
وَيَا رَحْمَنَكَ كُلِّهَا وَبِحَقِّ رِسْوَلِكَ صَلَوَاتِكَ
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَبِاسْمِكَ الْأَكْبَرِ الْأَكْبَرِ وَبِاسْمِكَ
الْعَظِيمِ الَّذِي مَرَّ بِدَعَاكَ بِهِ كَانَ حَقًّا عَلَيْكَ أَنْ لَا تُؤْذَنَ
وَأَنْ تُعْطِيَهُ مَا سَأَلَكَ أَنْ تُغْفِرَ لِي جَمِيعَ ذُنُوبِي فِي
جَمِيعِ عِلْمِكَ فِيَّ اور جو حاجت رکھتا ہو خدا سے طلب کرے
اور دعا کرے کہ سال آئندہ توفیق حج کی دے اور ہر سال
وہ حج سے مشرف کرے اور ستر بار کہے اسْتَئْذِنُكَ يَا جَنَّةَ
اور ستر مرتبہ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ رَبِّي وَأَتُوبُ إِلَيْهِ کہے ہر
پر ہے اوس دعا کو جو جبریل نے اس مقدس نام میں حضرت آدم
علیہ السلام کو قبول توبہ کے لئے تعلیم کی تھی سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ
وَبِحَمْدِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ عَمِلْتُ سُوءًا وَظَلَمْتُ
نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذُنُوبِي فَأَغْفِرْ لِي إِنَّكَ أَنْتَ خَيْرُ الْغَافِرِينَ

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ عَمَلْتُ
سُوءًا وَظَلَمْتُ فَأَعْتَرَفْتُ بِذُنُوبِي فَأَغْفِرْ لِي إِنَّكَ
أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ اوْر جب سورج غروب ہو جائے تو
کہے اللَّهُمَّ ارِنِي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَمِنْ بَشَلَّتِ
الْأُمُورُ وَمِنْ شَرِّ مَا يَحْدُثُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَنْ سِئِ
ظُلْمِي مُسْتَجِيرًا بِعَفْوِكَ وَأَمْسِي خَوْفِي مُسْتَجِيرًا بِإِمَانِكَ
وَأَمْسِي ذُلِّي مُسْتَجِيرًا بِعِزَّتِكَ وَأَمْسِي وَجْهِ الْفَاقِي
مُسْتَجِيرًا بِوَجْهِكَ الْبَاقِي يَا خَيْرَ مَنْ سُئِلَ وَبِأَجْوَدَ مَنْ أَعْطِيَ يَا رَاحِمَ مَنْ اسْتَرْخِمَ جَلِيلِي
بِرَحْمَتِكَ وَالْيَسِينِي عَافِيَتَكَ وَأَصْرِفْ عَنِّي شَرَّ
جَمِيعِ خَلْقِكَ بِسُورَةِ مَشْرِ الْحَرَامِ کے بارام تن روان
ہوا اور استغفار کرے اور دعا پڑھے اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْهُ
أَخْرَ الْعَهْدِ مِنْ هَذَا الْمَوْقِفِ وَارْزُقْنِي الْعَوْدَ أَبَدًا مَا
بَقِيَتْنِي وَأَقْلِبْنِي الْيَوْمَ مُفْلِحًا مَبْنِيًا مُسْتَجَابًا لِي
مِنْ حَوْماً مَغْفُورًا لِي بِأَفْضَلِ مَا يَنْقَلِبُ بِهِ الْيَوْمَ
أَحَدٌ مِنْ وَفْدِكَ وَحُجَّاجِ بَيْتِكَ الْحَرَامِ وَاجْعَلْنِي
الْيَوْمَ مِنْ أَكْرَمِ وَفْدِكَ عَلَيْكَ وَأَعْطِنِي أَفْضَلَ
مَا أَعْطَيْتَ أَحَدًا مِنْهُمْ مِنَ الْخَيْرِ وَالْبَرَكَاتِ وَالرَّحْمَةِ وَ

الرِّضْوَانِ وَالْمَغْفِرَةِ وَبَارِكْ لِي فِيمَا أَرْجِعُ إِلَيْهِ مِنْ أَهْلِ
أَوْ مَالٍ أَوْ قَلِيلٍ أَوْ كَثِيرٍ وَبَارِكْ لِي فِي سَائِرِ
كُلِّ شَيْءٍ اللَّهُمَّ اعْتِقْنِي مِنَ الشَّارِ

فصل تیسری

وقوف مشعر الحرام کے بیان میں اور اس میں دو مقصد ہیں

۱۔ مشعر الحرام وہ ایک پہاڑ ہے مزدلفہ کے اخیر میں اور نام اس کا قرح ہے اور نام رکھا جاتا ہے
وہ پہاڑ جمع اور مزدلفہ اور مشعر الحرام اس واسطے کہ وہ جگہ عبادت کی ہے اور صفت اس کی بحرام
واسطہ حرمت اور بزرگی اس کی کے یا اس واسطے کہ وہ حرم میں سے ہے اور پہاڑ مشہور کے میم مشعر کا مفتوح
ہے اور بعض اسم آلہ کی تشبیہ پر کسرہ دیتے ہیں اور حد مشعر کی ما بین زمین کے حیاض تک
(اور زمین بدویم وہ تنگ راہ جو دو پہاڑوں کے درمیان ہو) اور حیاض سے وادی محتر تک اور نام رکھا جاتا ہے
ہر موضع منک کا مشعر اس واسطے کہ وہ جگہ ہے عبادت خدا کی۔ المزدلفۃ لیلۃ الازدکاف ای الاجتماع
وایحیی جمعاً ایضاً اس لئے کہ آدم علیہ السلام نے جمع کیا اس مقام میں درمیان دو نمازوں مغرب و عشا کے
یہ حدیث میں ہے کہ مشعر کا نام مزدلفہ یوں رکھا گیا کہ جبریل علیہ السلام نے ابراہیم علیہ السلام سے عرفات
میں کہا یا ابراہیم انزل لک الی مشعر الحرام یعنی ما ی ابراہیم نزدیک ہو مشعر الحرام سے اولانم
انزل لک الیہا فی عرفات یا ایہا لوگ مجسم ہوتے ہیں عرفات سے انکر ۱۲

مقصد پہلا

واجبات میں ہے جان تو کہ جب بقرعید کی رات کو عرفات سے کوچ کرے تو چاہئے کہ مشعر الحرام میں آوے اور تمام رات دن بچلے تک وہیں رہے اور بعض علما اس شب ہونی کو مشعر الحرام میں واجب جانتے ہیں اور نسبت اس وجوب کی اکثر علما کی طرف دی ہے اور یہہ احوط ہے اور نیت اس طرح کرے کہ شب عید بسر کرتا ہوں نہیں مشعر الحرام میں واسطے رضای الہی کے اور جب فجر طالع ہو پس نیت وقوف مشعر کی کرے اس طرح کہ مشعر الحرام میں وقوف کرتا ہوں نہیں طلوع آفتاب حج تمتع میں واسطے واجب ہونیکے قرۃً الی اللہ اور بنا بر قول مشہور و احوط کے طلوع آفتاب تک مشعر میں رہنا واجب ہے پس اگر عہدً اطلوع آفتاب سے پہلے مشعر سے باہر چلا جائے اور وادی محشر سے تجاوز کر جائے تو گنہگار ہوگا اور بعض علما نے کفارہ دینا واجب جانا ہے اور اس جگہ چند مسئلہ ہیں مسئلہ پہلا یہ کہ وقوف مشعر الحرام رکن ہے اور یہہ تمام وقوف واجب ہے پس

اگر کوئی بالکل اوسے ترک کر دے تو حج اوسکا باطل ہے
 لیکن وقوف مشعر کبھی ساقط نہیں ہو جاتا ہے اوس شخص
 کے حق میں کہ جس نے بقصد وقوف تمام رات مشعر میں گزاری
 ہو اور بعد طلوع فجر کے وہاں رہنا اوسے دشوار ہو مثل
 عورتوں کے اور ضعیف مردوں اور بیماروں کے کہ انہوہ خلالتوں
 کے باعث سنہ مشقت بہت اہین پیش آئیگی یا وہ لوگ
 جس کو کوئی کام ضروری ہو پس جائز ہے کہ طلوع فجر سے
 پہلے مشعر سے منی کی طرف چلے جائیںگی اور اگر کوئی
 شخص ببطر حکا عذر نہ رکھتا ہو اور پہر باہر چلا جائے تو
 بعض علماء نے کہا ہے کہ اگر طلوع فجر سے پہلے باہر جائے
 بشرطیکہ علاوہ شب باش ہوئے مشعر کے وقوف عرفہ بھی
 اوسے فوت نہوا ہو تو حج اوسکا صحیح ہے لیکن کفارہ میں
 ایک کو سفند دینا اوسے لازم ہے اور احوط یہ ہے کہ
 اس صورت میں بھی حج اسکا فاسد سمجھا جائے اور چاہئے
 کہ عادیہ حج کا کرے **مسئلہ دوسرا** یہ کہ جو شخص
 وقوف مشعر کو وقت مذکور میں نپا وے تو قبل از زوال
 مشعر میں کچھ دیر رہنا اوسکے حق میں کفایت کرتا ہے
 پس معلوم ہوا کہ وقوف مشعر کے لئے تین وقت ہیں ایک

شب عید ہے اون لوگوں کے لئے جو مشعر میں بعد طلوع فجر کے
 رہ نہیں سکتے جیسا کہ گزرا دوسرا درمیان طلوع فجر اور طلوع
 آفتاب کے تیسرا وقت طلوع آفتاب سے زوال تک
مسئلہ تیسرا یہ کہ پہلے پیا نسے معلوم ہوا کہ وقوف
 عرفات و مشعر کے دو وقت ہیں ایک اختیاری دوسرا
 اضطراری پس مکلف باعتبار اس کے کہ وقوف دونوں
 اختیاری اوسے ہاتھ آئیں یا دونوں اضطراری یا ایک اختیاری
 دوسرا اضطراری یا اصلاً وقوف نکرے تو یہ سب نو
 فہم ہیں پہلی یہ کہ دونوں وقوف کو اختیاری وقت میں بجالاؤ
 توجہ کے صحیح ہونے میں کوئی اشکال نہیں ہے دوسری یہ کہ
 وقوفین یعنی وقوف عرفات و مشعر سے کسی ایک کو بھی نپاؤ
 نہ وقت اختیاری و نہ اضطراری میں پس اس صورت میں
 بطلان حج میں کوئی اشکال نہیں ہے پس چاہئے کہ اوسے
 حج کے احرام سے جسے باندھے ہے عمرہ مفردہ بجالائے
 یعنی طواف و نماز اوسکی اور سعی و تقصیر اور طواف التبا اور
 اوسکی نماز بجالائے کہ اسکو عمرہ مفردہ کہتے ہیں اور احرام سے
 محل ہو جائے یعنی جو چیزیں حرام نہیں وہ حلال ہو جائیں گی اور
 اگر گوسفند ہمراہ رکھتا ہو تو ذبح کرے گا اور سنت ہی کہ یہ شخص

حاجیوں کے ساتھ منیٰ میں رہے اور جب مکہ معظمہ میں جاے تو
 عمرہ کے افعال کو بجالائے اور اگر شرائط مقررہ و جو ب
 حج کے اسکے بارہ میں متحقق ہوں تو سال آئندہ حج کرے
 تیسری یہ کہ وقوف عرفہ کو اختیاری و قتمین بجالائے
 اور وقوف مشعر کو وقت اضطراری میں چوتھی برعکس اسکے
 یعنی وقوف عرفہ کو اضطراری وقت میں بجالائے اور وقوف
 مشعر کو وقت اختیاری میں اور ان دونوں صورتوں میں حج
 صحیح ہے اور حج کی صحت پر ان دونوں صورتوں میں دعویٰ اجماع
 کا کیا گیا ہے باپچوین یہ کہ اس شخص نے دونوں وقوف مشعر و
 عرفات اضطراری وقت میں کئے ہوں پس اس صورت میں
 حج کے صحیح ہونے میں اختلاف ہے اور صحت حج کی یعنی حج کا
 صحیح ہونا بعید نہیں ہے لیکن احوط اعادہ حج کا ہے سال
 آئندہ میں جبکہ شرطین وجوب کی پائی جائیں چہٹی یہ کہ فقط
 وقوف مشعر اضطراری و قتمین اسکے ساتھ آئے اور وقوف
 عرفہ وقت اختیاری یا اضطراری میں نہ کیا ہو تو اس صورت میں
 یہی خلاف ہے اور عدم صحت یعنی صحیح نہ ہونا حج کا اس جگہ
 اقویٰ و اشد ہے قسم ساتوین یہ کہ فقط وقوف عرفہ کو
 اسکے وقت اختیاری میں بجالائے اور وقوف مشعر بالکل

نہ کیا ہونہ وقت اختیار میں نہ اضطراری پس اس صورت میں
 مشہور یہ ہے کہ حج صحیح ہے بلکہ بعض علماء نے فرمایا ہے
 کہ اس صورت میں صحت حج میں کسی نے اختلاف ہی نہیں کیا ہے
 لیکن نفی خلاف کا حکم کر دینا مشکل ہے کیونکہ خلاف اسمین
 پایا جاتا ہے انہوین قسم یہ کہ وقوف مشعر کو اختیاری وقت میں
 بجالاوے اور وقوف عرفہ بالکل نہ کیا ہو تو طائر اس صورت میں
 حج صحیح ہے اور نظامہ کوئی خلاف بھی اسمین نہیں پایا جاتا ہے
 نوین یہ کہ فقط وقوف عرفہ کو اضطراری وقت میں بجالاے
 اور وقوف مشعر بالکل نہ کرے تو حج اس صورت میں صحیح نہیں ہے

مقصد دوسرا

وقوف مشعر الحرام کے مستحبات میں سنت ہی کہ عرفات
 سے طرف مشعر الحرام کے آرام تن اور اطمینان دل کے ساتھ
 استغفار کرتا ہوا متوجہ ہو جب تل سرج یعنی سرخ شیلے
 تک پہنچے کہ دہنی جانب راہ کے واقع ہے یہ دعا پڑھے
 اللَّهُمَّ ارْحَمْ مَوْفِقِي وَزِدْ فِي عَمَلِي وَسَلِّمْ لِي دِينِي
 وَتَقَبَّلْ مِنِّي مَنَّا يَسْكِي اور اونٹ کو تیز نہ چلاوے اور اونٹ

چلاتے وقت کسی کو آزار نہ پہنچاوے اور اَللّٰهُمَّ اَعِثِّقْ
 رَقَبَتِي مِنَ النَّارِ کو بہت سا کہے اور چاہئے کہ نماز مغرب
 و عشا کو مشعر الحرام جلے تک تاخیر کرے اور مشعرین جا کر
 پرٹے اگرچہ تہامی رات تک بھی جاتی رہے اور اگر کوئی
 عذر ہو جائے کہ ثلث شب سے پہلے مشعرین نہ پہنچ سکے تو
 چاہئے کہ نماز کو ادا کر لے اور دونوں نمازین ایک اذان اور دو
 اقامت کے ساتھ ملا کر پرٹے اور نافلہ مغرب کو بعد مغرب
 نہ پرٹے بلکہ عشا کے بعد بجالاوے اور احوط یہ ہے کہ
 جب مشعر الحرام میں آئے تو نیت کرے کہ شب بسر کرتا ہوں
 مشعر الحرام میں حج تمتع میں واسطے رضا و خوشنودی خدا
 کے اور پہلے گزر چکا ہے کہ اظہر و احوط یہ ہے کہ رات
 گزارنا مشعرین واجب ہے اور مستحب ہی کہ وسط و ادوی
 مشعرین رستہ کی دہنی جانب اوترے اور یہ دعا پرٹے ہے
 اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اَنْ تَجْمَعَ لِيْ فِيْهَا جَوَامِعَ الْخَيْرِ
 اَللّٰهُمَّ لَا تُؤَيِّسْنِيْ مِنَ الْخَيْرِ الَّذِيْ سَأَلْتُكَ اَنْ تَجْمَعَ لِيْ
 فِيْ قَلْبِيْ ثُمَّ اَطْلُبُ مِنْكَ اَنْ تُعْرِفَنِيْ مَا عَرَفْتَ اَوْلِيَائَكَ
 فِيْ مَنْزِلِيْ هَذَا وَاَنْ تَقِيْنِيْ جَوَامِعَ الشَّرِّ اَوْ رَجَاءُكَ هُوَ
 اوس تمام رات کو طاعت و عبادت الہی میں گزارے کیونکہ حدیث میں

آیا ہے کہ دروازے آسمان کے اس راہ کو بند نہ بن ہوئی
 اور آوازیں مومنوں کی اوپر جاتی ہیں خداوند عالم فرماتا ہے
 کہ میں ہوں خداوند تمہارا اور تم بندے ہو میرے ادا کیا
 تم نے حق میرا مجھے لازم ہے کہ قبول کروں میں دعائیں تمہاری
 پس بعضوں کے اونہیں سے سارے گناہ بخش دیتا ہی اور
 بعض کے ٹھور سے بخشتا ہی اور سنت ہے کہ مشعر سے اس
 شب کو ستر کسٹ کر یاں رمی جمرہ کے واسطے اوٹھائے اور
 سنت ہے کہ غسل کرے اور وقوف کی حالت میں با وضو
 رہے اور دعائیں جو ائمہ علیہم السلام سے منقول ہیں اونہیں
 پڑھے اور حمد و ثناء الہی بجالاوے اور یہ دعا پڑھے
 اللَّهُمَّ رَبَّ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ فُكِّ رَقَبَتِي مِنَ الْبُخَارِ وَ
 أَوْسِعْ عَلَيَّ مِنْ رِزْقِكَ الْحَلَالَ الطَّيِّبِ وَأَدْرَأْ عَنِّي شَرَّ
 فَسَقَةِ الْجَنِّ وَالْإِنْسِ اللَّهُمَّ أَنْتَ خَيْرُ مَطْلُوبٍ وَخَيْرُ
 مَدْعُوٍّ وَخَيْرُ مَسْئُولٍ وَلِكُلِّ وَافِدٍ جَائِزَةٌ فَأَجْعَلْ
 جَائِزَتِي فِي مَوْضِعِي هَذَا أَنْ تُقِيلَنِي عَشْرَتِي وَتَقْبَلَ
 مَعْدِرَتِي وَأَنْ تَتَجَاوَزَ خَطِيئَتِي تُفَرِّجَ عَنِ التَّقْوَى مِنْ
 الدُّنْيَا نَرَادِي وَتَقْلِبَنِي مُبِحًا مُسْتَجَابًا بِإِلَهِافِضْلِ مَا يَرْجِعُ
 بِهِ أَحَدٌ مِنْ وَفْدِكَ وَزُؤَارِ بَيْتِكَ الْحَرَامِ اور دعا کرے

اپنے واسطے اور اپنے مان باپ اور بھائیوں اور اہل و مال
 اور فرزند و نکلے لٹے اور بعض علما قائل ہوئے ہیں کہ دعا
 مانگنی و مان واجب ہے اور بہتر یہ ہے کہ سوائے امانی
 اور سب قبل طلوع آفتاب کے مشعر سے روانہ ہوں لیکن
 جب تک آفتاب نہ نکلے وادی محسر سے تجاوز نہ کریں اور جب
 آفتاب کو ہشبیر میرچکے سات بار اپنے گناہوں کا اقرار کرے
 اور سات مرتبہ استغفار کرے اور جب روانہ ہو تو ذکر خدا
 و استغفار کرتا ہوا سکیں و وقار یعنی آرام دل و آرام تن کے
 ساتھ جائے اور جب وادی محسر میں پہنچے اور پیادہ ہو تو
 مثل اونٹ کے تیز چلے اور سوار ہو تو اپنے مرکب کو تیز چلاے
 اور اگر ہرولہ یعنی تیز چلنے کو بھول جائے تو پھر لوٹے اور تیز
 چلے اور ہرولہ کے وقت یہ دعا پڑھے **اللَّهُمَّ سَلِّمْ**
عَهْدِي وَأَقْبِلْ تَوْبَتِي وَأَجِبْ دَعْوَتِي وَاخْلُفْنِي فِيمَنْ
تَرَكْتُ بَعْدِي اور کہے **رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ**
وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعَزُّ الْأَكْرَمُ

شبیر چیلے نامو مثلہ بعد اسکے باء موحہ بروزن امیر اور وہ نام ہے ایک بہت پہاڑ کا مزدلفہ میں بائیں
 اوس شخص کے جو منی کو جائے اور خاص مکہ میں پانچ پہاڑ ہیں جنکا نام شبیر ہے ۱۲ مجمع البحار

فصل چوتھی

منی کے واجبات کے بیان میں۔ جان تو کہ واجب ہے
مکلف پر مشعر الحرام سے کوچ کرنے کے بعد بقعید کے دن اوس
جگہ پر پہرانا جسکو منی کہتے ہیں اور منی میں تین امور کا بجالانا
واجب ہے اول رمی جمرہ عقبہ یعنی پسینا کنکر یوں کا جمرہ کی
طرف اور یہ نام ہے ایک مقام کا کہ وہ محل رمی ہے اور
وقت رمی کا روز عید ہے طلوع آفتاب کے بعد سے غروب
آفتاب تک اور واضح ہو کہ بقعید کے دن صرف اسی جمرہ عقبہ

۱۔ منی بکسر میم والے مقصورہ اس لئے کہتے ہیں کہ جبریل نے حضرت ابزاسیم علیہ السلام
سے اس جگہ کہا کہ تم علی و بک ما شئت یعنی آرزو کر اپنے پروردگار سے جو
کچھ تو چاہتا ہو فتح منی براہیم فی نفسہ ان يجعل الله مکان ابنہ اسمعیل کبش
یا مریذ بجد فداء لہ فاعطی منا یعنی پس آرزو کی ابزاسیم علیہ السلام نے اپنے دل میں
یہ کہ گردانے اللہ کو یہی قرینہ اسمعیل کے جگہ کو سفند کو فدیہ اوسکا کہ اوسکی ذبح کا حکم کرے پس دے اللہ آرزو
اوسکی ۱۲ مالک

۲۔ جمرہ عقبہ مثل منارہ کی طرح واقع ہے اور جمرہ اولی طرف عرفات کے اور درمیان میں وسطی ہے ۱۲ متر جم

پر رمی کیجاتی ہے نہ اور کسی جمرہ پر اور اگر اس دن رمی جمرہ
 عقبہ بھول جائے تو تیسرے یومین ذیحجہ تک رمی کو بجا لاوٹی اور
 شرط ہی کنکریوں میں کہ باوجود صادق اتنی کی اونسپس نام
 سنگریزوں کے بہتر یہ ہے کہ حرم کی کسے مقام کی ہوں
 اگرچہ سخت یہ ہے کہ شب عید وہ مشعر سے اٹھای ہوں
 اور یہ ہی شرط ہے کہ وہ کنکری مستعمل نہ ہوں یعنی کسی
 اور نے صحیح طور سے جمرہ پہاڑ میں نہ پھینکا ہو اور رمی میں
 چند امر واجب ہیں پہلے نیت کر کے کہ سات کنکری
 ڈالتا ہوں میں جمرہ عقبہ پر حج تمتع میں واسطے واجب ہونیکے
 قربۃ الی اللہ دوسرے واجب ہی پھینکا اون سنگریزوں کا
 پس اگر کنکری کو جمرہ پہاڑ کے اسطور سے کہ رمی
 صادق نہ آئے تو کافی نہ ہوگا تیسرے یہ کہ وہ کنکری
 پھینکنے کے ذریعہ سے جمرہ پہاڑ پہنچے پس اگر دوسری جگہ
 لگے اور وہاں سے جمرہ پہاڑ پہنچے یا کسی انسان یا حیوان کی اعانت سے
 وہاں پہنچے تو کافی نہ ہوگا اور شک کرے کنکری کے جمرہ پہاڑ پہنچے نہ
 پہنچنے میں تو بنا کو نہ پہنچے پر رکھے اور پھر پھینکے چوہی
 یہ کہ تعداد کم کنکریوں کی جنہیں پھینکنا ہے سات عدد ہوں
 پانچویں یہ کہ ان کنکریوں کو ایک دفعہ نہ ڈالے اگرچہ جمرہ پہاڑ ایک

سرادہ آتی تو
 سال خود آتی
 ماشاء اللہ

دوسرے کے بعد پہونچیں بلکہ واجب ہے کہ ایک ایک کر کے
 پہونچنے کے ہر چند جمرہ پہ ایک دفعہ جا پہونچیں اور جانتا چاہئے
 کہ مستحب یہ ہے کہ کنکریاں رنگین برنگ سرسئی ہوں اور
 یا کسی اور رنگ کی اور نقطہ ہوں اور ایک ایک کر کے چنی
 ہوں اور نرم ہوں سخت نہوں اور بقدر بند انگشت
 یعنی پورے برابر ہوں اور مستحب ہے کہ کنکریوں کے
 پہنکتے وقت با وضو پیادہ پا ہو سوار نہوا اور بعض علما وجوب
 طہارت کے قائل ہوئے ہیں اور جب سب کنکری ہاتھ میں
 ہوں تو یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ هَذِهِ حَصْبَاتِيْ
 فَاحْصِيْهِنَّ لِيْ وَارْفَعْنِيْ فِيْ عَمَلِيْ اور ہر سنگریزہ کے
 والے وقت اَللّٰهُمَّ اَكْبِرْ كِبْرَ كِبَرِ يَوْمِ
 اَللّٰهُمَّ اَدْحِرْ عَنِّي الشَّيْطَانَ اَللّٰهُمَّ تَصَدِّقًا بِكِتَابِكَ
 وَعَلَى سُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ
 حَاجًّا مَبْرُورًا وَعَمَلًا مَقْبُولًا وَسَعْيًا مَشْكُورًا وَذَنْبًا
 مَغْفُورًا اور سنت ہے کہ مابین اسکے اور جمرہ کے
 دس ہاتھ یا پندرہ ہاتھ کا فاصلہ ہو اور پشت بقبلہ اور منہ
 طرف جمرہ کے ہو اور سنت ہے کہ کنکریوں کو انگوٹھی پر رکھے
 اور انگشت شہادت کے ناخون سے جمرہ پہ پہنکے اور جب

مناہین اپنے قبام کی جگہ پر آئے تو سنت ہے کہ یہ
 دعا ہے اَللّٰهُمَّ بِكَ وَثَقْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ
 فَتَعْمَرَ الرَّبُّ وَتَعْمَرَ الْمَوْلَىٰ وَتَعْمَرَ النَّصِيرُ
دوسرا واجب واجبات میں سے ذبح کرنا ہدی
 یعنی قربانی کا ہے جان تو کہ واجب ہے حج تمتع کر نیوالے
 پر ذبح کرنا ایک ہدی کا پینا برا شہر و اظہر و احوط کے ایک
 ہدی چاند میونکی طرف سے کافی نہو کی اور اگر کوئی شخص
 ہدی مول لینے پر قادر نہ ہو تو اسکی عوض میں دس روزے
 رکھے تین روزے حج میں اور سات روزے اپنے شہر میں
 پہنچ کر رکھے اور اگر ہدی دستیاب نہ ہو تو قیمت اسکی کسی معتد
 کے پاس رکھ دے کہ بقیہ ماہ ذیحجہ میں وہ ہدی مول لیکر

۱۔ چار وجہات لغت میں وہ چوٹے چوٹے سنگریزی ہیں اور موضع جمار کہ منی میں
 ہی نام رکھا جاتا ہے جمرہ اس واسطے کہ وہ موضع رمی کیا جاتا ہے جمرہ یعنی سنگریزی سیہ یا اس واسطے کہ
 وہ جگہ اجتماع سنگریزوں کے ہے اور جمرات منی کے تین ہیں اور دوسیاں ہر جمرہ کے بقدر تیسریاں
 حاصل ہیں از انجملہ جمرہ عقبہ ہے نزدیک مکہ کے یعنی جو جمرہ مکہ کی سمت واقع ہے اور بقبر عید کی دن صرف
 یہی جمرہ عقبہ رمی کیا جاتا ہے اور پھر حمرۃ الدنیا ہی چو کہ او ترنے والوں کے اوتار کی جگہ
 ہے مسجد خیف کے نزدیک تر ہے اس واسطے نام اسکا حمرۃ الدنیا ہوا ۱۲

او سے ذبح کرے اور اگر اس سال میسر نہ ہو کے تو سال
 آئندہ میں لیوے اور ذبح کرے مگر احوط یہ ہے کہ اس صورت میں
 ذبح ہدی کے ساتھ دس روزے بھی رکھے اور اگر بقر عید کے
 دن ہدی کا ذبح کرنا بھول جائے یا بسبب کسی عذر کے بقر عید کو
 ہدی ذبح نہ کی ہو تو تیسرے یومین تاریخ بلکہ آخر ذیحجہ تک تاخیر جائز ہے
 اور واجب ہے یہ کہ ہدی یعنی حیوان قربانی کا شتر یا گائے
 یا گوسفند ہو پس اگر شتر ہو تو پانچ سال کامل ہو کر چھٹے
 برس میں داخل ہوا ہو اور اگر گائے ہو تو احوط یہ ہے
 کہ دو سالہ کامل ہو کر تیسرے سال میں شروع ہو اور
 قسم کو سفند سے اگر بہتر و نوبہ و مینڈا ہوسات مہینے اوسکے
 تمام ہو چکے ہوں اور اٹھواں مہینا اوسے شروع ہوا اور احتیاط
 یہ ہے کہ وہ ایک سال تمام ہو کر دوسرے سال میں داخل
 ہوا ہو اور قسم کو سفند اگر بزر یعنی بکرا ہو تو احوط یہ ہے کہ
 دو سالہ پورا ہو کر تیسرے سال میں شروع ہوا اور شرط ہے
 ہدی میں کہ کبھی طرح کا اوسمیں نقصان نہ ہو سارے اعضا
 اوسکے سالم ہوں پس اندھا اور لنگڑا اور بہت بوڑھا اور بیمار
 کافی نہ ہو گا بلکہ اگر ذرا سا کان اوسکا کٹا ہو یا اندرونی سینک
 ناقص ہو تو بھی کافی نہیں ہے اور چاہئے کہ جانور دُلا ہی نہ ہو

اور شہور بین العلماء یہ ہے کہ گرد و نمین اوس کے چربی ہونا
 کفایت کرتا ہے اور احوط یہ ہے کہ ایسا جانور لیوے کے
 عرف میں جسے دُبلانا کہیں اور اگر درمیان سے کان چرے
 ہوئے یا سوراخ دار ہوں کچھ مضایقہ نہیں مگر احوط یہ ہے
 کہ جس جانور کا کان شکافہ ہو یا کان میں سوراخ ہو یا جسکی
 اصل خلقت میں سینگ یا کان یا دم نہ ہو تو اوس سے بھی
 مول نہ لیوے اور جس حیوانکی رگین اور بیضتین مل ڈالے
 ہوں کہ اسکو موجد و مرضوض الخصیتین کہتے ہیں تو اوسے
 بھی ذبح کرے اور اظہر واشہر یہ ہے کہ جانور خصی کا بھی
 ذبح کرنا کافی نہ ہوگا اور اگر کوئی شخص حیوان مول لیوے اس
 خیال سے کہ بی عیب ہے لیکن ذبح کرنے کے بعد معلوم ہوا
 کہ ناقص ہے تو بھی کافی نہیں ہے اور اگر پہلے سے گمان ہو کہ
 جانور فریبہ ہے لیکن بعد ذبح کے دُبلانا اور لاغر نکل آئے تو کافی ہے
 اور سب طرح کافی ہے اگر یہ گمان لاغر ہونے کے ذبح کرے مگر
 بامید اس کے کہ فریبہ اور مطلوب ہی سمجھنا و تالے کے موافق
 ہوگا اور بعد اس کے وہ جانور فریبہ نکل آئے لیکن اگر احتمال اس
 جانور فریبہ ہونیکا نہ کرے یا فریبہ ہونیکا احتمال کرے مگر احتمال
 فریبہ واسطے موافقت حکم خدا اور ادائے واجب کے نہ ہو بلکہ

از راہ بی پروائی جانور مول لبیک کر و بچ کر ڈالے اور اتفاقا وہ فرج
 نکل آوے تو ظاہر اکافی نہیں ہے اور جان تو کہ احوط یہ ہے کہ کسی قدر
 ذبیحہ خود کھائی اور کچھ بطور ہدیہ و تحفہ دی اور کسی قدر تصدق کرے اور
 احوط یہ ہے کہ مقدار ہر ایک ہدیہ و صدقہ کی تہائی حصہ ذبیحہ کا ہو اور چاہئے کہ ہدیہ و صدقہ
 مؤمنین پر ہو بنا ہر ایک کے جو ذبیحے منیٰ میں فی الحال ذبح
 ہوئے ہیں غالباً بلکہ ہمیشہ انہیں سودانی لوگ جو
 حوالی منیٰ میں رہتے ہیں لیجا یا کرتے ہیں اور دینا اونکا
 جائز نہیں ہے اس لئے کہ ایمان بلکہ اسلام اوس طائفہ کا
 معلوم نہیں ہے لہذا پہلے تھوڑا سا گوشت اپنی لٹی
 رکھ لے بعد اسکے تیسرا حصہ ذبیحہ کا حاجیوں میں کسی فقیر
 مؤمن کو صدقہ دی اور ایک ثلث اپنے ہر ادران
 ایمانی کو ہدیہ دیوے ہر چند ہنوز حصہ ہر ایک حصہ دار
 کا جدا نہ کیا ہو کہ اوس وقت صاحب صدقہ و ہدیہ اگر
 اپنا اپنا حصہ اوس طائفہ سودانی پر تصدق کر دیں تو
 کچھ مضائقہ نہیں ہے اور اگر ان احتیاطوں سے پیشتر ایسا
 اتفاق ہو کہ سودانی لوگ ذبیحہ کو چوراکر یا لوٹ کر
 لیجا میں تو باعث بطلان ذبح ہدی اور سبب وجوب اعادہ
 کا نہ ہو گا ان اگر خود اپنے اختیار سے دیدے تو احوط یہ ہے

کہ حصہ فقر اکا یہ شخص ضامن رہیگا جانتا چاہئے کہ جو
 جو شخص ذبح بدی پر قادر نہ ہو تو دس دن روزے
 رکھے تین دن متواتر ایام حج میں ساتوین تاریخ ذیحجہ سے
 نویں تک اور اگر ساتوین کو روزہ رکھنا ممکن نہ ہو تو آٹھویں
 نویں تاریخ کو روزہ رکھے اور ایک روزہ بعد مراجعت
 منیٰ سے مکہ آکر رکھے لیکن احوط یہ ہے کہ اس صورت میں
 علاوہ ساتوین اور نویں کے بعد مراجعت کنز کی منیٰ
 سے تین روزے متواتر رکھے یعنی جس روز منیٰ
 سے کوچ کرے اوس دن اور دو روز بعد اوس کے پلے
 در پلے روزے رکھے اور قصد کرے کہ ان پانچ روز
 میں جو تین روزے مطلوب خدا ہوں وہی بدل بدی ہیں
 اور اگر آٹھویں تاریخ روزہ نہ رکھا تو نویں کو بھی روزہ نہ رکھے
 بلکہ منیٰ سے مراجعت کرنے تک صبر کرے اور وہاں
 اگر تینوں روزے متواتر رکھے اور احوط یہ ہے
 کہ ان تین روزوں کے رکھنے میں تعجیل کرے اگرچہ
 اشہر یہ ہے کہ تمام ماہ ذیحجہ میں جب چاہئے یہ
 تین روزے رکھے سکتا ہے اور علاوہ ان کے سات
 روزے اپنے مکان پر پہنچ کر رکھے اور احتیاط

یہ ہے کہ انکو ہی پے درپے بجالادے اگرچہ اس
 تو اتر کا وجوب معلوم نہیں ہوتا اور ان تین روز و نمر
 بعد ہدی دستیاب ہو جائے تو احوط یہ ہے
 کہ ہدی کو ذبح کرے اور استحبات ہدی کے یہ ہیں
 کہ ہدی میں پہلے اونٹ کو اختیار کرے بعد اسکے
 گائے بعد اسکے کو سفند ہوا اور چاہے کہ قربانی خوب
 فریبہ ہوا اور اگر اونٹ یا گائے ہو تو مادہ ہوا اور اگر
 بھیڑ یا بکری ہو تو نر ہو اور سنت ہے کہ جب
 اونٹ کو نحر کرنا چاہے تو اونٹ کو کہڑا کر کے
 دونوں گلے پیراؤ سکے زانوئن تک رشی یا تسمے
 سے باندھ دے اور نحر کنندہ اونٹ کی دہنی
 جانب کہڑا ہو کر چھری یا نیسزہ یا خنجر اوسکی پائین
 گو وال گردن میں یعنی جہان گردن کی جڑ میں سینہ کے
 پاس گڑھا ہوتا ہے وہاں داخل کر دی اور ذبح یا نحر کے
 وقت یہ دعا پڑھے وَجْهَتْ وَجْهِي لِلدَّيْ فِطْرِ
 السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ خَنِيفًا مُسْلِمًا وَمَا أَنَا مِنَ
 الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي
 لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُخْرِفُ

ملاحظہ فرمائیے

وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ بِسْمِ اللَّهِ
 وَبِاللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ پس نحر یا ذبح کرے اور کہے
 اللَّهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّي اور بعض روایات میں وارد ہوا ہے
 کہ یہ تہمہ اللَّهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّي کَمَا تَقَبَّلْتَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ
 خَلِيلِكَ وَمُوسَى كَلِيمِكَ وَمُحَمَّدٍ حَبِيبِكَ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَعَلَيْهِمْ بھی کہے اور سنت ہے
 کہ قربانے کو خود اپنے ہاتھ سے ذبح کرے اور اگر
 خود ذبح کرنا نہ جانتا ہو تو جو شخص ذبح یا نحر کرے اس کے
 ہاتھ پہ ہاتھ اپنا رکھ دے تیسرا واجب مرد و نکلے لئے
 علق یعنی سر منڈانا ہے یا تقصیر کرنا یعنی کسی قدر
 شارب یعنی لبونکے بال کاٹ دینے یا ناخن لینے مگر
 عورتوں اور خنثی جسکے دونوں علامت عورت مرد کی ہو
 اونکو سر منڈانا جائز نہیں ہے اور احوط یہ ہے کہ
 جس شخص نے جو نکی وجہ سے اپنے سر کے بالوں کو گوند
 اور شہد یا کسی اور چیز سے چپکا رکھا ہو یا وہ شخص کہ جسے
 بالوں کو اکھٹا کر کے جوڑا باندھ لیا ہو یا گوندہ لیا ہو یا جسے

مات نحر اوٹ کے حلقوم پر نیزہ مارنا واسطی سر بانی کے ۲۴

کہ پہلے پہل حج کیا ہو تو یہ سب سرمنڈائیں اور تقصیر پر
 اکتفا کریں اور یہ نیت کرے کہ سرمنڈاتا ہوں نہیں
 یا بال یا ناخن لیتا ہوں نہیں فرض حج تمتع میں واسطے واجب
 ہونے اور اس کے قربۃ الی اللہ اور بہتر یہ ہے کہ دلاک
 یعنی جو شخص سر منڈیو الا یا ناخن کاٹنے والا ہو وہ
 بھی نیت کرے اور جب حاجی حلق یا تقصیر کر لیتا ہے
 تو حلال ہو جاتی ہیں اوس پر وہ چیزیں جو احرام کے
 باعث حرام ہو گئی تھیں مگر عورتیں اور شکار اور خوشبو
 کہ یہ تین چیز ابھی حلال نہیں ہوئیں اور جانتا چاہئے
 کہ بنا بر اشہر واحوط کے لازم ہے کہ اول رمی اور
 پہر ذبح اور بعد اسکے حلق ترتیب وار بجالائے اور اگر
 کوئی شخص خلاف ترتیب کے ذبح کو مقدم کرے
 رمی یا حلق کو ذبح یا رمی یا دونوں پر مقدم کرے پس اگر
 اگر از روی فراموشی کے ایسا کیا ہے تو کچھ مضائقہ
 نہیں رکھتا اور اگر عمدۃً ایسا کیا ہے تو بھی بنا بر مشہور
 کے اعادہ واجب نہیں ہے مگر اسکی دلیل میں تامل نہ

جو شخص پہلے پہل حج کرے اوسے ضرور کہتے ہیں ۱۲ دلاک ہندی حجام ہائی ۱۲ منہرجم غنی عنہ

اور اگر ممکن ہو تو حست باطناً اعادہ کرے اور ترتیب وار
 پہر بجالائے اور مخفی نہ رہے کہ گناہی عید کے دن حلق یا
 تقصیر پھول جائے یہاں تک کہ منیٰ سے باہر چلا جائے
 تو اسے واجب ہے کہ حلق یا تقصیر کے لئے مراجعت
 کرے یعنی منیٰ میں لوٹ کر اسے اور اگر مراجعت ممکن
 نہ ہو تو جس جگہ موجود ہے وہیں حلق کر لے اور تا امکان
 بالونکو منیٰ میں بھیج دے اور جس صورت میں خود منیٰ
 میں لوٹ کر جائے تو بعد حلق کے اعادہ طواف کا واجب
 ہے اور مستحب ہے کہ سر منڈواتے وقت رو قبل
 اور بہتہ جانب راست مقدم سر سے کرے اور یہ
 دعا پڑھے **اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِيْ بِكُلِّ شَعْرَةٍ نُؤَدِّا**
يَوْمَ الْقِيَامَةِ اور سنت ہے کہ سر کے بالونکو اپنی
 خیمہ کی جگہ منیٰ میں دفن کر دے اور احوط یہ ہے
 کہ اطراف سر و ریش و شارب سے بھی بال منڈائے
 اور ناخن بھی کٹوائے اور جانتا چاہئے کہ بعد حلق کے حلال ہو جاتی
 ہیں اسکے لئے تمامی محرمات احرام کے سوائے حوشب و روجہ و شکار کے

فصل پانچویں

بیانہیں اون امر و نکتے جو بعد ادای مناسک منیٰ کے
واجب یا مستحب ہیں اور اس میں دو مقصد ہیں

مقصد پہلا

واجبات کے بیان میں ہے پوشیدہ نہ رہے کہ طواف
زیارت اور نماز طواف اور سعی اور طواف نساء اور
اوسکے نماز کے لئے منیٰ سے مکہ میں لوٹ کر آنا
واجب ہے اور حج تمتع کر نیوالے پر گیارہویں تک
مکہ کی مراجعت میں تاخیر کرنا جائز ہے اور گیارہویں سے
زیادہ دیر کر نیہیں اختلاف ہے احوط یہ ہے کہ گیارہویں
سے زیادہ تاخیر نہ کرے اگرچہ جو از تاخیر تیسرا ہوین تک
بلکہ آخر ذی الحجہ تک بعید نہیں ہے اور جانتا چاہئے کہ
عرفات و مشعر و منیٰ پر طواف و سعی کا مقدم کرنا جائز
نہیں ہے مگر جس شخص کو بعد از مراجعت مکہ معظمہ
بجالاتا طواف و سعی کا میسر نہ ہو سکے اوسے جائز ہے
کہ سعی اور طواف عرفات و مشعر و منیٰ کے جائز سے پہلے
بجالاتے مثل اسکے کہ عورت حیض و نفاس کا اون ایام

میں گمان رکھتی ہو یا کہ مرد پیر اور عاجز بیاعت ش خوف
 ازدحام لوگوں کے جو منی سے لوٹ کر آئیں گے طواف نہ کر سکے گا
 ان صورتوں میں اظہار یہ ہے کہ طواف وسعی کا وقوف عرفات
 و مشعر و منی پر مقدم کرنا جائز ہے بعض علما اس صورت میں
 بھی منع کرتے ہیں پس احوط یہ ہے کہ صاحب عذر اگر
 سعی اور طواف کو مقدم کر لے اور بعد اسکے اگر ممکن ہو تو
 ایام شریع گیارہویں بارہویں تیسرہویں میں اعادہ
 اوسکا کرے ورنہ آخر ذیحجہ تک جب ہو سکے اعادہ کر لے
 اور اگر جانتا ہو کہ تمام ماہ ذیحجہ میں طواف اور سعی کرنا ممکن
 نہ ہوگا تو بے اشکال تقدیم واجب ہے لیکن پھر بھی
 احوط یہ ہے کہ نائب مقرر کرے اور کیفیت طواف
 زیارت اور نماز طواف اور سعی کی اوسے طرح ہے جو
 بحث عمرہ میں مذکور ہو چکی ہے اور بعد بجالانے
 اس طواف اور نماز طواف کے اور بجالانے سعی
 مابین صفا و مروہ کے حلال ہو جاتی ہے اس شخص
 پر خوشبو جو بعد سر تراشی کے حرام رہ گئی تھی اور باقی
 رہ جاتی ہے محرمات سے صید اور زن کہ یہہ دونوں
 چیز ابھی حرام رہیں گی اور بعض علما نے فرمایا ہے کہ بجز

بجالانے طواف زیارت و نماز طواف کے خوشبو
 اسپر حلال ہو جاتی ہے لیکن قول اول احوط و اقویٰ
 ہے اور بعد طواف نساء اور نماز طواف نساء کے
 کہ یہ طواف کیفیت اور صورتیں مثل طواف سابق
 کے ہے حلال ہو جاتی ہے عورت اور وہ صید کہ
 بسبب احرام کے حرام ہو گئی تھی حلال ہو جاتی ہے مگر
 چونکہ حرمت صید حرم کی بنفسہ ہے نہ بواسطہ احرام کے
 ہے اسلئے حرمت اسکی بدستور باقی رہیگی اور احتیاط
 یہ ہے کہ قبل طواف النساء کے خوشبو سے اجتناب
 کرے اگرچہ اقویٰ جواز ہے پس اس شخص جسے تمتع کنندہ
 پر تین مرتبہ میں بتدریج محرمات احرام کے حلال ہوتی ہیں
 پہلی مرتبہ بعد حلق کے دوسری مرتبہ بعد سعی مابین
 صفا و مروہ کے تیسری مرتبہ بعد نماز طواف النساء
 کے اور بعض علماء نے تحلیل کو موقوف نماز طواف نساء
 کے ساتھ نہیں جانا ہے اور اول اقویٰ و احوط ہے
 اور جانتا چاہئے کہ طواف النساء اگرچہ واجب ہے
 اور بغیر اسکے عورت اسپر حلال نہیں ہوتی مگر علماء
 بین شہور یہ ہے کہ یہ طواف ارکان حج سے نہیں ہے

پس عمدتاً ترک اس طواف کا مثل ترک طواف
زیارت یا طواف عمرہ کے نہیں ہے کہ جو باعث
فساد حج یا عمرہ کا ہو بلکہ جو شخص طواف نساء کو
ترک کرے تو اس سے واجب ہے کہ اس طواف
کو بجالائے اور جب تک اس کو بجانہ لائیکا عورت اس پر
حلال نہ ہوگی یہاں تک کہ عقد کرنا یا عقد پر گواہی دینا ہی
بنا برا حوط کے جائز نہ ہوگا۔

مقصد دوم

بیان مستحبات طواف زیارت اور سعی و طواف النساء
میں ہے بہتر یہ ہے کہ حاجی بشرط امکان بقرعید کے
روز بجالائے اعمالِ ثلاثہ یعنی رمی و ذبح و حلق کے
مکہ میں لوٹ کر آوے اور اگر عید کے دن نہ ہو سکے تو

maablib.org

اس طواف حج کا طواف زیارت ہی نام ہے اس واسطے کہ حاجی منیٰ سے اگر زیارت خانہ
کعبہ کی کرتا ہے اور مکہ میں ٹہرتا نہیں بلکہ منیٰ کو لوٹ کر جاتا ہے — اور روایت
محبہ بن اطلاق طواف زیارت کا طواف نساء پر ہی آیا ہے — امتزاج

گیارہویں کو مکہ میں آوے اور احوط یہ ہے کہ بلا عذر
 گیارہویں سے زیادہ تاخیر نہ کرے اور سنت کہ غسل
 کر کے متوجہ مسجد الحرام کے ہو اور ذکر خدا کرتا ہوا اور
 تہجد و تعظیم الہی کے ساتھ اور صلوات پیغمبر خدا اور
 آل پر بھیجتا ہوا روانہ ہو اور جب مسجد پر پہنچے تو یہ دعا
 پڑھے اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى شُكْرِىْ وَسَلِّمْنِيْ لَكَ وَسَلِّمْنِيْ
 لِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْأَلُكَ مَسْئَلَةَ الْعَلِيْلِ الذَّلِيْلِ الْمُعْتَزِ
 بِذَنْبِيْ اَنْ تَغْفِرَ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَاَنْ تَرْجِعَنِيْ بِحَاجَتِيْ
 اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ عَبْدُكَ وَالْبَلَدُ بِلَدِكَ وَالْبَيْتُ بِبَيْتِكَ
 جِئْتُ اَطْلُبُ رَحْمَتَكَ وَاَوْفُر طَاعَتَكَ مُتَّبِعًا
 لِامْرِكَ وَاَضِيْبًا لِقُدْرِكَ اَسْأَلُكَ مَسْئَلَةَ
 الْمُضْطَرِّ اِلَيْكَ الْمَطْبُوعِ لِامْرِكَ الْمَشْفُوقِ مِنْ
 عَذَابِكَ الْخَائِفِ لِعُقُوبَتِكَ اَنْ تُبَلِّغَنِيْ عَفْوَكَ
 وَتُجَيِّبُوْنِيْ مِنَ التَّوْبَةِ بِرَحْمَتِكَ
 بعد اسکے حجر الاسود کے پاس جا کر اس سے ہاتھ
 سے مس کرے اور بوسہ دے اور چھبہ اعمال
 طواف عمرہ میں بجالا یا تھا او نہیں بجالا سکے اور تکبیر
 کہے اور نہایت کر کے بہت مذکور سات شو ط بطور

طواف عمرہ کے بجا لاوے اور آداب اس طواف
اور نماز کے اور سعی اور طواف نسا کے اوسے طرح
بین جو سابقاً طواف وسیعی میں مذکور ہو چکے ہیں

فصل چہٹی

بیان میں اس کے کہ شبہائی ایام تشریف کیا رہوین
بارہوین تشریف ہوین ذیچہ منیٰ میں خواب یعنی رات کو
سونے کے لئے رہنا جانتا چاہئے کہ جب حاجی
بقرعہ کے دن طواف وسیعی کے لئے نکد معظہ
میں جائے تو واجب ہے اوسے پہر کہ کیا رہوین اور
بارہوین شب کہنے کے لئے منیٰ میں پہر لوٹ کر آئے
اس لئے کہ بیتوۃ منیٰ یعنی شب ہائش ہونا وانکا
واجب ہے اور جس شخص کے لئے کہ حالت احرام میں
عورت یا شکار سے پرہیز نہ کیا ہو تو اوسے تیسرہوین
شب کو بھی منیٰ میں رہنا واجب ہے اور جس نے
کہ صید و عورت دونوں سے پرہیز کیا ہو تو اوسے

بار ہوین تاریخ بعد زوال شمس منیٰ سے کوچ
 کرنا جائز ہے اور اگر بار ہوین تاریخ کوچ نہ کرے اور
 تیسر ہوین شب آجائے تو او اس شب کو بھی
 ومان رہنا واجب ہو جائیگا اسی طرح تیسر ہوین
 تاریخ کو رومی جہرہ کرنا بھی لازم ہوگا اور واجب ہے
 بیست و تین میں یہ کہ بعد داخل ہونے وقت شام
 کے نیت کرے اور حد شب کی کہ جس قدر بکر کرنا
 منیٰ میں لازم ہے ہی کہ نصف شب کے مابعد تک
 ومان رہے پس اگر نصف شب کے بعد منیٰ سے
 باہر چلا جائے تو کچھ مضائقہ نہیں ہے مگر احوط یہ
 ہے کہ طلوع فجر سے پہلے مکہ میں داخل نہ ہو اور جو
 شخص منیٰ میں رات گزار رہنا ترک کرے تو او سے
 بعوض ہر شب کے ایک گوسفند کفارہ میں دینا
 واجب ہے اور جو شخص منیٰ میں رات گزار رہنا
 بھول جائے یا بسبب جاہل مسئلہ ہو نیکی کے ومان کا
 رہنا ترک کرے تو احوط یہ ہے کہ حکم ان دونوں کا
 ہم مثل اس کے ہے جو عمدہ ترک کر دے پس مثل
 عامد کے ایک گوسفند کفارہ میں ذبح کرے اور

اس طرح احوط ہے کہ جو شخص منیٰ میں رہنے سے
 معذور ہو تو وہ بھی کفارہ دے ہر چہ یہ کہ معذور
 گنہگار نہیں ہے اور معذور وہ شخص ہے کہ کوئی
 عذر مانع بیستوتہ سے رکھتا ہو مثل اسکے کہ خود
 بیمار ہو یا کسی دوسرے کا بیمار ہو یا وہ
 شخص اگر مکہ سے منیٰ آوے
 تو اپنے مال کے تلف ہونیکا خوف رکھتا ہو یا شبان
 یعنی گوسفند چرانے والا ہو یا وہ اشخاص کہ سقایت
 حاج ذمہ اونکے ہے یعنی حاجیوں کو پانی پلاتے ہوں
 مگر علما ان دونو یعنی شبان اور صاحب سقایت پر
 بظاہر فدیہ واجب نہیں جانتے اور اس طرح
 فدیہ لازم نہیں ہے اور سپر جو مکہ میں کام رات
 عبادت کے لئے بیدار رہے اور سوائے امور
 ضروری مثل کہانے پینے یا تجدید وضو کے غیر
 از عبادت اور کسی امر میں مشغول نہوا اور سب ہے
 جو وقت مکہ سے منیٰ کو مراجعت کرے تو یہ کہے
 اللَّهُمَّ رَبِّكَ وَثِقْتُ وَبِكَ أَمِنْتُ وَلَكَ أَسَلْتُ
 وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ فَيَقْرَأُ الرَّبُّ وَيَقْرَأُ الْمَوْلَى

وَفِيهِمُ النَّصِيرُ

فصل ساتویں

وجوب رمی جمرات اور کیفیت اعمال مستحبہ میں ہی
جنگامی میں بجالانا سنت ہے اور اس فصل
میں دو مقصد ہیں

مقصد پہلا

واجبات کے بیان میں ہے جان تو کہ وہ آیا مہنکی
راتوں کو حاجیوں پر رمی میں رہنا واجب ہے چاہئے
کہ مذکور رمی جمرات ثلاثہ ترتیب بجالائے یعنی پہلے
رمی جمرہ اولیٰ کرے بعد اسکے جمرہ وسطیٰ پر پھر
جمرہ عقبہ پر رمی کرے پس اگر کسی نے ترتیب کے
خلاف رمی جمرہ کیا ہو تو جس قدر فرق ہو اسے اعادہ
اسکا کرے تاں اگر چار سنگریزے جمرہ پہ پہینک چکا

اور پہراؤ کو چھوڑ کر دوسرے میں مشغول ہو گیا
 ہو تو اس صورت میں ترتیب میں فرق نہیں آتا چاہئے
 کہ بعد فراغ رومی جمرہ وسطی باقی تین کمری
 جمرہ اولی پہاڑ لگا دے اگرچہ مقتضای احتیاط
 یہ ہے کہ اس جگہ بھی اعادہ کرے اور از سر نو
 رومی کو بجالائے اور واجبات رومی کے مناسک
 منیٰ میں مذکور ہو چکے ہیں حاجت اعادہ کی نہیں
 اور جو کوئی شخص رومی جمرات کو بھول جائے تو
 اسے چاہئے کہ مکہ معظمہ سے پہر منیٰ آنکر رومی
 جمرات بجالائے اور اگر اسے یاد ہی نہ آوے
 یہاں تک کہ مکہ سے باہر چلا جائے تو سال آئندہ
 میں چاہئے کہ خود یا نائب اسکا بجالائے اور جو شخص
 مریض ہو اور بسبب مرض کے مایوس ہو کہ جب تک
 وقت باقی ہے رومی پر قدرت نہ ہوگی تو بعوض اسکے
 دوسرا شخص رومی کرے اور جب صحیح و تندرست
 ہو جائے تو اعادہ لازم نہیں ہے اگرچہ احتیاط یہہ
 ہے کہ اگر صحیح ہو جائے اور وقت رومی کا باقی ہو تو
 اعادہ کرے اور اگر یہہ بات ہو سکے تو بہتر ہے کہ

کہ مریض سنگریزے اپنے ماتہ میں لے اور
 دوسرا شخص اور نہین پہنکی اور اگر کوئی
 شخص رومی جہرات کو عمدہ ترک کرے تو بنا
 برا شہر و اقویٰ حج او سکا فاسد نہین ہوتا
 اور بعض علماء نے فرمایا ہے کہ سال آیندہ میں
 قضا کرنا حج کا اعوط ہے اور مخفی نہ ہے کہ
 رات کے وقت روز گزشتہ یا روز آئندہ کے لئے
 رومی کر لینا جائز نہین ہے مگر جو شخص معذور
 ہو کہ دن میں اس کو ممکن نہوی ہو تو اس سے جائز
 ہے کہ رات میں اس دن کی رومی کرے اور اگر
 کوئی شخص دوسرے دن تک رومی کرنا ہو لجاؤ
 تو چاہئے کہ پہلے قضای رومی سابق کو کرے بعد
 اسکے اس دن کی رومی واجب کو بجالاے

مقصد دوسرا

مستحبات منی کے بیان نہین ہے سنت ہے
 کہ تین دن گیارہوین بار ہوین تیسرہوین تک منی نہین

رہے اور وہاں سے باہر نہ نکلے یہاں تک کہ طواف
 مستحب کے لئے بھی مکہ نہ جائے اور مستحب ہے
 کہ جب جمرہ اول و دوم کو رمی کرے تو روبرو قبلہ
 ہو اور جمرہ دست راست کی طرف ہو اور حسد
 و شنائی الہی بجالا دے اور محمد و آل محمد پر
 صلوات بھیجے پس تہوڑا سا آگے جائے اور
 اور دعا کرے اور یہ کہ **اللَّهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّي**
 بعد اسکے کچھ اور تہوڑا آگے بڑھے اور دعا سابق
 وقت رمی جمرہ کو پڑھے اور رمی کرے اور جب
 کس نکری لگائے **اللَّهُ أَكْبَرُ** کہے اور ہر وقت
 رمی جمرہ عقبہ پشت بقبلہ ہو کر رمی کرے اور تکبیر
 کہنا منیٰ میں بنا بر مذہب مشہور کے مستحب ہے
 مگر بعض علما واجب جانتے ہیں اور حاشیہ طیبہ پر
 کہ منیٰ اور غیر منیٰ میں تکبیر کہنا شرک و کفر کے اور
 منیٰ میں بعد پندرہ نمازوں کے ابتداء ظہر عید سے
 تکبیر کہنا چاہئے اور صورت اوسکی بنا بر مشہور
 کے یہ ہے **اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ**
وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ عَلَى مَا هَدَانَا وَلَهُ الْحَمْدُ

عَلَى مَا آتَيْنَا وَزَقْنَا مِنْ بَهِيمَةٍ لَا نَعَامِ
 اور بعض روایات میں اس طرح وارد ہے کہ بعد
 تكميل سویم و لله الحمد الله اكبر على ما
 هدینا الله اكبر على ما وزقنا من بهیمه
 الا نعام ہے اور بعض روایات میں صرف زیادتی
 الحمد لله على ما آتينا وار د ہے اور اگر
 بارہویں کو منی سے کوچ کرے تو سنت ہے
 کہ مابقی اکیس گنکر یونکو منی میں دفن کر دے اور
 مستحب ہے کہ ان ایام میں واجبی اور سنتی
 نمازوں کو سجد خیف میں بجالائے حدیث میں وارد
 ہے کہ جو شخص تسو رکعت نماز مسجد خیف میں پڑھے

اس مسجد خیف پہاڑ سے اوتار پر جو سر اشیب جگہ ہو اور جیل و نالہ سیلندی
 پر ہو وہ جگہ خیف کہلاتی ہے اور یہ مسجد منی میں پہاڑ کے اوتار پر بنی ہو
 اصل میں مسجد خیف منی تھا کثرت استعمال سے لفظ منی دور ہو گیا اور
 مسجد خیف رک گیا اور سجد رسول صہ عہد انحضرت میں وسط مسجد ہذا
 نزدیک منارہ کے قبلہ رخ مقدار تیس ماہہ کے تھی اور منقول
 ہے کہ ہزار انبیاء علیہم السلام نے مسجد خیف میں نماز پڑھی ہے ۱۲

پہلے اسے کہ وہ مسجد سے باہر جائے حق سبحانہ و تعالیٰ
 شکر بر سر کی عبادت کا ثواب اسے عطا فرماتا ہے
 اور جو شخص سو مرتبہ سبحان اللہ کہے تو لکھا جاتا ہے
 اس کے لئے ثواب بندہ آزاد کر نیکا اور جو کوئی سو بار
 لا اِلهَ اِلاَّ اللہ کہے تو برابر ہے ثواب اس کا بمثل
 ثواب زندہ کرنے کے ایک شخص کے اور جو شخص سو
 مرتبہ الْحَمْدُ لِلّٰہ کہے تو ثواب اس کا برابر ہوگا اس کے
 کہ خراج عراقین کو راہ خدا میں تصدق کرے

خاتمة

طواف وداع اور دیگر مستحبات کے بیان میں کہ جنکو مکہ
 معطر سے نکلنے اور مدینہ منورہ میں وارد ہونے تک
 بجالانا چاہئے جان تو کہ اگر یہ شخص طواف واجب اور
 سعی اور طواف نساکو پیشتر بجالا چکا ہو تو مستحب ہے

کہ اب طواف و دواع کے لئے منیٰ سے مکہ میں لو ٹکر
 جائے اور چاہئے کہ قبل از کوچ چہرہ رکعت نماز
 مسجد خیف میں بجائے اور جب مکہ میں آوے
 تو سنت ہے کہ اندر خانہ کعبہ میں داخل ہو خصوصاً
 وہ شخص کہ جس نے پہلے پہل حج کیا ہو اور حدیث
 میں وارد ہے کہ خانہ کعبہ میں داخل ہونا رحمت خدا
 میں داخل ہوتا ہے اور خانہ کعبہ سے باہر نکلنا گناہ ہے
 باہر آتا ہے اور خداوند عالم اس شخص کو
 بقیہ عمر گناہوں سے نگاہ رکھتا ہے اور گناہان
 گزشتہ اوس کے بخشتیتا ہے اور سنت ہے کہ کعبہ
 میں داخل ہونے کے لئے غسل کرے اور پابریہ نہ داخل
 ہو اور داخل ہونے سے پہلے دو حلقہ در کو پکڑے اور
 یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ الْبَيْتُ بَيْتُكَ وَ
 الْعَبْدُ عَبْدُكَ وَقَدْ قُلْتَ وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ
 اَمِنًا فَاَمِنِّيْ مِنْ عَذَابِكَ وَاجْعَلْ فِيْ مَوْبِئِكَ
 پس داخل ہوا اور کہے اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ
 وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ اَمِنًا اَللّٰهُمَّ فَاَمِنِّيْ
 مِنْ عَذَابِكَ عَذَابِ النَّارِ پس درمیان

دوستوں کے سنگ سرخ پر دو رکعت نماز پڑھے
 پہلے رکعت میں بعد سورہ حمد کے چھ سجدہ پڑھے
 اور دوسری رکعت میں بعد الحمد کے بعد آیات
 سورہ حم سجدہ کے اور آیات قرآن سے پڑھے
 اور پھر گوشہ ہای کعبہ یعنی کعبہ کے کونوں میں بھی
 نمازین ادا کرے بعد اسکے اوس رکن پر آئے
 کہ جہاں حجر اسود ہے اور اپنے شکم کو اوس رکن
 سے ملے اور دوستوں کے گرد پھرے اور اپنے پیٹ
 اور پیٹہ کو ٹونٹنے سے کمرے اور جب خانہ
 کعبہ سے باہر نکل کے بھی آوے تو سیڑھی
 کو دست چپ کی جانب رکھ کر باہر صحن میں قریب
 خانہ کعبہ کے دو رکعت نماز پڑھے اور سنت ہے
 کہ جب تک مکہ میں رہے طواف بہت سے کرتا رہے
 اور طواف حاجیوں کے لئے نماز نافلہ سے افضل ہے
 اور ہر اور ان مؤمنین کی جانب سے طواف کرنا
 بہت ثواب رکھتا ہے اور یہ نیابت حضرت پیغمبر خدا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت فاطمہ زہرا
 صلوات اللہ علیہا اور حضرات ائمہ اثنی عشر علیہم السلام
 کی نیابت سے طواف کرنا ثواب عظیم رکھتا ہے
 اور حدیث میں وارد ہے کہ مستحب ہے کہ شخص
 مکہ معظمہ میں بعد وایام سال کے تین سو ساٹھ
 طواف کرے اور اگر تین سو ساٹھ طواف نہ ہو سکیں
 تو تین سو ساٹھ شوط ہی بجالا دے کہ یہہ اگلا ون
 طواف پورے اور تین شوط زائد ہوئے ہیں اور
 ان شوطوں کو بعد وایام سال تمام کر کے چار شوط
 اور بجالائے تاکہ باون طواف پورے ہو جائیں
 اور مکہ معظمہ میں ختم قرآن کرنا مستحب ہے
 چنانچہ حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص مکہ میں ختم
 قرآن کرے دنیا سے بچائے گا مگر یہہ کہ پیغمبر خدا کے
 دیدار سے مشرف اور قبل از مرگ منزل اپنی
 بہشت میں دیکھ لے گا اور مستحب ہے کہ مکہ میں مولد
 رسول کی کہ جہاں حضرت رسول خدا پیدا ہوئے
 ہیں زیارت سے مشرف ہونا اور زیارت خانہ
 خدیجۃ الکلبیہ کی کرنا بھی مستحب ہے اور نیز

سنت ہے زیارت کرنی قبر حضرت ابو طالب
 علیہ السلام کی اور مستحب ہے جانا اوس غار میں
 جو کوہ حرا میں ہے کہ جہاں حضرت رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وآلہ ابتردادے زمانہ بعثت میں عبادت
 کرتے تھے اور سنت ہے زیارت کو جانا اوس غار
 میں یہی کہ جہاں آنحضرت مخفی ہوئے تھے اور وہ غار
 کوہ ثور میں واقع ہے اور جان تو کہ مستحب ہے
 بجالانا عمرہ مفردہ کا اوس شخص کے لئے جو مکہ
 میں رہتا ہے اور عہد تبار فاصلہ کا کہ ایک عمرہ
 سے دوسرے عمرہ تک کس قدر فاصلہ ہونا
 چاہئے علماء میں اختلاف ہے ایک جماعت
 کہ شیعہ علماء قائل ہوئے ہیں کہ کچھ چھتیا ج فاصلہ
 کے نہیں ہے اور ایک جماعت علماء نے ایک مہینے
 کے فاصلہ کو لازم جاتا ہے اور بعض نے ایک
 سال کا فاصلہ تجویز کیا ہے اور بعض نے
 اوس روز کے فاصلہ کو کافی جانا ہے اور یہ قول
 قوت سے خالی نہیں ہے اگرچہ مستند اسکی
 ضعیف ہے اور عمرہ مفردہ کے احرام باندھنے

کامقام وہ جگہ ہے جو اطراف حرم سے
 قریب تر ہے اور وہ جگہ فی الحال مشہور
 و معروف ہے اور بعد احرام طواف اور
 نماز طواف اور سعی و تقصیر کرنے کے
 سب پیسین اس شخص پر حلال ہو جاتی
 ہیں سوائے عورت کے اور جو وقت طواف
 نساء کو جو عصر و مفردہ میں لازم ہے بجالانگا
 تو عورت بھی اس پر حلال ہو جائیگی اور سنت
 ہے کہ جب مکہ سے باہر جانیکا ارادہ کرے تو
 پانی کے غسل کرے اور طواف و داع بجالائے
 اور ہر شوط میں ہاتھ یا بدن اپنا حجر اسود اور
 رکن یمانی سے مس کرے اور جب
 ستجار پہ پہنچے تو دعائی مذکورہ سابق کو

مقام نام وادی تنعیم مشہور ہے اور تنعیم ایک جگہ ہے قریب
 مکہ سے اور یہاں قرب ہے بہ نسبت اطراف حل کے کہ معطر سے
 اور کہتے ہیں کہ مابین اس جگہ اور مکہ کے چار میل کا فاصلہ ہے
 مشہور ہے یہ جگہ بہ مسجد عائشہ ۱۲ امتہ جم

پڑ ہے پس حجر اسود کے قریب آئے اور
 اپنا شکم خانہ کعبہ سے مس کرے اور ایک
 ہاتھ حجر اسود پر رکھے اور دوسرا ہاتھ خانہ
 کعبہ کی طرف پھیلا دے اور حمد و ثناء الہی
 بجالا دے اور محمد و آل محمد پر صلوات
 بھیجے اور سنت ہے کہ باب حناطین سے
 جو رکن شامی کے مقابل ہے باہر جائے اور
 چاہئے کہ عزم و ارادہ رکھے مکہ معظمہ میں مراجعت کا
 اور خداوند عالم سے طلب توفیق مراجعت کی کرے
 اور باہر جائے وقت ایک درہم کے خسر می
 (چھوٹے) مول لے کر فقیر و نیاز تصدق کرے
 بجاۃ اس احتمال کے کہ بعض محرمات مثل جون
 و پشہ مارنے کے حالت احرام میں غفلت آئے صادر
 ہوئے ہوں اور منجملہ مستحبات مستحب مؤکد ہے

maablib.org

۱۔ باب حناطین یہ باب یعنی دروازہ بمقابلہ رکن شامی کے بنی حج
 قریب قریش کا ہے باب حناطین اس لئے کہتے ہیں کہ یہاں حنطہ یعنی گندم
 فروخت ہونے سے اور بعض نے کہا ہو کہ حنوط یعنی کافور یہاں بیجا جاتا تھا ۱۲ لکھ

یہ کہ اپنے وطن کو مدینہ منورہ ہو کر جائے زیارت
 حضرت فخر کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وایتہ بقیع
 صلوات اللہ علیہم اجمعین سے مشرف ہو حدیث میں
 وارد ہے کہ بعد حج کے ترک زیارت آنحضرت کی کرنا
 بجا ہے اور آنحضرت پر اللہ سہین اور سب مؤمنین
 کو توفیق زیارت حضرت کی عطا فرماوے بجاہ محمد
 وآلہ الامجاد تمام ہوا ترجمہ مناسک حج بحمد اللہ
 تقالی و حسن توفیقہ —

اب ہم حسب وعدہ کچھ احادیث معتبرہ سندہ کا
 ترجمہ یہاں وارد کرتے ہیں —

(۱) روایت کیا ہے صحیح میں محمد بن یعقوب کلینی ثقہ الاسلام
 رحمہ اللہ نے اپنے چند اصحاب سے اور انہوں نے احمد بن محمد بن
 عیسیٰ سے اور انہوں نے ابن ابی نجران سے ابن نجران کہتی ہیں
 کہ میں نے جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا کہ میں آپ پر
 قربان ہوں کیا ثواب ہے۔ اس شخص کے لئے جس نے قصد اشرف
 زیارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاصل کیا ہو۔ حضرت زین العابدین
 اُس کے لئے جنت ہے — (۲) روایت کیا ہے

کلینی علیہ الرحمہ نے صحیح میں علی بن ابراہیم سے اور علی نے اپنے

باپ امیر المومنین سے اور امیر المومنین نے ابن ابی عمیر سے
 اور انہوں نے حفص بن نجہری اور ہشام بن سالم اور معویہ بن عمار
 اور ان کے علاوہ اوروں سے اور انہوں نے جناب امام جعفر صادق
 علیہ السلام سے کہ فرمایا حضرت نے کہ اگر آدمی حج کرنا ترک
 کر دین۔ تو حاکم پر لازم ہے کہ اُن کو حج پر اور اوس پر قائم رہنے
 کے لئے مجبور کری۔ اور اگر زیارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
 ترک کر دین۔ تو حاکم پر لازم ہے۔ کہ زیارت کرنے پر اور اُس پر
 قائم رہنے کے لئے مجبور کری اور اگر وہ مال نہ رکھتے ہوں۔
 تو بیت المال سے اُن کو خرچ کرنے کے لئے دی۔
 (۳) روایت کیا ہے۔ کلینی علیہ الرحمہ صحیح میں ابو علی اشعری سے
 اور انہوں نے عبد اللہ بن موسیٰ سے اور انہوں نے حسن بن علی
 الوشاء سے ابن وشاء کہتے ہیں۔ کہ میں نے جناب امام رضا علیہ السلام
 سے کہ حضرت فرماتے تھے۔ کہ ضرور ہر امام کا عہد اُن کے دوستوں
 اور شیعوں کی گردنوں میں ہے اور اُس عہد کا پوری طور پر
 وفا کرنا اور عمدہ طور پر ادا کرنا یہی ہے۔ کہ اُن کی قبروں کی
 زیارت کری پس جس شخص نے کہ بنا بر غیبت و شوق زیارت
 شرف زیارت حاصل کیا اور جس کو وہ دوست رکھتے ہیں۔
 ان کے تصدیق کے توسط ایمہ علیہم السلام روز قیامت ایک شفیع ہوں گے۔

(۴) روایت کیا ہے۔ کلینی علیہ الرحمہ فی صحیح میں علی بن ابیہر محمد بن یحییٰ

علی نے اپنے باپ اور محمد بن اسحاق بن فضیل بن

شاذان سے اور انہوں نے ابن ابی عمیر اور صفوان بن یحییٰ سے

اور ان دونوں نے معویہ بن عمار سے معویہ بن عمار کہتے ہیں

کہ فرمایا جناب ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ جب تو فارغ ہو نزدیک

قبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس منبر کے پاس آ

اور دونوں ہاتھوں سے اُس کو مسح کر۔ اور اُس کے نیچے کے

پایوں کو پکڑ اور اپنے دو آنکھوں اور منہ کو اُس سے مس کر

کہ اُس سے یقیناً شفا چشم حاصل ہوگا جاتا ہے اور کہہ رہا ہوں نزدیک

منبر کے اور حمد و ثنائی الہی بجالا۔ اور اپنی حاجت طلب کر

کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے

کہ میرے منبر اور میرے خانہ کے درمیان ایک روضہ ہے

روضہ ہائی جنت سے اور میرا منبر ایک روضہ مرفوع پر ہے

جنت کے کہ وہ باب صغیر ہے۔ یہ مقام نبی صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم پر آ۔ اور نماز پڑھ تو۔ جو نماز چاہی پس جب تو مسجد میں داخل ہو

پس درود بھیجے تو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور جب

تو اُس وقت بھی مثل اُسی کے کر۔ اور نماز مسجد رسول خدا صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم زیادہ بجالا۔ (۵) روایت کیا ہے

ابو عبد اللہ

کلینی علیہ الرحمہ فی سہیل بن زیاد سے
 اور انہوں نے احمد بن محمد سے اور انہوں نے حماد بن عثمان سے
 اور انہوں نے جمیل بن وراج سے جمیل کہتے ہیں۔ کہ سنا میں نے
 جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ حضرت فرماتے تھے۔ کہ
 فرمایا ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ درمیان
 میری منبر اور بیوت کے ایک روضہ ہی روضہائی جنت سے
 اور میرا منبر ایک روضہ ^{خانہ} وسیع پر ہی۔ منجملہ مکانات مرتفع جنت کے
 اور نماز مسجد میں پر ٹہنا اور مسجدوں کے نسبت ہزار نماز کے برابر ہی
 سوائی مسجد الحرام کے جمیل کہتے ہیں۔ کہ میں نے کہا حضرت سے
 کہ آیا بیوت نبی ص اور بیت علی ع منجملہ مساجد کے ہیں (فضل نمازین)
 فرمایا ہاں بلکہ افضل — (۶) روایت کیا ہے
 کلینی علیہ الرحمہ نے اپنے چند اصحاب سے اور انہوں نے احمد بن
 محمد سے اور انہوں نے محمد بن اسمعیل سے اور محمد بن اسمعیل نے
 ابی اسمعیل سراج سے اور انہوں نے ابن مسکان سے اور
 انہوں نے ابوالقاسم سے ابوالقاسم کہتے ہیں۔ کہ
 فرمایا جناب ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ ایک نماز مسجد نبی صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم میں پر ٹہنی برابر ہے دس ہزار نماز کے۔
 (۷) روایت کیا ہے کلینی علیہ الرحمہ نے محمد بن یحییٰ سے

اور انہوں نے احمد بن محمد سے اور انہوں نے ابن فضال سے
 اور انہوں نے یونس بن یعقوب سے یونس بن یعقوب
 کہتے ہیں۔ کہ عرض کیا میں نے جناب ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہ
 صلوٰۃ بیت فاطمہ صلوٰۃ اللہ علیہا میں افضل ہے یا روضہ میں۔
 فرمایا حضرت نے کہ بیت فاطمہ صلوٰۃ اللہ علیہا میں۔

(۱) روایت کیا ہے کلینی علیہ الرحمہ نے اپنے چند اصحاب سے
 انہوں نے سہیل بن زیاد سے اور انہوں نے ایوب بن نوح سے
 اور انہوں نے صفوان بن ابراہیم بن عمیر وغیرہ سے اور ان سب نے
 جمیل بن وراج سے جمیل بن وراج کہتے ہیں۔ کہ میں عرض کیا
 جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ صلوٰۃ بیت فاطمہ
 صلوٰۃ اللہ علیہا میں آیا مثل صلوٰۃ روضہ کے ہے فرمایا
 اور افضل۔

(۲) روایت کیا کلینی علیہ الرحمہ نے اپنے چند اصحاب سے اور
 انہوں نے احمد بن محمد سے اور انہوں نے علی بن الحکم سے اور
 انہوں نے ابوسلمہ سے اور انہوں نے مارون بن خازمہ سے
 (راوی ہیں۔ ابو عبد اللہ علیہ السلام سے) ابن خازمہ کہتے ہیں
 صلوٰۃ مسجد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں برابر ہے
 دس ہزار صلوٰۃ کے۔

(۱۰) روایت کیا ہے۔ کھینی علیہ الرحمہ نے علی بن ابراہیم سے روایت کی ہے
 علی نے اپنے باپ سے اور محمد بن اسماعیل بن فضل بن شاذان سے
 اور ان دونوں یعنی ابراہیم اور فضل بن شاذان نے ابن ابی عمیر سے
 اور ابن ابی عمیر نے معویہ بن عمار سے اور انہوں نے جناب
 امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ فرمایا جناب ابو عبد اللہ علیہ السلام
 نے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے قطعاً ایک سو تیس رحمت سے خانہ
 کعبہ کو گمیرا ہی۔ اور از انجملہ ساٹھ رحمت طواف کر نیوالوں کے
 واسطے اور چالیس نماز پر مبنی والوں کے واسطے اور ۲ خانہ کعبہ
 کی طرف نظر کر نیوالوں کے واسطے تِلْكَ عَشْرَةٌ كَامِلَةٌ
 امید ناظرین رسالہ سے یہ کہ بندہ ناچیز سید علی نقی شاہ
 ابن مرحوم مغفور جنت آرام گاہ سید غلام شاہ نقوی سلطانپوری
 مترجم اوراق کو بروقت استفادہ دعاء خیر سے یاد فرماوین
 خداوند تعالیٰ ہمارے برادران ایمانی کو توفیق حج و
 طاعت و عبادت کی عطا فرماوی

آمین ثم آمین

maablib.org

کتاب التفسیر بقرآن الکریم علی الداعی الشہیر نجیب الکتاب

تتمتہ

بیان اعمال مستحبہ مکانات مستبرکہ مکہ معظمہ و مدینہ
منورہ میں بطریق مختصر از تحفہ الزائر وغیرہ کتب مزار سی

اول زیار مولد حضرت رسول خدا اللہ کی

کہ مکہ معظمہ سوق النبیل میں ہے چاہئے کہ اوس
مکان میں زیارت کو جائے اور منہ کو بقصد تبرک و تہمت
اوس موضع شریف میں ملے اور بوسہ دے بلکہ
اگر زیارت بھی اونحضرت کی دمان پڑھے اور دو
رکعت نماز بجالائے تو بہتر ہے امید ثواب ہے

دوم زیارت خانہ خدیجہ الکلبیہ کی

یہ مکان ایک جانب مولدینہ خدیجہ صلی اللہ علیہ وآلہ کے
واقع سے حضرت رسول خدا ﷺ تھا خدیجہ الکبریٰ کے
ساتھ اس جگہ رہے ہیں اور جناب سیدہ
فاطمہ الزہراء اصلوات اللہ علیہا و ہن پیدا ہوئی ہیں
اور اس گہر میں حضرت خدیجہ نے وفات پائی
اور فی زمانہ اس میں ایک مسجد ہے اور اس جگہ
محراب بنی ہوئی کہ مقام عبادت حضرت رسول
صلی اللہ علیہ وآلہ ہے اسکی بھی زیارت کرنی چاہی
اور دعا و مناجات درگاہ قاضی الحاجات میں
کرنی اور بجالاناد و رکعت نماز کا مناسب ہے

سوم زیارت قبر سیدنا جنتی کا

کہ حضرت عبد مناف و عبد المطلب جد رسول خدا
و ابوطالب عم آنحضرت و آمنہ والدہ رسول اللہ و حضرت
خدیجہ زوجہ حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ کی
قبرین وہاں واقع ہیں پس ان حضرات کی

قبر و سپر جا کے کفایت و زیارت پر مہنا اور دو رکعت نماز ہدیہ
بعد زیارت کے بجالانا اور دعا کرنا مناسب ہے

زیارت حضرت عبداللہ

السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا السَّيِّدُ النَّبِيُّ السَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا مَنْ أَكْرَمَهُ اللَّهُ بِالتَّجْوِيلِ السَّلَامُ
عَلَيْكَ أَيُّهَا الْغُصْنُ الْمُثْمِرُ مِنْ شَجَرَةِ إِبْرَاهِيمَ الْخَلِيلِ
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ سُلَالَةٍ وَسَلِيلِ
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ عِرَاقِ الثَّرَى السَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا جَدَّ خَيْرِ الْوَدَى السَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا ابْنَ الْأَنْبِيَاءِ الْأَصْفِيَاءِ السَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا ابْنَ الْأَوْلِيَاءِ الْأَوْصِيَاءِ السَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا سَيِّدَ الْحَرَمِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ
صَفَا وَمَرْمَرِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ
مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَاجِبَ
بَيْتِ اللَّهِ الْعَظِيمِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَلَمَ الْأَشْرَافِ

یہ دعا بھی ہے

يَا عَالِيَا بِكَمَالِ الْأَوْصَافِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا
 سَيِّدَ قُرَيْشِ الْمَعْرُوفِ بِعَبْدِ مُنَافٍ السَّلَامُ
 عَلَيْكَ وَعَلَى آبَائِكَ الْقَادِسِينَ الْأَحْقِقِينَ أُمْنَاءِ اللَّهِ
 فِي الْعَالَمِينَ وَرَحْمَةً اللَّهُ وَبَرَكَاتُهُ

تَبَت الْمَطْلَبُ يَا حُضْرَ عَرْبِ

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْكَعْبَةِ وَالْبَطْحَاءِ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ الْمَهَابَةِ وَالْبَهَاءِ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَعْدِنَ الْكَرَمِ وَاصِلَ الشَّخَاءِ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَوَّلَ مَنْ قَالَ بِالْبَدَاءِ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ يُجَشِّرُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي سِيَمَا الْأَنْبِيَاءِ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَعْرُوفًا فِي الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ نَادَاهُ هَاتِفُ الْغَيْبِ بِأَكْرَمِ نِدَاءِ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ إِبْرَاهِيمَ الْخَلِيلِ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ الذِّبْحِ اسْمُعِيلِ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ أَهْلَكَ اللَّهُ بِدُعَائِهِ أَصْحَابَ الْفِيلِ

وَجَعَلَ كَيْدَهُمْ فِي تَضْلِيلٍ وَأَرْسَلَ
 عَلَيْهِمْ طَيْرًا أَبَابِيلَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا
 مَنْ تَضَرَّعَ فِي حَاجَاتِهِ إِلَى اللَّهِ وَتَوَسَّلَ فِي
 دُعَائِهِ بِنُورِ رَسُولِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ
 يَا مَنْ أَجَابَهُ اللَّهُ وَسَمِعَ نِدَاءَهُ فِي كُلِّ بَابٍ
 وَنُودِيَ فِي الْكَعْبَةِ وَبُشِّرَ بِدُعَائِهِ مُسْتَجَابٍ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ أَكْرَمَهُ اللَّهُ الْجَلِيلُ
 وَسَجَدَ لَاحِرًا مِمَّ مُحَمَّدٌ وَدَا الْفِيلُ السَّلَامُ عَلَيْكَ
 يَا مَرِيضًا بِكُلِّ غَلِيلٍ وَشِفَاءٍ كُلِّ غَلِيلٍ وَ
 عَمَرًا كُلِّ ذَلِيلٍ وَهُدًى مَنْ لَيْسَ لَهُ دَلِيلُ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَاقِيَ الْغَيْثِ وَغَيْثَ الْوَرْدِ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا السَّادَةِ الْعَشْرَةِ وَابْنَ
 عُرَاقِ الثَّوْرِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ الدَّيْمِ
 وَأَبَا الدَّيْمِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ذَا الشَّرَفِ
 الصَّرِيحِ وَالْفَخْرِ الْقَاطِعِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا
 نُورَ الْكَعْبَةِ وَالْحَرَمِ وَسَاقِيَ الْحَجِّيمِ وَخَافِرِ
 مَرْمَرِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ جَعَلَ اللَّهُ مِنْ بَنِيهِ
 سَيِّدَ الْمُرْسَلِينَ وَخَيْرَ أَهْلِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِينَ

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ طَافَ حَوْلَ الْكَعْبَةِ وَ
 جَعَلَهُ سَبْعَةَ أَشْوَاطٍ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ
 أَخْرَجَ اللَّهُ مِنْ صُلْبِهِ التَّجْبَاءَ وَالْأَسْبَاطَ السَّلَامُ
 عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ مُعْجَبَاتِ الْأُمُورِ السَّلَامُ
 عَلَيْكَ يَا مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ سِلْسِلَةَ النُّورِ
 وَشَرِبَ فِي الْيَقْظَةِ الْمَاءَ الظُّهُورَ وَعَلِمَ أَنَّ
 مِنْ أَجَلِ ذَاتِ السُّرُورِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ
 مَكَّةَ وَمِنَى وَزَمْرَمَ وَصَفَا السَّلَامُ عَلَيْكَ
 يَا شَلِيبَةَ الْحَمْدِ وَآمِيرَ الْبَطَاءِ السَّلَامُ عَلَيْكَ
 يَا نُومِرَ الْحَرَمِ وَابْنَ هَاشِمٍ السَّلَامُ عَلَيْكَ
 يَا ابْنَ الْمَشْهُورِ بِالْعِظَائِمِ السَّلَامُ عَلَيْكَ وَ

عَلَى آبَائِكَ وَأَجْدَادِكَ وَعَلَى أَوْلِيَّكَ وَأَوْلَادِكَ
 جَمِيعًا وَرَحْمَةً مِنَ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

www.miaablib.org
 رَاحِضِ ابِيطَا .

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْبَطَاءِ وَابْنَ رَيْسِهَا

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ الْكَعْبَةِ بَعْدَ نَاسِيئِهَا
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا كَافِلَ رَسُولِ اللَّهِ السَّلَامُ
 عَلَيْكَ يَا حَافِظَ دِينِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ
 يَا عَمَرَ الْمُصْطَفَى السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا الْمُرْتَضَى
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَالدَّ الْأَيْمَةَ الْهُدَى
 كَفَاكَ بِمَا أَوْلَاكَ اللَّهُ شَرَفًا وَنَسَبًا وَ
 حَسَبًا بِمَا أَعْطَاكَ اللَّهُ عِزًّا وَحَسَبًا السَّلَامُ
 عَلَيْكَ يَا شَرَفَ الْوُجُودِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا
 وَلِيَّ الْمَعْبُودِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَاضِرَ
 النَّبِيِّ الْمَوْعُودِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ دُمُرُ
 وَلَدًا هُوَ خَيْرُ مَوْلُودٍ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ

حَضَرَ بَابَ الْوَرَقِ طَابَتْ أَرْوَاحُهُمْ
 عَلَى أَشْهُوْ اسْمُهُ مِنَ الْعَالِي هُنَيْئًا لَكَ مِنْ
 وَلَدٍ هُوَ الْمُرْتَضَى مِنْ رَسُولٍ وَأَخِ الرَّسُولِ وَنَوْجِ
 الْبَتُولِ وَسَيِّفِ اللَّهِ الْمَسْلُوقِ هُنَيْئًا لَكَ
 شَمْرُ هُنَيْئًا لَكَ مِنْ وَلَدٍ هُوَ مِنْ مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفَى
 بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى هُنَيْئًا لَكَ مِنْ
 وَلَدٍ هُوَ شَرِيكَ النَّبُوءَةِ وَالْمَخْصُوصُ بِهَا الْخُوءَةُ

وَكَاشَفُ الْغُمَّةِ وَإِمَامُ الْأُمَّةِ وَأَبُو
 الْأَيْمَةِ هَبْنِيَّا لَكَ مِنْ وَلَدٍ هُوَ قَسِيمُ
 الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَنِعْمَةُ اللَّهِ عَلَى الْأَبْرَارِ وَ
 نِقْمَةُ اللَّهِ عَلَى الْفَجَّارِ السَّلَامُ عَلَيْكَ وَ
 عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

تَبَات زِيَارَةُ حُضْرِهِ

السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيَّتُهَا الطَّاهِرَةُ الْمُطَهَّرَةُ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيَّتُهَا الزَّكِيَّةُ الْمُفْتَحَةُ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ شَرَفَهَا اللَّهُ بِأَعْلَى الشَّرَفِ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَةَ خَلْقٍ بَعْدَ أَكْرَمِ
 سَلَفِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ سَطَعَ مِنْ جَبِينِهَا
 نُورُ سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ وَأَضَاءَتْ بِضَوُّهُ
 الْأَمْزُجُ وَالسَّمَاءُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ
 نَزَلَ لَهَا الْمَلَائِكَةُ الْأَصْفِيَاءُ وَضُرِبَ
 لَهَا حُجُبُ الْجَنَّةِ كَمَا ضُرِبَ لِلرَّوَيْمِ سَيِّدَةُ

النَّسَاءَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ نَزَلَتْ
 لِيُخَذَ مَا فِيهَا الْخُورُ وَأَشْرَبْنَهَا مِنْ أَشْرِبَةِ
 الْجَنَّةِ فِي كُنَّاسٍ مِنَ الْبَلُورِ وَبَشَّرْنَهَا
 بِوَلَادَةِ مُحَمَّدٍ خَيْرٍ مِنْ مَضَى وَخَيْرٍ مِنْ بَاقِي
 فِي الدُّهُورِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمْرَ رَسُولِ اللَّهِ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَالِدَةَ حَبِيبِ اللَّهِ السَّلَامُ
 عَلَيْكَ يَا شَرِيفَةَ الطَّاهِرَاتِ السَّلَامُ عَلَيْكَ
 يَا سَيِّدَةَ الْمُفْتَخِرَاتِ أَيْنَ وَآتَى مِثْلَكَ فِي الْوَالِدَاتِ
 وَقَدْ حَمَلْتَ بِسَيِّدِ الْكَائِنَاتِ وَجِئْتَ
 يَا شَرَفِ الْمَوْجُودَاتِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَةَ
 الْأَنْوَارِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَةَ الْأَخْيَارِ
 وَعَلَى الْخَلْفِ الْأَطْهَارِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَعَلَى
 الْخَلْفِ الْمَهَادِي مِنْ بَعْدِكَ وَرَحِمَهُ اللَّهُ وَبَرَكَاتُهُ

زيارة خديجة

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا زَوْجَةَ رَسُولِ اللَّهِ سَيِّدَةَ الْمُرْسَلِينَ

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَرُوجَةَ نَبِيِّ اللَّهِ خَاتَمِ
 النَّبِيِّينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أُمَّ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ
 سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أُمَّ
 الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ سَيِّدَتِي شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ
 أَجْمَعِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أُمَّ الْأَيِّمَةِ الطَّاهِرِينَ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ السَّلَامُ
 عَلَيْكَ يَا أَوَّلَ الْمُؤْمِنَاتِ السَّلَامُ عَلَيْكَ
 يَا خَالِصَةَ الْمُخْلِصَاتِ السَّلَامُ عَلَيْكَ
 يَا سَيِّدَةَ الْحَرَمِ وَمَلَكَهَ الْبَطَاءِ السَّلَامُ
 عَلَيْكَ يَا أَوَّلَ مَنْ صَدَّقَتْ بِرَسُولِ اللَّهِ مِنْ
 النِّسَاءِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ وَفَتْ بِالْعُودِيَّةِ
 حَقَّ الْوَفَاءِ وَأَسْلَمَتْ نَفْسَهَا وَأَنْفَقَتْ
 مَا لَهَا سَبِيلاً لِأَنْبِيَاءِ السَّلَامُ عَلَيْكَ
 يَا قَرِينَةَ حَبِيبِ اللَّهِ السَّمَاءِ الْمُرُوجَةِ
 بِخُلَاصَةِ الْأَصْفِيَاءِ يَا ابْنَةَ إِبْرَاهِيمَ الْخَلِيلِ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ سَلَّمَ عَلَيْهَا جِبْرِئِيلُ
 وَبَلَغَ إِلَيْهَا السَّلَامُ مِنَ اللَّهِ الْجَلِيلِ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَافِظَةَ دِينِ اللَّهِ

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَاصِرَةَ رَسُولِ اللَّهِ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ تَوَلَّى دَفْنَهَا
 رَسُولُ اللَّهِ وَاسْتَوْدَعَهَا إِلَى رَحْمَةِ اللَّهِ
 أَشْهَدُ أَنَّكَ حَبِيبُ اللَّهِ وَخَيْرَةُ أُمَّتِهِ
 وَأَنَّ اللَّهَ جَعَلَكَ فِي مُسْتَقَرٍّ وَخَصَمَتِهِ
 فِي قَصْرِ مِنَ الْيَاقُوتِ وَالْعَقِيَانِ فِي أَعْلَى
 مَنَازِلِ الْجَنَانِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَرَحِمَهُ اللَّهُ
 وَبَرَكَاتُهُ

پس بعد ہر زیارات کے بقصد ہدیہ دو رکعت
 نماز بجالاویں اور دعا کرے واسطے مغفرت
 اپنی اور مغفرت جملہ مؤمنین و مؤمنات یگانہ و
 بیگانہ کے لئے کہ انشاء اللہ وہ دعا مستجاب ہے
 بلکہ جو دعا کی جائے وہ مقبول ہے۔

maahlib.org
 جب صرا

اور منجملہ اعمال مستحبہ مکہ معظمہ کے زیارت کرنا اوس غار

کا ہے جو جبل حرا میں واقع ہے اور یہہ
وہ جگہ ہے کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ
ابتداء نزول وحی میں وہاں عبادت کرتے تھے
پس یہاں بھی دو رکعت نماز بجالانا خوب ہے

جبل ثور

اونٹین کے مین زیارت کرنی اوس غار کی جو
جبل ثور میں واقع ہے اور یہہ وہ غار ہے کہ
حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ خوف سے
شرکین کے وہاں پوشیدہ ہوئے چنانچہ ذکر
اوسکا قرآن میں ہے وہاں بھی دو رکعت نماز بجالای جائیں

مسجد ارقم کی زیارت

مسجد ارقم وہ ایک مکان ہے کہ مسجد و مین واقع ہے

اور وہ داخلہ کے نام سے مشہور ہے
 اول اسلام میں جناب رسول خدا و مان پنہان
 ہوئے تھے اوس جگہ ہی نماز پڑھنا ثواب رکھتا ہے

کوہ ابو یس

اسی پہاڑ پر معجزہ شوق القبر ہوا ہے یہاں
 بھی زیارت کو جانا اور نماز بجالانی چاہئے —

مکان سکونت ابو طالب

مکہ میں مکان سکونت حضرت ابو طالب ؑ اور مکان
 سکونت حضرت فاطمہ زہراء ؑ کی زیارت کرنی
 اور زیارت کرنی مقبرہ کہنہ کی کہ باختلاف
 روایت سر حبیب ابن مطاہر و مان دفن ہے اور
 دعا بھی ان مقامات میں کرے —

ختم قرآن در مکہ معظمہ

منجملہ مستحبات مؤکدہ کے ختم کرنا قرآن مجید کا ہی
مکہ میں حدیث میں وارد ہے کہ جو شخص کہ ختم قرآن
کرے مکہ میں وہ دیکھیں گے رسول خدا کو اور دیکھیں گے
منزل اپنی بہشت میں (یعنی قبل از موت جبکہ آثار
مرگ او سپر ظاہر ہونگے)

اعمال و زیارت مدینہ و چہرہ کی اوسکی متعلقہ

جان تو کہ مستحب مؤکد ہے واسطے حاجی کے زیارت
مدینہ طیبہ کی یعنی زیارت کرنا و وضعہ حضرت رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ کا کہ آنحضرت نے فرمایا ہے
مَنْ آتَى مَكَّةَ حَاجًّا وَلَمْ يَزُرْنِي بِالْمَدِينَةِ فَقَدْ
جَفَانِي وَمَنْ جَفَانِي فَقَدْ جَفَوْنِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ

یعنی جو شخص مکہ میں حج کے لئے آوے اور
 زیارت میری مدینہ میں نہ کرے پس تحقیق کہ اس پر
 مجہد پر جفا کی اور جس نے کہ مجہد پر جفا کی پس
 تحقیق کہ روز قیامت میں اس پر جفا کرونگا
 اس حدیث کے ترک زیارت آنحضرت کی
 البتہ جفا ہے اس جناب پر پس جبکہ قبل از
 حج یا بعد حج کے داخل مدینہ ہو تو ہر وقت داخل
 ہونیکے یا اس سے پیشتر ایک غسل مستحب
 دخول مدینہ کے لئے کرین اور اس طرح جبکہ ارادہ
 داخل ہونے حرم محترم حضرت رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وآلہ کا کیا جائے تو ایک غسل واسطے دخول
 مسجد نبی کے اور ایک غسل واسطے زیارت حضرت
 رسول کے بہ نیت استحباب بجالائیں بلکہ پہلے ہی
 دخول مدینہ والے غسل کرنے وقت اگر نیت تینوں
 غسلوں کی کر لے تو کفایت کرتا ہے پس بعد غسل کے
 جب قصد داخل ہونے حرم اور زیارت حضرت
 رسول کا کیا جائے تو چاہئے کہ باب السلام سے
 جیسا کہ متعارف ہے یا باب جبرئیل سے کہ وہ بقیع کی

جانب کہلا رہتا ہے داخل حرم ہوں اور اول
دروازہ پہ کھڑی ہو کر اذن دخول اس طرح پڑھیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللَّهُمَّ إِنِّي قَدْ وَقَفْتُ عَلَى بَابِ بَيْتِكَ مِنْ
بُيُوتِ نَبِيِّكَ وَإِلَيْكَ نَبِيِّكَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ
وَقَدْ مَنَعْتَ النَّاسَ الدُّخُولَ إِلَى بُيُوتِهِ إِلَّا
بِإِذْنِ نَبِيِّكَ فَقُلْتُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا
تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ
اللَّهُمَّ إِنِّي أَعْتَقِدُ حُرْمَةَ نَبِيِّكَ فِي
غَيْبَتِهِ كَمَا أَعْتَقِدُهَا فِي حَضَرَتِهِ وَأَعْلَمُ
أَنَّ رَسُولَكَ وَخُلَفَاءَكَ أَحْيَاءُ عِنْدَكَ
يُرْزَقُونَ يَرْوَنَ مَكَانِي فِي وَقْتِي هَذَا وَ
زَمَانِي وَيَسْمَعُونَ كَلَامِي فِي وَقْتِي هَذَا
وَيَرْدُّنَ عَلَيَّ سَلَامِي وَأَنْتَ حَجَبْتَ عَنِّي سَمْعِي
كَلَّامِي وَفَتَحْتَ بَابَ فَهْمِي بِلَدِيذِ مُنَاجَاةِمُ
فَإِنِّي أَسْتَأْذِنُكَ يَا رَبِّ أَوَّلًا وَاسْتَأْذِنُ
رَسُولَكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَإِلَيْهِ ثَانِيًا وَاسْتَأْذِنُ
خَلِيفَتَكَ الْمَفْرُوضَ عَلَيَّ طَاعَتُهُ فِي الدُّخُولِ فِي

سَاعَتِي هَذِهِ إِلَى بَيْتِهِ وَاسْتَاذِنُ
 مَلَائِكَتِكَ الْمُؤَكَّلِينَ بِهَذِهِ الْبُقْعَةِ
 الْمُبَارَكَةِ الْمُطِيعَةِ لِلَّهِ السَّامِعَةِ السَّلَامُ
 عَلَيْكُمْ أَيُّهَا الْمَلَائِكَةُ الْمُؤَكَّلُونَ بِهَذِهِ
 الْمَشَاهِدِ الْمُبَارَكَةِ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ
 بِإِذْنِ اللَّهِ وَإِذْنِ رَسُولِهِ وَإِذْنِ خُلَفَائِهِ
 وَإِذْنِكُمْ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ أَجْمَعِينَ

پس بعد اذن کے بسم اللہ کہے اور داخل حرم
 اقدس ہوا اور داخل ہو نیمین دینے پاؤ کو پہلے رکھے

اور بہ آہستگی راقی علی اور بخضوع و خشوع یہہ کہے

بِسْمِ اللَّهِ وَبِإِذْنِ اللَّهِ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَعَلَى مِلَّةِ

رَسُولِ اللَّهِ رَبِّ ادْخُلْنِي مَدْخَلَ صِدْقٍ وَ

اخْرِجْنِي مَخْرَجَ صِدْقٍ وَاجْعَلْ لِي مِنْ لَدُنْكَ

سُلْطَانًا نَصِيرًا وَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ

اور حرم میں راہ چلنے وقت سو بار اللہ اکبر

کہے پس جانب بالائی سر حضرت رسول ص کے آوے

اور ستون دوم کے رو برو کہ وہ برابر سر آنحضرت

کے ہے رو قبل کہڑا ہوا اور نیت کرے اور اس طرح

زيارت برتر

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ السَّلَامُ
 عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيلَ اللَّهِ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَفِيَّ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ
 يَا وَحْمَةَ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَةَ اللَّهِ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ السَّلَامُ
 عَلَيْكَ يَا نَجِيبَ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا
 خَاتَمَ النَّبِيِّينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ
 الْمُرْسَلِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا قَائِمًا
 بِالْقِسْطِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا فَاتِحَ الْخَيْرِ السَّلَامُ
 عَلَيْكَ يَا مُعَدِّنَ الْوَحْيِ وَالْتَنْزِيلِ السَّلَامُ
 عَلَيْكَ يَا مُبْلِغًا عَنِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا
 السِّرَاجُ الْمُنِيرُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُبَشِّرُ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَذِيرُ السَّلَامُ عَلَيْكَ
 يَا مُنذِرُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نُورَ اللَّهِ الَّذِي
 يُسْتَضَاءُ بِهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِكَ
 الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ الْهَادِينَ الْمُهْدِيِّينَ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى جَدِّكَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَعَلَى

أَبِيكَ عَبْدَ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَى أُمِّكَ آمِينَ
بَدْتُ وَهَبِ السَّلَامُ عَلَى عَمِّكَ حَمْرَةَ
سَيِّدِ الشُّهَدَاءِ السَّلَامُ عَلَى عَمِّكَ وَكَفِيلِكَ
أَبِي طَالِبٍ السَّلَامُ عَلَى ابْنِ عَمِّكَ جَعْفَرِ الطَّيَّارِ
فِي جَنَّاتِ الْخُلْدِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ السَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا أَحْمَدُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللَّهِ عَلَى
الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ وَالسَّابِقِينَ فِي طَاعَةِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
وَأَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَغْتَ بِرِسَالَتِ رَبِّكَ وَ
نَصَحْتَ لَأَمَّتِكَ وَجَاهَدْتَ فِي سَبِيلِ رَبِّكَ
وَصَدَقْتَ بِأَمْرِهِ وَاحْتَمَلْتَ الْأَذَى فِي
جَنْبِهِ وَتَوَلَّيْتَ إِلَى سَبِيلِهِ بِالْحِكْمَةِ وَ
الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ الْجَمِيلَةِ وَأَدَيْتَ الْحَقَّ الَّذِي
كَانَ عَلَيْكَ وَأَنَّكَ قَدْ رُوِّفْتَ بِالْمُؤْمِنِينَ
وَعَلِظْتَ عَلَى الْكَافِرِينَ وَعَبَدْتَ مُخْلِصًا
حَتَّى أَتَيْتَ الْيَقِينَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي وَنَفْسِي
وَأَهْلِي وَمَالِي وَوَلَدِي أَنَا أُصَلِّيُ عَلَيْكَ
كَمَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَصَلَّى عَلَيْكَ مَلَائِكَتُهُ
وَأَنْبِيَآئُهُ وَرُسُلُهُ صَلَوةً مُتَابِعَةً وَافِرَةً

مُتَوَاصِلَةً لَا انْقِطَاعَ لَهَا وَلَا أَمَدَ وَلَا
 أَجَلَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِكَ الطَّيِّبِينَ
 الطَّاهِرِينَ كَمَا أَنْتُمْ أَهْلُهُ

اور بعد کے کہی

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ
 لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَ
 أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ مُحَمَّدُ بْنُ
 عَبْدِ اللَّهِ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَغْتَ رِسَالَاتِ
 رَبِّكَ وَنَصَحْتَ لِمُتِّكَ وَجَاهَدْتَ فِي سَبِيلِ
 اللَّهِ وَعَبَدْتَ اللَّهَ حَتَّى أَتَيْتَ الْيَقِينَ بِالْحِكْمَةِ
 وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَأَدَيْتَ الَّذِي عَلَيْكَ مِنَ
 الْحَقِّ وَأَنَّكَ قَدْ رُوِّفْتَ بِالْمُؤْمِنِينَ وَغُلِظْتَ
 عَلَى الْكَافِرِينَ فَبَلَغَ اللَّهُ بِكَ أَفْضَلَ شَرَفٍ
 مَحَلِّ الْمُكَرَّمِينَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي اسْتَنْقَذَنَا
 بِكَ مِنَ الشِّرْكِ وَالضَّلَالَةِ اللَّهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِ

مَلَا ئِكَتِكَ الْمُقَرَّبِينَ وَعِبَادِكَ الصَّالِحِينَ
 وَأَنْبِيَائِكَ الْمُرْسَلِينَ وَأَهْلَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِينَ
 وَمَنْ سَبَّحَكَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ
 مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ
 وَرَسُولِكَ وَنَبِيِّكَ وَامِينِكَ وَنَجِيِّكَ وَحَبِيبِكَ
 وَصَفِيِّكَ وَخَاصَّتِكَ وَصَفْوَتِكَ
 وَخَيْرَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ اللَّهُمَّ وَاعْظِمِ الدَّرَجَةَ
 وَالْوَسِيلَةَ مِنَ الْجَنَّةِ وَابْعَثْهُ مَقَامًا
 مُحْمُودًا يَغِيبُ بِهِ الْأَوَّلُونَ وَالْآخِرُونَ
 اللَّهُمَّ إِنَّكَ قُلْتَ وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ
 جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ
 الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَحِيمًا وَإِنِّي أَتَيْتُ
 نَبِيَّكَ مُسْتَغْفِرًا تَائِبًا مِنْ ذُنُوبِي وَإِنِّي اتَّوَجَّهْتُ
 إِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ مُحَمَّدٍ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي اتَّوَجَّهْتُ إِلَى اللَّهِ رَبِّي
 وَرَبِّكَ لِيُغْفِرَ لِي ذُنُوبِي

زيارت مختصر حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ

السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ
 وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا زَيْنَ الْقِيَامَةِ السَّلَامُ
 عَلَيْكَ يَا شَفِيعَ الْقِيَامَةِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ
 إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ
 عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ بَلَغْتَ الرِّسَالَهَ وَأَدَّيْتَ
 الْأَمَانَةَ وَنَصَحْتَ أُمَّتَكَ وَجَاهَدْتَ فِي
 سَبِيلِ رَبِّكَ حَتَّى أَتَيْتَ الْيَقِينَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ
 وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِكَ طِبْتَ حَيًّا وَطِبْتَ مَيِّتًا
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَعَلَى أَخِيكَ وَوَصِيكَ وَابْنِ
 عَمِّكَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَعَلَى ابْنَتِكَ سَيِّدَةِ
 نِسَاءِ الْعَالَمِينَ وَعَلَى وَلَدَيْكَ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ
 أَفْضَلَ السَّلَامِ وَأَطْيَبَ التَّحِيَّةِ وَأَطْهَرَ الصَّلَاةِ وَعَلَيْنَا
 مِنْكُمْ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ
 پس زیارت حضرت فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا
 کی حرم حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ میں دو
 جگہ بجالاوین ایک پانین قبر رسول خدا کے اور ایک

مابین قبر آنحضرت اور منبر کے اور یہی جگہ ہے
 کہ آنحضرت فرماتے ہیں (مابین قبر نبی و منبر
 روضۃ من روض الجنۃ) اور حد اوس
 روضہ کی طول میں حضرت کی قبر شریف سے
 منبر تک ہے اور عرض میں منبر سے
 چار ستون تک اور بہتر یہ ہے کہ بسبب اختلاف
 روایات کے زیارت جناب محمد و مہ عالم کی
 پانچ جگہ بجا لانی چاہئے ایک پائین قبر حضرت
 رسول ص کے بنا بر اوس روایت کے کہ وہ معظمہ
 اپنے گہر میں دفن ہوئی ہیں دوسرے مابین
 قبر رسول اور منبر کے جیسا کہ ابھی مذکور ہوا
 تیسرے بقیع میں ائمہ بقیع کے ساتھ چوتھے
 اوس قبر کی زیارت کہ جو آگے صندوق ائمہ
 بقیع کے ہے کہ جب کو بعض قبر فاطمہ بنت اسد کی کہتے ہیں
 پانچویں بیت الاحزان میں اور چاہئے کہ زیارت جناب
 سیدہ کی بعد نیت کے اس طرح پڑھیں

زیارت حضرت فاطمہ علیہا السلام

مابین قبر آنحضرت
 اور منبر کی جگہ

مابین قبر آنحضرت
 اور منبر کی جگہ
 مابین قبر آنحضرت
 اور منبر کی جگہ
 مابین قبر آنحضرت
 اور منبر کی جگہ

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَنَةَ رَسُولِ اللَّهِ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَنَةَ نَبِيِّ اللَّهِ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَنَةَ حَبِيبِ اللَّهِ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَنَةَ خَلِيلِ اللَّهِ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَنَةَ صَفِيِّ اللَّهِ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَنَةَ أَمِينِ اللَّهِ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَنَةَ خَيْرِ خَلْقِ اللَّهِ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَنَةَ أَفْضَلِ أَنْبِيَاءِ اللَّهِ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَنَةَ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمْرَ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيَّتُهَا الصَّادِقُ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيَّتُهَا الْفَاضِلُ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيَّتُهَا الْحَوْرَاءُ الْإِنْسِيَّةُ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيَّتُهَا النَّقِيَّةُ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيَّتُهَا الْمُحَدَّثَةُ الْعَلِيْمَةُ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيَّتُهَا الطَّاهِرَةُ الْمُطَهَّرَةُ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيَّتُهَا الْبَتُولُ

يَا قُرَّةَ عَيْنِ الرَّسُولِ السَّلَامُ عَلَيْكَ
 يَا بَضْعَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ
 عَلَيْكَ يَا فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ بَدَنَتْ مُحَمَّدٍ
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَرَحِمَهُ اللَّهُ
 وَبَرَكَاتُهُ وَصَلُّوا تِلْكَ اللَّهُ عَلَيْكَ وَعَلَى
 آبَيْكَ وَبَعْلِكَ وَذُرِّيَّتِكَ الْأَيُّمَةَ الطَّاهِرِينَ

زیارت حضرت فاطمہ زہرا

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَالِدَةَ الْحُجَّ عَلَى النَّاسِ
 أَجْمَعِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيَّتُهَا الْمَظْلُومَةُ الْمُنَوَّعَةُ
 عَنْ حَقِّهَا السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيَّتُهَا الصِّدِّيقَةُ
 الطَّاهِرَةُ الْمَظْلُومَةُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَضْعَةَ النَّبِيِّ

بعد اسکے کہ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى أَمَّتِكَ وَأَبْنَةِ نَبِيِّكَ
وَنَرَّ وَجْهِي وَصِيَّ نَبِيِّكَ صَلِّ لَوْ أَنَّ تَرْتُلِفُهَا فَوْقَ
زُلْفَى عِبَادِكَ الْمُكَرَّمِينَ مِنْ أَهْلِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِينَ
پس چار رکعت نماز زیارت بجالاوین دو رکعت
واسطے زیارت حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ
کے اور دو رکعت زیارت جناب سیدہ کی اور
جو حاجت رکھتے ہوں خدا سے طلب کریں۔

پس مقام جبریل پر کہ تخت و دان ہو جائی اور یہ دعا پڑھی
اَيُّ جَوَادُ اَيُّ كَرِيْمٍ اَيُّ بَعِيْدٍ اَسْأَلُكَ
اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰهْلِ بَيْتِهِ وَاَنْ
تَرْدَّ عَلَيَّ نِعْمَتَكَ

بعد اس کے درمیان منبر اور قبر رسول خدا ص
کے آنا چاہئے کہ وہ ایک باغ ہے باغ ہائے بہشت
سے اور اس جگہ دعا کریں اور حاجتیں
اپنی خداوند تعالیٰ سے طلب کیجائیں اور کہیں۔
اللَّهُمَّ اِنَّ هَذِهِ رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ جَنَّتِكَ
وَشُعْبَةٌ مِنْ شُعَابِ رَحْمَتِكَ الَّذِي ذَكَرَهَا
رَسُولُكَ وَاَبَانَ عَنْ فَضْلِهَا وَشَرَفِ التَّعْبُدِ لَكَ

فِيهَا قَدْ بَلَغْتَنِيهَا فِي سَلَامَةٍ نَفْسِي
 فَلَكَ الْحَمْدُ يَا سَيِّدِي عَلَى عَظِيمِ نِعْمَتِكَ
 عَلَيَّ فِي ذَلِكَ وَعَلَى مَا رَزَقْتَنِيهِ مِنْ طَاعَتِكَ
 وَطَلَبِ مَرْضَاتِكَ وَتَعْظِيمِ حُرْمَةِ نَبِيِّكَ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ بِزِيَارَةِ قَبْرِهِ وَالتَّسْلِيمِ
 عَلَيْهِ وَالتَّرَدُّدِ فِي مَسَاجِدِهِ وَمَوَاقِفِهِ فَلَكَ
 الْحَمْدُ يَا مَوْلَايَ حَمْدًا يَنْتَظِمُ بِهِ مَحَامِدُ
 حَمَلَةٍ عَرَشِكَ وَسُكَّانِ سَمَوَاتِكَ وَيَقْصُرُ
 عَنْ حَمْدٍ مَنْ مَضَى وَيَفْضُلُ حَمْدُ مَنْ
 بَقِيَ مِنْ خَلْقِكَ لَكَ وَلَكَ الْحَمْدُ يَا مَوْلَايَ
 حَمْدٌ مَنْ عَرَفَ الْحَمْدَ لَكَ وَالتَّوْفِيقُ لِلْحَمْدِ
 مِنْكَ حَمْدًا يَمْلَأُ مَا خَلَقْتَ يَبْلُغُ حَيْثُ مَا
 ارْتَدَّتْ وَلَا يَحْجُبُ عَنْكَ وَلَا يَنْقُضِي دُونَكَ
 وَيَبْلُغُ أَقْصَى رِضَاكَ وَلَا يَبْلُغُ آخِرُهُ أَوَّلُ
 مَحَامِدِ خَلْقِكَ لَكَ وَلَكَ الْحَمْدُ مَا عُرِفَ
 الْحَمْدُ وَاعْتُقِدَ الْحَمْدُ وَجُعِلَ ابْتِدَاءُ
 الْكَلَامِ الْحَمْدُ يَا بَاقِيَ الْعِزِّ وَالْعَظَمَةِ وَدَائِمِ
 السُّلْطَانِ وَالْقُدْرَةِ وَشَدِيدِ الْبَطْشِ وَالْقُوَّةِ

وَنَافِذًا لِّأَمِيرٍ وَلَا رَادَّةً وَلَا سِعَ الرَّحْمَةِ
وَالْمَغْفِرَةِ وَرَبِّ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ كَم
مِنْ نِعْمَةٍ لَّكَ عَلَيَّ يَقْصُرُ عَنْ أَيْسَرِهَا
حَمْدِي وَلَا يَبْلُغُ أَدْنَاهَا شُكْرِي وَ
كَم مِنْ صَنَائِعٍ مِنْكَ إِلَيَّ لَا يُحِيطُ بِكَثِيرِهَا
وَهَمِي وَلَا يُقَيِّدُهَا فِكْرِي اللَّهُمَّ صَلِّ
عَلَى نَبِيِّكَ الْمُصْطَفَى بَيْنَ الْبَرِّيَّةِ طِفْلاً وَ
خَيْرِهَا شَابًّا وَكَهْلاً أَطْهَرَ الْمُطَهَّرِينَ
شَيْمَةً وَأَجْوَدَ الْمُسْتَمْرِّينَ دِيْمَةً وَأَعْظَمَ
الْخَلْقِ حُرُومَةً الَّذِي أَوْضَحْتَ بِهِ الدَّلَالَاتِ
وَأَقَمْتَ بِهِ الرِّسَالَاتِ وَخَتَمْتَ بِهِ
النُّبُوَّاتِ وَفَتَحْتَ بِهِ الْخَيْرَاتِ وَأَظْهَرْتَ مَظْهَرَ
وَابْتَعَثْتَ نَبِيًّا وَهَادِيًّا أَمِينًا مُهَذَّبًا
وَدَاعِيًّا إِلَيْكَ وَدَالًا عَلَيْكَ وَحُجَّةً بَيْنَ
يَدَيْكَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى الْمُعْصُومِينَ مِنْ
عَشَرَتِهِ وَالطَّيِّبِينَ مِنْ أُسْرَتِهِ وَشَرَفِ
لَدَيْكَ مَنَازِلِهِمْ وَعَظَمِ عِنْدَكَ مَرَاتِبَهُمْ
وَأَجْعَلْ لِي فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى مَجَالِسَهُمْ وَارْفَعْ لِي

قُرْبِ رَسُولِكَ دَرَجَاتِهِمْ وَتَمِّمَ بِلِقَائِهِ
سُرُورَهُمْ وَوَقِّرَ بِمَكَانِهِ أُنْسَهُمْ

اور مستحب ہے نمازین بہت سے روضہ اور
مسجد میں بجالانی پس بعد نماز اور دعا کے نزدیک
منبر کے جا کے ماتہ او سپر ملین اور دو گوشوں
پائین منبر شریف کو ماتہ مار کر اپنی آنکھوں سے ملین
کہ باعث آنکھوں کی شفا کا ہے اور حمد و ثناء الہی منبر
کے نزدیک بجالائین اور حاجتیں اپنی خدا سے مانگیں۔
پس آوین نزدیک ستون ابی لبابہ کے کہ مشہور
ہے بہ ستون توبہ اور وہاں دو رکعت نماز
بجالائین اور کہیں — اَللّٰهُمَّ لَا تُهِنِّي بِالْفَقْرِ
وَلَا تُذِلَّنِي بِالْذُّلِّ وَلَا تُرُدَّنِي إِلَى الْهَلَاكَةِ
وَاعْصِمْنِي كَمَا اعْتَصِمَ وَاصْلِحْنِي كَمَا انْصَلَحَ
وَاهْدِنِي كَمَا اهْتَدَى وَاعِنِّي عَلَى اجْتِهَادِ
نَفْسِي وَلَا تُعَذِّبْنِي بِسُوءِ ظَنِّي وَلَا تُهْلِكْنِي
وَانتَ رَجَائِي وَانتَ اَهْلُ اَنْ تُحْسِنَ وَقَدْ
اسَاأتُ وَانتَ اَهْلُ التَّقْوَى وَاهْلُ الْمَغْفِرَةِ
فَوَفِّقْنِي لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضَى وَيَسِّرْ لِي الْيُسْرَى

اور جو شخص نماز میں
بجالانی

اللَّهُمَّ اغْنِنِي بِالْحَلَالِ عَنِ الْحَرَامِ وَبِالطَّاعَةِ
 عَنِ الْمَعَاصِي وَبِالْغِنَى عَنِ الْفَقْرِ وَبِالْجَنَّةِ
 عَنِ النَّارِ وَبِالْأَبْرَارِ عَنِ الْفُجَّارِ يَا مَنْ لَيْسَ
 كَمَثَلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
 اور جو حاجت رکھتا ہو وہ طلب کرے کہ انشاء اللہ تعالیٰ
 بر آویگی۔ اور وجہ اشتہار اس استوانہ یعنی ستون کی
 یہ استوانہ ابی لبابہ واستوانہ توبہ تحفۃ الزائر
 وغیرہ کتب میں مذکور ہے مجملایہ یہ کہ ابولبابہ بچہ بچہ
 نافرمانی جناب پیغمبر خدا کے کہ اس کو ہمراہ
 اپنے چھاوین لٹے جاتے تھے اور وہ نہ گیا
 اس پر نادم ہو کر سات روز تک بی آب و طعام
 اپنے تئیں اوس ستون میں مضبوط باندھا اور خداوند
 عالم سے توبہ کی خدائے توبہ اس کی قبول کی
 اور اوس ستون پر استوانہ ابی لبابہ
 لکھا ہے اور اس طرح بابین منبر اور
 قبر رسول خدا کے دروضۃ من ریاض
 الجنات لکھا ہے تاکہ حجاج و زوار کو
 معرفت حاصل ہو

باب تاسع ادارہ زیارت ائمتہ

اور جان تو کہ جب ارادہ زیارت ائمتہ بقیع کا
کرے اور داخل بقیع ہو تو چاہئے کہ دروازہ حجرہ
مبارک پہ کھڑا ہو اور اس طرح اذن دخول پڑھے
يَا مَوْالِيَّ يَا اَبْنَاءَ رَسُولِ اللّٰهِ عَبْدُكُمْ
وَابْنُ اُمَّتِكُمُ الدَّلِيلُ بَيْنَ اَيْدِيكُمْ وَ
الْمُضَعَّفُ فِي عُلُوِّ قَدْرِكُمْ وَالْمُعْتَرَفُ
بِحَقِّكُمْ جَاءَكُمْ مُسْتَجِيرًا بِكُمْ قَاصِدًا
اِلَى حَرَمِكُمْ مُتَقَرِّبًا اِلَى مَقَامِكُمْ مُتَوَسِّلًا
اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى بِكُمْ ؕ اَدْخُلْ يَا مَوْالِيَّ ؕ اَدْخُلْ
يَا اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ ؕ اَدْخُلْ يَا مَلَا ثِكَّةَ اللّٰهِ الْمُحْدِقِينَ
بِهَذَا الْحَرَمِ الْمُقِيمِينَ بِهَذَا الشَّهَادَةِ
پس خشوع اور رقت کے ساتھ داخل ہو
اور پائی راستہ مقصد میں رکھے اور کہے
بِسْمِ اللّٰهِ بعد اسکے کہے اللّٰهُ اَكْبَرُ کبیرا

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللَّهِ بُكْرَةً
 وَأَصِيلًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الْفَرْدِ الْقَدَمِ الْمَاجِدِ
 الْمُتَفَضِّلِ الْخَتَّانِ الَّذِي مَنْ يَطْوُلُهُ وَسَهْلَ لِي
 زِيَارَةَ سَادَتِي بِأَحْسَنِ نِيَّةٍ وَلَمْ يَجْعَلْنِي عَنْ
 زِيَارَتِهِمْ مَمْنُونًا بَلْ تَطَوَّلَ وَمَنْعَ ه
 پس نزدیک قبور ائمہ بقیع کے جائے اور
 پشت بہ قبلہ اور منہ طرف قبر اون کے کہرا ہو
 اور نیت کر کے اس طرح زیارت پڑھے

نیت لقیمہ مع زیارۃ ائمہ مع جا

السَّلَامُ عَلَى أَوْلِيَاءِ اللَّهِ وَأَصْفِيَائِهِ
 السَّلَامُ عَلَى أُمَمَاءِ اللَّهِ وَأَحِبَّائِهِ
 السَّلَامُ عَلَى أَنْصَارِ اللَّهِ وَخُلَفَائِهِ
 السَّلَامُ عَلَى مُحَلِّ مَعْرِفَةِ اللَّهِ السَّلَامُ
 عَلَى مَسَاكِينِ ذِكْرِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَى
 مَظَاهِيرِ أَمْرِ اللَّهِ وَنَهْيِهِ السَّلَامُ عَلَى الدُّعَاةِ

مَحَلِّ

إِلَى اللَّهِ السَّلَامُ عَلَى الْمُسْتَغْفِرِينَ فِي مَرْضَاةِ اللَّهِ
 السَّلَامُ عَلَى الْمُحْضِينَ فِي طَاعَةِ اللَّهِ السَّلَامُ
 عَلَى الْأَوْلَادِ عَلَى اللَّهِ السَّلَامُ عَلَى الَّذِينَ مَنْ
 وَالْأَهْمُ فَقَدْ وَالْمُ إِلَى اللَّهِ وَمَنْ عَادَ أَهْمُ فَقَدْ
 عَادَ اللَّهُ وَمَنْ عَرَفَهُمْ فَقَدْ عَرَفَ اللَّهُ
 وَمَنْ جَهِلَهُمْ فَقَدْ جَهِلَ اللَّهُ وَمَنْ اِعْتَصَمَ
 بِعَاقِبَتِهِمْ فَقَدْ اِعْتَصَمَ بِرَبِّهِمْ وَمَنْ تَخَلَّى مِنْهُمْ
 فَقَدْ تَخَلَّى مِنَ اللَّهِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
 وَحَرْبُ بَيْنِ حَامِرٍ بِكُمْ مُؤْمِنٌ بِسِرِّكُمْ
 وَعَلَا نَيْتَكُمْ مُفَوَّضٌ فِي ذَلِكَ كُلِّهِ إِلَيْكُمْ
 لَعَنَ اللَّهُ عَدُوَّ آلِ مُحَمَّدٍ مِنَ الْبَحْرِ وَالْأَنْسِ
 وَابْرَأَ إِلَى اللَّهِ مِنْهُمْ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ

نِيَامُ طَوِيلٍ

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَيُّهَا الْهَدَى السَّلَامُ
 عَلَيْكُمْ أَهْلَ التَّقْوَى السَّلَامُ عَلَيْكُمْ

الْحَمْدُ عَلَى أَهْلِ الدُّنْيَا السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَيُّهَا
 النَّوَامُ فِي الْبَرِّيَّةِ بِالسَّلَامِ عَلَيْكُمْ
 أَهْلَ الصَّفْوَةِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَلَمْ يَرْسُولِ اللَّهُ
 السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْجَوْيِ أَشْهَدُ أَنَّكُمْ
 تَذَبُّبْتُمْ وَنَصَحْتُمْ وَصَبَرْتُمْ فِي ذَاتِ اللَّهِ
 وَكُنْتُمْ بِلِقَاءِ رَبِّكُمْ فَحَقُّوهُمْ وَأَشْهَدُ
 أَنَّكُمْ الْأَيِّمَةُ الرَّاشِدُونَ الْمُهْدِيُونَ
 وَأَنْتُمْ طَاعَتُكُمْ مَفْرُوضَةٌ وَأَنْتُمْ قَوْلُكُمْ
 الْقِيَادُ وَأَنْتُمْ دَعْوَتُكُمْ فَلَمْ تَجَابُوا وَ
 مَرَّتُمْ فَلَمْ تُطَاعُوا وَأَنْتُمْ دَعَايُ الدِّينِ
 وَأَمْرُكُمْ أَنْ الْأَرْضُ لَمْ تَزَلْ لَوَاعِيْنِ اللَّهِ
 يَنْتَحِيكُمْ مِنْ أَصْلَابِ كُلِّ مُطَهَّرٍ وَ
 يَنْقُلُكُمْ مِنْ أَمْرٍ حَامٍ الْمُطَهَّرَاتِ لَمْ تُدَلِّسْكُمْ
 جَاهِلِيَّةُ الْجُهْدِ وَلَمْ تُشْرِكْ فِيكُمْ فِتْنُ
 الْأَمْوَالِ طَبَعْتُمْ وَطَابَ مِنْكُمْ مَنْ بِكُمْ
 عَلَيْكُمْ دِيَانُ الدِّينِ فَجَعَلَكُمْ فِي بَيُوتٍ أَيْدِي اللَّهِ
 أَنْ تُشْرَفَ وَيُدْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ وَجَعَلَ
 صَلَواتَنَا عَلَيْكُمْ رَحْمَةً لَنَا وَكَفَّارَةً

نَفَرْتُمْ

لِذُنُوبِنَا إِذَا خِتَارَكُمُ لَنَا وَطَيْبَ خُلُقِنَا
بِكُمْ وَبِمَا مَنَّ بِهِ عَلَيْنَا مِنْ وَلَا يَسْتَكْمُرُ
وَكُنَّا عِنْدَهُ مُسْلِمِينَ لِفَضْلِكُمْ مُعْتَرِفِينَ
بِتَقْصُدِ نِقَتَنَا إِيَّاكُمْ وَهَذَا مَقَامٌ مِنْ اسْتَرْفٍ
وَإِنْ خُطَا وَأَسْتَكَانَ وَأَقْرَبَ بِمَا جَنَى وَرَجَا
بِمَقَامِهِ الْخَلَاءِ وَأَنْ يُسْتَنْقَذَ بِكُمْ الْهَلَكِ
مِنَ الرَّدَى تَكُونُوا لِي شُفَعَاءَ فَقَدْ وَقَدْتُ
إِلَيْكُمْ إِذَا رَغِبَ عَنْكُمْ أَهْلُ الدُّنْيَا
وَأَتَّخَذُوا آيَاتِ اللَّهِ هُزُوءًا وَاسْتَكْبَرُوا عَنْهَا
يَا مَنْ هُوَ قَائِمٌ لَا يَسْهُوُ وَدَائِمٌ لَا يَلْهُوُ
وَمُحِيطٌ بِكُلِّ شَيْءٍ لَكَ الْمَرْبُ بِمَا وَقَعْتَنِي
وَعَرَفْتَنِي بِمَا أَقَمْتَنِي عَلَيْهِ إِذْ صَدَّ
عَنْ عِبَادِكَ وَجْهَهُلُوا مَعْرِفَتَهُ وَاسْتَحْفَظُوا
بِحَقِّهِ وَمَا لَوْ أَلَى سِوَاهُ فَكَانَتْ الْمُنَّةُ مِنْكَ
عَلَى مَعَ اقْوَامٍ خَصَّصْتَهُمْ بِمَا خَصَّصْتَنِي
بِهِ فَكَانَ الْحَمْدُ إِذْ كُنْتُ عِنْدَكَ
فِي مَقَامِي هَذَا مَذْكُورًا مَكْتُوبًا وَلَا تَحْرِمْ مِنِّي
مَا رَجَوْتُ وَلَا تَخَيِّبْنِي فِيمَا دَعَوْتُ

پس آٹھ رکعت نماز زیارت ہر ایک امام کی دودو رکعت کر کے بجالا اور دعا کر جو کچھ چاہے اور اگر چاہے کہ ہر ایک امام کے لئے علیحدہ علیحدہ زیارت پڑھے تو اس طور سے

زیارت حضرت امام حسن علیہ السلام

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ السَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا ابْنَ نَبِيِّ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا ابْنَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا ابْنَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ السَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا حَبِيبَ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَفْوَةَ اللَّهِ
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمِينَ اللَّهِ السَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا
نُورَ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللَّهِ السَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا صِرَاطَ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا لِسَانَ
حِكْمَةِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَاصِرَ دِينِ اللَّهِ

السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا السَّيِّدُ الزَّكِيُّ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْبَرُّ الثَّقِيُّ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْقَائِمُ الْأَمِينُ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْعَالِمُ رَبُّ التَّنْزِيلِ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْعَالِمُ رَبُّ التَّوْوِيلِ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْهَادِي الْمُهْدِي
 السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْبَاهِرُ الْخَفِيُّ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الظَّاهِرُ الزَّكِيُّ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الشَّهِيدُ الصِّدِّيقُ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْحَقُّ الْحَقِيقُ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ الْحَسَنَ
 ابْنَ عَلِيٍّ وَرَحْمَةً اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

بسم الله الرحمن الرحيم
 يَا خَيْرَ خُصَمَاءِ الْمُرِيدِينَ

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ذِينَ الْعَابِدِينَ السَّلَامُ
 عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْمُتَجِدِّينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ

يَا إِمَامَ الْمُتَّقِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَدِينَةَ
 الْقَضَائِحِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَلِيَّ الصَّالِحِينَ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا قُرَّةَ عَيْنِ الشَّاظِرِينَ
 الْعَارِفِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلْفَ السَّابِقِينَ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَصِيَّ الْوَصِيِّينَ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَازِنَ وَصَايَا الْمُرْسَلِينَ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ضَوْءَ الْمُسْتَوْحِشِينَ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نُورَ الْمُجْتَهِدِينَ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سِرَاجَ الْمُرْتَضِينَ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ذُخْرَ الْمُتَعَبِّدِينَ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُصْبِحَ الْعَالَمِينَ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَفِينَةَ الْعِلْمِ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَكِينَةَ الْخَلْمِ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مِيزَانَ الْقِصَاصِ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَفِينَةَ الْخَلَاءِ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَحْرَ الْمُنَادَى
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَدْرَ الدُّجَى
 السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْأَقْوَامُ الْخَلِيمُ

السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الصَّابِرُ الْحَكِيمُ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَنِّيسَ الْبَكَائِينَ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مِصْبَاحَ الْمُؤْمِنِينَ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلايَ يَا أَبَا حَمْدٍ
 أَشْهَدُ أَنَّكَ حُجَّةُ اللَّهِ وَابْنُ حُجَّتِهِ
 وَأَبُو حُجَّةٍ وَابْنُ أَمِينِهِ وَأَبُو أَمْنَائِهِ
 وَأَنَّكَ تَنَا صَحَّتْ فِي عِبَادَةِ رَبِّكَ وَسَامِعْتَ
 فِي مَرْضَاتِهِ وَخَيَّبْتَ أَعْدَاءَهُ وَسَرَرْتَ
 أَوْلِيَاءَهُ أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ عَبَدْتَ اللَّهَ حَقَّ
 عِبَادَتِهِ وَأَتَّقَيْتَهُ حَقَّ تَقَاتِهِ وَأَطَعْتَهُ
 حَقَّ طَاعَتِهِ حَتَّى آتَاكَ الْيَقِينَ فَعَلَيْكَ
 يَا مَوْلايَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ أَفْضَلُ
 التَّحِيَّةِ وَالسَّلَامِ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

زيارت
 زيارت امام محمد باقر

السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْبَاقِرُ لِعِلْمِ اللَّهِ

السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْفَاحِصُ عَنْ دِينِ اللَّهِ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْمُبِينُ حُكْمِ اللَّهِ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْقَائِمُ بِقِسْطِ اللَّهِ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّاصِحُ لِعِبَادِ اللَّهِ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الدَّاعِي إِلَى اللَّهِ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الدَّلِيلُ عَلَى اللَّهِ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْحَبْلُ الْمَتِينُ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْفَضْلُ الْمُبِينُ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّوْزُ السَّاطِعُ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْبَلَدُ وَاللَّامِعُ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْحَقُّ الْأَبْلَجُ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا السِّرَاجُ الْأَسْرَجُ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّجْمُ الْأَنْزَهَرُ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْكَوْكَبُ الْأَبْهَرُ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْمُرَّةُ عَنْ الْمَعْضَلَاتِ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْمَعْصُومُ مِنَ الزَّلَّاتِ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الزَّكِيُّ فِي الْحَسَبِ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الرَّفِيعُ فِي النَّسَبِ

رَحِمَهُ اللَّهُ
 آمِينَ

السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا أَلِإِمَامُ الشَّافِقُ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْقَصْرُ الْمَشِيدُ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللَّهِ عَلَى خَلْقِهِ أَجْمَعِينَ
 أَشْهَدُ يَا مَوْلايَ أَنَّكَ قَدْ صَدَقْتَ الْحَقَّ
 صَدَقَّا وَبَقَرْتَ الْعِلْمَ بَقْرًا وَنَشَرْتَ نَشْرًا
 لَمْ تَأْخُذْكَ فِي اللَّهِ لَوْمَةٌ لَا تَعْمُرُ وَكُنْتَ
 لِدِينِ اللَّهِ مَكَايِمَ وَقَضَيْتَ مَا كَانَ عَلَيْكَ
 وَأَخْرَجْتَ أَوْلِيَاءَكَ مِنْ دَلِيلَةِ غَيْرِ اللَّهِ إِلَى
 دَلِيلَةِ اللَّهِ وَأَمَرْتَ بِطَاعَةِ اللَّهِ وَنَهَيْتَ عَنْ
 مَعْصِيَةِ اللَّهِ حَتَّى قَبَضَكَ اللَّهُ إِلَى رُضْوَانِهِ
 وَذَهَبَ بِكَ إِلَى دَارِ كَرَامَتِهِ وَإِلَى مَسَاكِينِ
 أَحْفَابِئِهِ وَنُجَا وَمَرَّةٍ أَوْلِيَاءِئِهِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ
 وَمَرْحَمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

زِيَارَةُ إِمَامِ جَعْفَرٍ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ

السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا أَلِإِمَامُ الصَّادِقُ

السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْوَصِيُّ السَّاطِقُ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْفَائِقُ الرَّائِقُ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا السَّنَامُ الْأَعْظَمُ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْقِسْرَا طُ الْأَقَوْمُ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُصْبِحَ الظُّلُمَاتِ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا دَافِعَ الْمُغْضَلَاتِ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُفْتَاخَ الْخَيْرَاتِ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُعْدِنَ الْبَرَكَاتِ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ الْحُجَّةِ وَالذَّلَالَاتِ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ الْبِرِّ الْوَاضِحَاتِ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَاصِرَ دِينِ اللَّهِ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَاشِرَ حُكْمِ اللَّهِ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا فَاصِلَ الْخَطَابَاتِ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا كَاشِفَ الْكُوبَاتِ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمِيدَ الْقَادِقِينَ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا لِسَانَ النَّاطِقِينَ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلْفَ السَّائِقِينَ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا زَعِيمَ الصَّالِحِينَ

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْمُسْلِمِينَ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا كَهْفَ الْمُؤْمِنِينَ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا هَادِيَ الْمُضِلِّينَ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَكْرَ الظَّالِمِينَ
 أَشْهَدُ يَا مُؤَلَّاهُ أَنَّكَ عَلَّمَ الْهُدَى وَالْعُرْوَةَ
 الْوُثْقَى وَشَمْسَ الظُّحَى وَبَحْرَ الْبَدَى وَكَهْفَ
 الْوَمَرَى وَالْمَثَلُ الْأَعْلَى وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى رُوحِكَ
 وَبَدَنِكَ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى الْعَبَّاسِ
 عَمْرٍَا سَوْلى اللَّهِ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ
 پس زیارت حضرت فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا کی
 نزدیک ائمہ بقیع کے وہ قبر کہ سامنے صندوق حضرات
 ائمہ بقیع کے ہے پرٹے جیسا کہ مذکور ہوا اور بعد
 اس کے دو رکعت نماز زیارت جناب سیدہ کی بجالاویں
 اور دعا کرے کہ انشاء اللہ تعالیٰ مستجاب ہے۔
 پس بیت الاضران میں جائے اور وہاں بھی زیارت حضرت
 فاطمہ زہرا علیہا اور دو رکعت نماز بجالاویں۔ اور بعد
 اس کے زیارت کرے قبر ابراہیم فرزند رسول محمد صلی اللہ
 علیہ وآلہ کی بقیع میں اور نیز قبر عبداللہ بن جعفر

جعفر بن محمد
 بن ابی حمزہ

اور عقیل کی کہ یہ دونو ایک قبہ میں ہیں اور فاطمہ بنت
اسد اور قبور سائر صحابہ و تابعین اور اقرباء پیغمبر
خدا کی کہ اوس مکان شریف میں مدفون ہیں اور
نیز زیارت کر قبر حضرت عبداللہ والد حضرت پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ کی کہ بنا بر شہور کے قبر شریف
اونکی مدینہ میں ہے اور یہ زیارت پر ہے —

زیارت حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب صلی اللہ علیہ وآلہ

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ الْمَجْدِ الْأَصِيلِ
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ فَرْعٍ دَوَّحَةِ الْخَلِيلِ
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ خَصَّهُ اللَّهُ الْجَلِيلُ
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ الدَّيْمِجِ الْمُعِيلِ
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَلَامَةَ الْأَبْرَارِ
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا قَمَرِ الْأَقْمَارِ
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَجْمَ الظُّلَامِ
وَشَمْسِ الْفَهَارِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نُورَ الْأَنْوَارِ

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَقِيقًا بِالْفَخْرِ وَالْإِفْتِحَارِ
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا النَّبِيِّ الْمُخْتَارِ
وَعَمَّ الْوَحْيِ الْكَرَّارِ وَالِدَ الْأَيِّمَةِ الْأَطْهَارِ
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ أَضَاءَ بِنُورِ جَبِينِهِ
عِنْدَ وَلَا دَرِيَّةٍ أَطْرَافُ السَّمَاءِ السَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا يُوسُفَ آلِ عَبْدِ مَنَافٍ السَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا مَرَجَاءَ مَنْ رَجَاءُ وَمَأْمَنَ مَنْ خَافَ السَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا مَنْ سَلَكَ مَسْلَكَ جَدِّهِ إِسْمَاعِيلَ
فَاسْلَمَ لِأَبِيهِ لِيَذْبَحَهُ ذَبْحَ الْخَلِيلِ
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ فَدَاهُ اللَّهُ بِمَا فَدَاهُ
وَتَقَبَّلَهُ فَأَعْطَاهُ أُمَّهُ وَأَبَاهُ السَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا حَامِلَ نُورِ النَّبُوَّةِ السَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا جَامِعَ شَمْلِ الْفُتُوَّةِ السَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا أَشْرَفَ النَّاسِ فِي الْأَبُوَّةِ وَالْبَنُوَّةِ
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ بُشِّرَ بِحُكْمٍ
بِالْبَشَارَاتِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ نُودِيَ
بِشُرْبِ الْمَاءِ وَهُوَ عَطْشَانٌ بِأَلْعَرَفَاتِ
وَكَانَ الْمَاءُ أَبْرَدَ مِنَ الشَّلَجِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ

وَأَطِيبَ مِنَ الْمِسْكِ فَشَرِبَهُ شَرِبَاتٍ السَّلَامُ
 عَلَيْكَ يَا مَنْ أَخْلَصَ الْعُبُودِيَّةَ لِلَّهِ السَّلَامُ
 عَلَيْكَ يَا مَنْ نَحَى عِبْدَ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ
 يَا وَالِدَ رَسُولِ اللَّهِ وَخَاتِمَ النَّبِيِّينَ السَّلَامُ
 عَلَيْكَ يَا أَبَا الطَّاهِرِينَ بَعْدَ الطَّاهِرِينَ
 وَابْنَ الطَّاهِرِينَ وَمَرْحَمَةَ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ
 اور نیز جملہ مستحبات موكده سے ہے زیارت حمزہ
 سید الشہداء کی مقام اُحد میں پس چاہئے کہ واسطی
 زیارت حضرت حمزہ و سائر شہداء اُحد کے جائے
 اور اہل بیت اکبر اُحد میں اوس مسجد سے کہ نزدیک
 سنگلاخ کے یعنی پائین سنگستان میں ہے اور اس میں
 دو رکعت نماز بجالاؤ گے بعد اوس کی جائے نزدیک
 قبر حمزہ کے اور زیارات اوس حضرت کی بعد
 نیت کے اس طرح پڑھئے

بیت اہل بیت
 زیارت حضرت حمزہ و سائر شہداء

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمْرَ رَسُولِ اللَّهِ السَّلَامُ
 عَلَيْكَ يَا عَمْرَ نَبِيِّ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ
 يَا سَيِّدَ الشُّهَدَاءِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ
 الشُّهَدَاءِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَسَدَ اللَّهِ وَ
 أَسَدَ رَسُولِهِ أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ جَاهَدْتَ
 فِي اللَّهِ وَجُدْتَ بِنَفْسِكَ وَنَصَحْتَ لِرَسُولِ اللَّهِ
 كُنْتَ فِيمَا عِنْدَ اللَّهِ سُبْحَانَهُ رَاغِبًا بِأَنِّي أَنْتَ
 وَأُمِّي أَتَيْتُكَ مُتَّقِرِينَ بِنُورِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِرَبِّكَ
 وَمُتَّقِرِينَ بِرَبِّكَ إِلَى رَسُولِهِ بِذَلِكَ رَاغِبًا إِلَيْكَ
 فِي الشَّفَاعَةِ أَبْتَغِي بِذَلِكَ خُلَاصَ نَفْسِي مِنْ ذُنُوبِي
 لِحُطْبَتِهَا عَلَى قُلُوبِي فَزِعًا إِلَيْكَ رَجَاءً وَحُفَّةً
 رَأَيْتُ أَتَيْتُكَ اسْتَشْفَعُ بِكَ إِلَى مَوْلَايَ
 وَأَتَقَرَّبُ بِسُنْبُوتِهِ إِلَيْهِ لِيَقْضِيَ بِي حَوَائِجِي
 وَأَتَيْتُ لِمَا اسْتَخَطَّ رَحْمَتَهُ وَلَمْ أَجِدْ أَحَدًا
 أَفْزَعُ إِلَيْهِ خَيْرًا لِي مِنْكُمْ أَهْلَ بَيْتِ
 الرَّحْمَةِ فَكُنْ لِي شَفِيعًا يَوْمَ حَاجَتِي
 وَفَقْرِي وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَ
 رَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

هَذَا بِإِذْنِ اللَّهِ
 اسْتَخَفَّهَا بِرَبِّهَا
 عَلَى نَفْسِهَا

زیارت حضرت رضی

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمَّ رَسُولِ اللَّهِ وَ
 خَيْرَ الشُّهَدَاءِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَسَدَ اللَّهِ
 وَأَسَدَ رَسُولِهِ أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ جَاهَدْتَ
 فِي اللَّهِ وَنَقَصْتَ لِرَسُولِ اللَّهِ وَجُدْتَ
 بِنَفْسِكَ وَطَلَبْتَ مَا عِنْدَ اللَّهِ وَرَغِبْتَ فِي مَا وَعَدَ اللَّهُ
 پس دو رکعت نماز بجالائے اور ثواب اسکا
 اونحضرت کو بدیہ کرے بعد اس کے متوجہ قبور
 شہداء اُخذ کے ہوئے اور نزدیک اونکی قبر کے
 کہڑا ہو کر اسطر جسے زیارت بجالائے

زیارت شہداء

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الدِّيَارِ أَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ

وَإِنَّا بِكُمْ لَاحِقُونَ پس کہے السلام علیکم ربنا
 صبراً ثم فتنم عقیبی الذاری پس اگر ہو سکے تو
 کوئی سورہ قرآن کا اوس جگہ تلاوت کری اور مناسب ہے
 کہ ثواب اوسکا ارواح شہدا کو ہدیہ کرے اور جو دعا
 چاہے وہ کری کہ انشاء اللہ تعالیٰ مقبول ہے —

اعمال مسجد قبا وغیرہ

مبجل اعمال مدینہ منورہ کے بجالانا نماز و دعا کا ہے مسجد قبا میں
 اور یہہ اول مسجد ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
 بعد ہجرت مکہ کے اسی مسجد میں نماز پڑھی ہے اور ہر شخص کیلئے
 بجالانا دو رکعت نماز کا مسجد قبا میں ثواب ایک عمر کا کہتا ہے
 اور یہہ مسجد تحیناً بفاصلہ دو میل طرف جنوب مدینہ کو واقع ہے
 اور خانہ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام ہی اسی جگہ پشت مسجد قبا میں
 واقع ہے اور مشربہ یعنی عرقہ مادر ابراہیم فرزند رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم قریب
 مسجد قبا کے ہے اور وہ مسکن اور محل نماز جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور
 مسجد فضیح مسجد قبا کی سمت شرقی واقع ہے اور ہر روایت حضرت

صادق علیہ السلام ایک درخت کچور کا مسمیٰ بہ فضیح اوس میں تھا لہذا
 نام اوسکا مسجد فضیح ہو گیا اور رد شمس واسطے حضرت امیر المؤمنین
 علیہ السلام کے اسی جگہ ہوا ہی پس چاہئے کہ اول نماز مسجد قبا میں
 اور پھر نماز و زیارت خانہ امیر المؤمنین علیہ السلام بجالاویں بعد اُس کے
 مشربہ مادر ابراہیم میں جا کر وہاں بھی نماز بجالائیں بعد ازاں مسجد فضیح
 میں جا کے دو رکعت نماز اور دعا وہاں بجالانی چاہئے اور کہتے ہیں
 کہ اکثر اہل قبا شیعہ مذہب ہیں مگر نادار اور مفلوک الحال ہیں
 خیرات و مہرات اونکو کرنا البتہ بہت کچھ رکھتا ہے.....

مسجد قبلتین وغیرہ

ورنہ غیر مغل اعمال مدینہ کے نماز پڑھنی مسجد قبلتین اور مسجد امیر المؤمنین
 اور مسجد سلمان رضی اللہ عنہ اور مسجد احزاب میں کہ اوسکو مسجد
 فتح بھی کہتے ہیں اور یہ مسجد اُحد کی طرف واقع ہے بائیں یعنی کہ
 جب مدینہ سے اُحد کی طرف جائیں تو یہ مسجد جانب چپ پڑتی ہے
 اور مسجد احزاب قطعہ کوہ سلع پر واقع ہے کہ دو سیر ہی چڑھ کر
 اوسپر جا پہنچتی ہیں اور اوسو قبلہ کی جانب نیچی کی طرف مسجد

امیر المؤمنین علیہ السلام اور مسجد سلمان رضی اللہ عنہ میں پس ان سب
 مسجد و زمین نماز پڑھنی مناسب ہی اور حتی الامکان ترک نماز
 نکرنی چاہی اور سنت ہے کہ مسجد احزاب یعنی مسجد فتح میں یہ دعا پڑھے
 يَا صَرِيحَ الْمَكْرُوبِينَ وَيَا مُجِيبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّينَ اكْشِفْ
 غَمِّي وَهَمِّي وَكُرْبِي كَاكْشَفْتَ عَنْ نَبِيِّكَ هَمَّهُ وَغَمَّهُ
 وَكُرْبَهُ وَكَفَيْتَهُ هَوْلَ عَدُوِّهِ فِي هَذَا الْمَكَانِ
 اور بعض روایت میں ترتیب کی بابت اس طرح تصریح وارد ہے
 کہ ابتدا کرے مسجد قبلہ سے بعد ازاں غرفہ ماوراء البراہیم بعد ازاں
 مسجد فضیہ بعد اسکے اُحد اور اُحد میں ابتدا کرے اوس مسجد سے
 کہ نزدیک سنگلاخ کے ہی جیسا کہ پہلے مذکور ہوا بعد اسکے قبر
 حمزہ بعد ازاں قبور شہداء اُحد بعد اسکے وہ مسجد کہ مکان
 وسیع میں ہی بعد اسکے شہدائی قبر و مکی پاس نماز بعد اسکے مسجد احزاب

تین روزہ کہنہ مدینہ

منجملہ اعمال مستحبہ مؤکدہ کے ہی تین روزہ کہنہ مدینہ طیبہ میں واسطی
 طلب حاجات کے خواہ قصداً قامت عشر یعنی دس روزہ ان شہریکا

ارادہ رکھتا ہو یا نہ ہو ہر چند کہ روزہ مسافر کے حق میں جائز نہیں لیکن یہ
 تین روزی مسافر کے لئے مستثنیٰ ہیں اور وہ روزہ روز چار شنبہ و پنجشنبہ
 اور جمعہ کا ہی پس چاہئے کہ ان تین دنوں میں روزی رکھی اور مسجد نبیؐ میں اعتکاف
 کرے اور بہت سی نمازیں اوس میں پڑھی اور شب چار شنبہ نزدیک ستون
 ابی کبابہ کے کہ وہ ستون توبہ ہی نماز پڑھی اور چار شنبہ کے روز اوس
 ستون کے نزدیک بیٹھی اور پنجشنبہ کی رات کو اوس ستون کی نزدیک جو
 ستون ابو کبابہ کے آگے ہی بیٹھے کہ جناب رسول خداؐ اوس رات اور
 اوس کی صبح یعنی روز پنجشنبہ اوس مقام پہنچے ہیں بعد اوس کے اوس
 نزدیک اوس ستون کے جو آگے مقام پیمبر کے ہی پس شب جمعہ
 اور روز جمعہ اوس کے نزدیک نماز پڑھتا رہو اور حتی الامکان ان دنوں میں
 امور دنیا سے کچھ کلام نہ کرے مگر بقدر ضرورت اور مسجد سے باہر بھی
 نہ جاوے مگر کسی کام ضروری کیلئے اور رات اور دن میں سوئی بھی نہیں
 مگر اس قدر نیند کرنا کہ دفع ضرر بدن اوس کے سے کرے یعنی سونا کم
 رات و دن میں مضایقہ نہیں رکھتا اور ہر روز جمعہ حمد و ثناء الہی
 بجالاوی اور صلوات محمدؐ وال محمدؐ پر بھیجے اور خدا سے اپنی
 حاجتوں کو طلب کرے اور جملہ دعاؤں میں اپنی کہے
 اَللّٰهُمَّ مَا كَانَتْ لِيْ اِلَيْكَ مِنْ حَاجَةٍ شَرَعْتَ اَنَّا فِيْ طَلِبِهَا
 وَالتَّيَاسُهَا اَوْ لَمْ اَشْرَعْ سَاَلْتُكَهَا اَوْ لَمْ اَسْأَلْكَهَا فَالِيْ اَتُوَجِّهُ

إِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ فِي قَضَاءِ حَوَائِجِي صَغِيرِهَا وَكَبِيرِهَا

غسل وداع ازینہ

اور مستحب ہے کہ جب مدینہ منورہ سے ارادہ لوٹنی کا کری تو غسل کری بعد اس کے مشرف ہو و زیارت روضہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ اور زیارت وداع پڑھے۔

زیارت وداع منہ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْبَشِيرُ
النَّذِيرُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا التَّرْجُ الْمُنِيرُ السَّلَامُ عَلَيْكَ
أَيُّهَا السَّفِينُ بَيْنَ اللَّهِ وَبَيْنَ خَلْقِهِ أَشْهَدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَّكَ
كُنْتَ نُورًا فِي الْأَصْلَابِ الشَّامِخَةِ وَالْأَرْحَامِ الْمُطَهَّرَةِ لَمْ تُجَسَّسْ
الْجَاهِلِيَّةُ بِأَنْجَاسِهَا وَلَمْ تُلْبَسْ مِنْ مَذَلِمَاتِ شَيْئِهَا وَأَشْهَدُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنِّي مُؤْمِنٌ بِكَ وَبِالْإِيمَةِ مِنْ أَهْلِ بَيْتِكَ أَغْلَامُ
الْهُدَى وَالْعُرْوَةُ الْوُثْقَى وَالْحُجَّةُ عَلَى أَهْلِ الدُّنْيَا اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْهُ

اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنْ زِيَارَةِ نَبِيِّكَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاِنْ تَوَقَّيْتَنِي فَاِنِّي اَشْهَدُ
 فِي مَمَاتِي عَلٰى مَا اَشْهَدُ عَلَيْكَ فِي حَيَاتِي اَنْتَ اَنْتَ اللهُ لَا اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ
 وَحَدَّكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَاَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ وَاَنْ الْاِيْمَةَ
 مِنْ اَهْلِ بَيْتِي وَاَوْلِيَاءِكَ وَاَنْصَارِكَ وَحُجَّكَ عَلَى خَلْقِكَ وَخُلَفَائِكَ
 فِي عِبَادِكَ وَاَعْلَامِكَ فِي بِلَادِكَ وَخُرَّانِ عِلْمِكَ وَحَفَظَةِ
 سِرِّكَ وَتَوَاجِهَةِ وَحْيِكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَلِّغْ
 رُوْحَ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ وَاِلَهِي فِي سَاعَتِي وَفِي كُلِّ سَاعَةٍ تَحْيَةً وَ
 سَلَامًا وَاَسْأَلُكَ عَلَيْهِ وَرَحْمَةً اَللّٰهُمَّ وَبَرَكَاتُهُ لَا جَعَلَ اللهُ
 اٰخِرَ تَسْلِيْمِيْ عَلَيْكَ بَعْدَ اِسْكَ نَازِزِيَارَتِ اَنْحَضْرَتِ كِي اَوْر
 دِ عَاوَا سَطِ طَلَبِ حَاجَاتِ اِيْمِي كِي خُدا وَاوْنِدِ سِي كَرِي
 اَوْر اِسِي طَرَحِ بَقِيْعِ مِيْنِ زِيَارَتِ اِيْمِي بَقِيْعِ سِي مَشْرِفِ هُوُوْ اَوْر زِيَارَتِ
 وَاَوَاعِ اَنْحَضْرَتِ كِي بِجَالَاوِي سِي اٰخِرِ زِيَارَتِ جَامِعِي اِيْمِي بَقِيْعِ مِيْنِ
 اِنْ فُقَرَاتِ كُو زِيَادِي كَرِي

زِيَارَتِ وَاَوَاعِ اِيْمِي بَقِيْعِ

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ اَسْتَودِعُكُمْ اللهُ وَ

اَقْرَأْ عَلَیْكُمْ السَّلَامُ اَمَّنَا بِاللهِ وَبِالرَّسُولِ وَبِمَا جِئْتُمْ بِهِ وَ
 دَلَّلْتُمْ عَلَیْهِ اَللهُمَّ فَاکْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِیْنَ ۝
 پس دعائیں بہت سے کری اور خدا سے سوال کر کہ پہر ہی تجھی انکی زیارت
 نصیب کری اور تیری پہر زیارت آخر ہو دیگر منجمل اعمال کے بجالانا زیارت
 حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ کا مدینہ کی راہ میں جبکہ قافلہ حجاج کا اس
 راہ سے ہو کر جاے یا آوی پس حجاج کو چاہئے کہ تا امکان اس زیارت
 سے ہی مشرف ہوں —

ت ح ۹۰ زیارت مسجد عذیر

مدینہ منورہ کی راہ میں جحفہ کی نزدیک منزل رابق سے بفاصلہ چند
 فرسخ کے یعنی ایک چوٹی منزل ہی پر چند کہ فی زمانہ قافلہ اس راہ
 سے نہیں آتا جاتا تاہم حجاج مؤمنین کو چاہئے کہ باہم سب
 خواہ مدینہ کے جائے وقت یا مدینہ سے لوٹنے میں جماعاً لوگو
 کچھ دے دلا کر راضی کریں اور غدیر خم میں جا کر اس
 مسجد کی زیارت کریں اور دعا و نماز و مان بجالاویں اور
 زیارت حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کی پڑھیں کہ یہ وہ



maablib.org

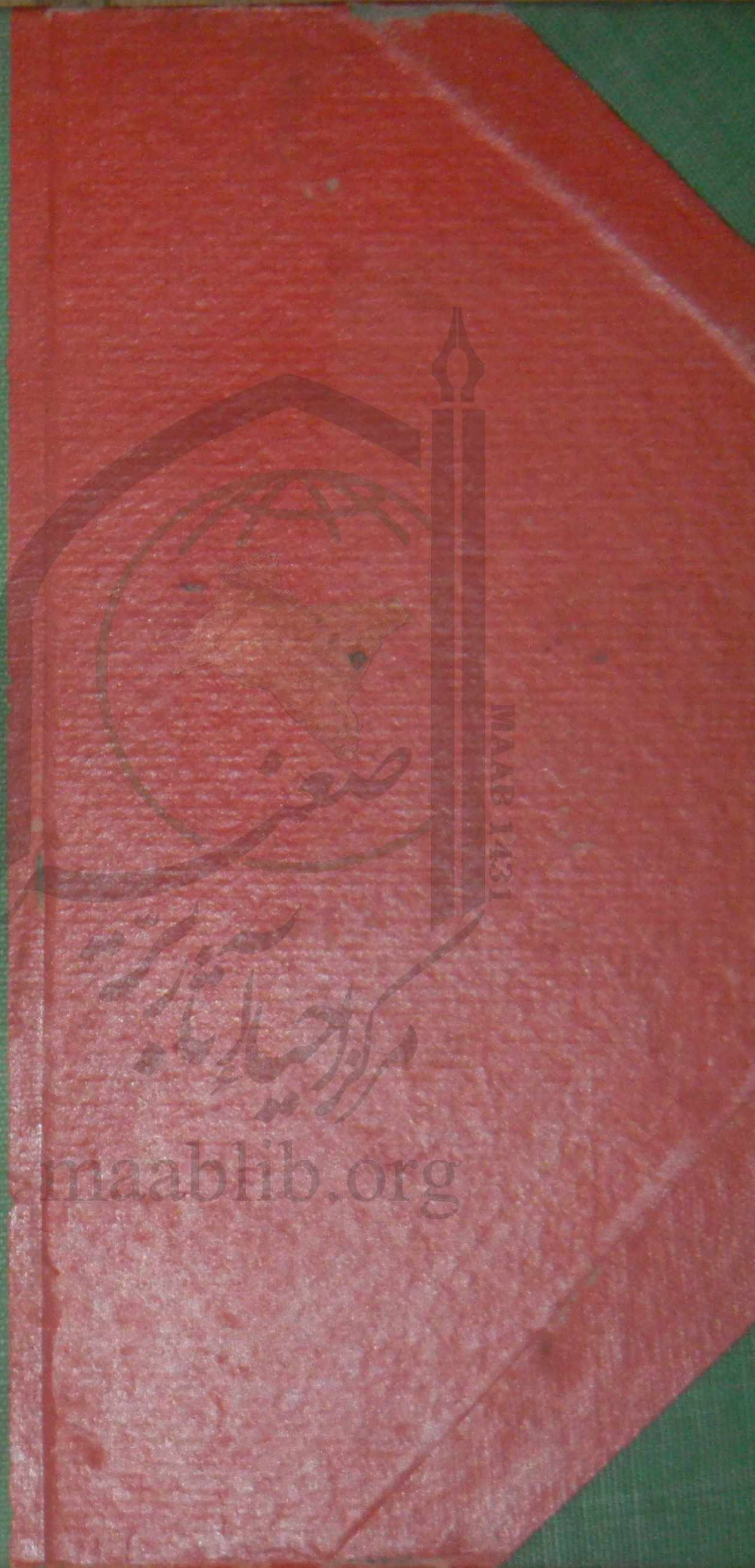
مکان ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے بحکم خداوند عالم
 حضرت امیر علیہ السلام کو اپنا خلیفہ و جانشین کیا اور فرمایا
 مَرَجُكُم مَّوَلَاہُ فَهَذَا عَلِیٌّ مَّوَلَاہُ پس مدینہ کو جانے وقت
 اگر غدیر خم کا قصد کریں تو منزل خرمیہ سے وہاں جائیں اور
 وہاں سے رابق آئیں اور اگر بر وقت لوٹنے کے ارادہ غدیر خم کا
 کریں تو رابق سے جائیں اور وہاں سے منزل قمریہ میں آجائیں ہی
 ایک منزل زیادہ ہوگی مروجہ منزلوں سے اور مسجد غدیر خم
 منہدم و خراب ہو گئی تھی لیکن فی زمانہ
 بعض روساء ہند نے پھر تعمیر
 کرا دیا ہے

م م م م م م م م

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

maablib.org

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ



MAAB 1431

maabhib.org